موبائل فوبیا

اور

نئی نسل کی بے راہ روی

موبائل فون یہ ایسا شیریں عذاب ہے، جس سے پناہ مانگنے کوئی تیار نہیں :

ہم ہوئے کہ تم ہوئے کہ میر ہوئے
اس کی زلفوں کے سب اسیر ہوئے

میر تقی میرؔ کے حاشیہ خیال میں نہ تھا ہوگا کہ اکیسویں صدی میں یہ شعر مجسم حقیقت بن جائے گا کہ اسمارٹ فون کی زلفوں کے دادا، دادی، نانا، نانی، والدین، طفلان وخادمان سب بُری طرح اسیر ہوں گے۔

مولانا قاضی محمد عبدالحئ قاسمی

(ایم، اے، ایم فل: یونیورسٹی آف حیدرآباد)

ناشر: عروۃ الوثقیٰ فاؤنڈیشن، حیدرآباد

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ

طبع اول ۱۴۴۲ھ ،۲۰۲۰ء

کتاب	:	موبائل فوبیا اور نئی نسل کی بے راہ روی
تالیف	:	مولانا قاضی محمد عبد الحیٰ قاسمی
صفحات	:	۱۳۶
کمپیوٹر کتابت	:	مولانا محمد نصیر عالم سبیلی (فون نمبر: 9959897621)
سرورق	:	العالم اُردو کمپیوٹرس حیدرآباد، فون نمبر: 8919409102
سن طباعت	:	محرم الحرام ۱۴۴۲ھ ، ستمبر ۲۰۲۰ء
تعداد اشاعت	:	ایک ہزار

ناشر: عروۃ الوثقیٰ فاؤنڈیشن ، حیدرآباد

12-1-925/11/4/A.6 قدیم ملے پلی، فیل خانہ، نزد مسجد مسکین شاہ، حیدرآباد، تلنگانہ 50001

Email: qazimohdabdulhai@gmail.com

ملنے کے پتے

- عروۃ الوثقیٰ فاؤنڈیشن ، آصف نگر، حیدرآباد، فون نمبر: 9391359715
- مولانا قاضی محمد عبد الحیٰ قاسمی ، آصف نگر، حیدرآباد، فون نمبر: 9441383281
- فضل بک ڈپو، نزد مرکز ملے پلی، حیدرآباد، فون نمبر: 9440039231
- ہدیٰ بک ڈسٹری بیوٹرس، پرانی حویلی، حیدرآباد، فون نمبر: 040-66481637
- دکن ٹریڈرس، مغلپورہ / چار مینار، حیدرآباد، فون نمبر: 040-24521777

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ يَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٨ وَعَلَى اللّٰهِ
قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ وَلَوْ شَآءَ
لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝٩ (النحل:٨-٩)

اور وہ پیدا کرتا ہے ایسی چیزیں جن کی تم کو خبر نہیں اور اللہ
ہی پر ہے راستہ دکھانا اور بعض اس سے ٹیڑھے بھی
ہیں اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب ہی کو راہ یاب کر دیتا۔

فہرست مضامین

☆ پیش لفظ : مفتی محمد سراج الہدیٰ ندوی ازہری حفظہ اللہ	۹
☆ ابتدائیہ : مؤلف کتاب	۱۲
☆ سوشل میڈیا کے نٹ ورکنگ سائٹ	۱۷
موبائل کی اہمیت وافادیت	۱۸
موبائل سے اس حد تک محبت قابل تشویش ہے	۲۰
☆ موبائل کی لت (ایڈکشن)	۲۱
☆ انٹرنیٹ	۲۴
انٹرنیٹ کے فائدے	۲۵
انٹرنیٹ کے نقصانات	۲۵
☆ سوشل میڈیا کی تباہ کاریاں	۲۸
☆ موبائل فوبیا—ایک دماغی بیماری	۳۱
موبائل دلاؤ ورنہ خودکشی کرلوں گا	۳۳
موبائل نہیں ملے گا پہلے پڑھائی کرو	۳۴
لڑکے ہو یا لڑکیاں پاس ورڈ کیوں نہیں بتاتے	۳۴
☆ تبدیلی کی قابل تقلید لہر	۳۶
بچوں کی تربیت	۳۶
☆ میڈیا کی گندگی اور سوشل لائف	۳۸

مرغی اور میڈیا	۳۹
ایسا ماحول یورپ میں سنتے تھے	۳۹
☆ چیاٹنگ اور گپ شپ — آغاز سے انجام تک	۴۱
چند حقیقی واقعات	۴۲
میری سہیلی میری طلاق کا سبب بن گئی	۴۲
چیاٹنگ کرتے کرتے عزت کی بربادی	۴۳
آشنا کے خاطر باپ کا قتل	۴۳
بوائے فرینڈ کا انجام	۴۴
☆ سوشل میڈیا کا مثبت سے زیادہ منفی استعمال	۴۵
سوشل میڈیا کی لت	۴۶
☆ سیلفی یا موت سے جنگ	۴۸
اپنے باطن کی سیلفی بھی لیتے رہئے	۴۹
حرمین شریفین میں سیلفیاں	۴۹
نعش کے ساتھ سیلفی، انسانیت سوز حرکت	۵۰
☆ ٹک ٹاک — فحاشی اور عریانیت کا نیا بازار	۵۱
☆ واٹس ایپ استعمال کریں مگر	۵۳
بلاتحقیق کے کوئی بات نہ پھیلائیں	۵۴
☆ کچھ موبائل مسینجرس کے متعلق	۵۶
موبائل سے جھوٹ	۵۷
☆ نئی نسل کی بے راہ روی	۵۸
☆ بچے سراپا رحمت ونعمتِ الٰہی ہیں	۶۲

تعلیمی اور اخلاقی تربیت نہ کرنے والا بھی قتل اولاد کا مجرم ٦٣
☆ بچوں کی دینی تربیت — ایک اہم فریضہ ٦٦
بچوں کو موبائل کا لالچ مت دیجئے ٦٧
بچوں کو اپنے سے قریب کیجئے ٦٨
☆ کے بی سی (K.B.C) کے منچ پر ٦٩
☆ بچوں میں بگاڑ کے اسباب ٧٢
بچوں میں موبائل فون کے مضر اثرات ٧٣
بچے پُرسکون نیند سے کیوں محروم ہیں؟ ٧٥
☆ بچوں کے دین خطرہ میں ٧٧
اس سے پہلے یہ بچے ہمارے ہیں ٧٨
کارٹون یا ویڈیو گیم کے نقصانات ٧٨
چند قاتل گیم ٧٩
☆ نوجوانوں سے خطاب! ٨٢
☆ دس سال سے کم عمر بچوں کو موبائل ہرگز نہ دیں ٨٤
☆ یہ اہلِ کلیسا کا نظام تعلیم ٨٦
تعلیمی حرج ٨٧
☆ اگر نگاہ کی حفاظت نہیں تو شرمگاہ کی حفاظت مشکل! ٨٩
مرد و زن کے اختلاط کی ممانعت ٩٠
☆ اسبابِ زنا پر پابندی ٩٢
زنا کاری ہلاکت کا سبب ہے ٩٣
زنا کے وقت ایمان نکل جاتا ہے ٩٣

زنا کے نقصانات	۹۳
زنا نہیں نکاح کیجئے	۹۴
تمہاری عورتیں بھی پاک دامن رہیں گی	۹۴
☆ بے لگام خواہشات کا انجام	۹۶
رشتے کیوں ٹوٹ رہے ہیں؟	۹۸
☆ محبت — ایک جھوٹا خواب	۹۹
☆ بغیر نکاح محبت — موت کا کھیل ہے	۱۰۱
نکاح کے بغیر آزاد شہوت رانی	۱۰۳
☆ رات کی تنہائی میں فحش اور ننگی فلمیں	۱۰۵
☆ میوزک، رقص وسرور، گانے اور بجانے کا طوفان بلا خیز	۱۰۷
☆ شادی شدہ زندگی بھی محفوظ نہیں	۱۱۱
ہم سفر کے ساتھ دھوکہ	۱۱۲
تمہارا اور یوسف کا خدا ایک ہے	۱۱۲
☆ ٹی وی کے مہلک اثرات	۱۱۴
ٹی وی سیریل — ایک سازش	۱۱۵
☆ باہمی ربط وضبط اور اجتماعی زندگی میں کمی	۱۱۷
موبائل کا غیر ضروری استعمال، ایک فیشن	۱۱۸
☆ ڈیجیٹل کیمرہ اور فوٹو گرافی	۱۲۰
شرم وحیا پر کس نے جھاڑو پھیر دیا	۱۲۱
ایک عجیب رسم	۱۲۲
☆ دیوث — جو اپنی بیوی بچوں میں بے حیائی برداشت کرتا ہے	۱۲۳

دیوثیت کی تعریف	۱۲۳
بے پردگی — عورت کی سب سے بڑی دشمن ہے	۱۲۴
عورت کے کفن میں پانچ کپڑے	۱۲۴
بے ڈھنگے لباس کی ممانعت	۱۲۵
☆ فیشن نہیں سنت سے محبت کیجئے!	۱۲۶
☆ بے حیائی — ایمان سے محروم ہونے کا سبب ہے	۱۲۸
ہر شخص کو اپنے ایمان کے بارے میں ڈرنا چاہئے	۱۲۹
☆ جیسی موت ویسی عاقبت	۱۳۰
اللہ کی پکڑ سے بے خوف نہ رہیں	۱۳۰
اللہ کی نافرمانی پر عذاب	۱۳۱
موت کے بعد انسان کی آرزو	۱۳۲
آن لائن سے آف لائن تک	۱۳۲
☆ در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری است!	۱۳۴
گناہوں سے توبہ کیجئے	۱۳۵
توبہ و استغفار	۱۳۶

● ● ●

پیش لفظ

مفتی محمد سراج الہدیٰ ندوی ازہری حفظہ اللہ

(استاذ: دارالعلوم سبیل السلام وریاض البنات، حیدرآباد)

سائنسی ایجادات میں ایک اہم ایجاد ''موبائل فون'' بھی ہے، جس کا شمار اب انسان کی بنیادی ضرورتوں میں ہوچکا ہے، اس کے ایجابی وسلبی، یعنی مثبت ومنفی دونوں پہلو ہیں، ایک وقت تھا کہ اس کا مثبت پہلو ہی غالب تھا، جب کہ یہ صرف بات کرنے اور میسیج لکھنے ہی کے لئے استعمال ہوتا تھا، وقت نے انگڑائی لی، زندگی کے مختلف میدانوں میں ترقی ہوئی، تو اس نے بھی چھلانگ لگائی، اس کے روپ میں بھی تبدیلی آئی، سادہ سے رنگین ہوا، ایک سیم (Sim) سے ڈبل اور ٹرپیل سیم والا ہوا، سائز میں بھی فرق پڑا، سہولیات بڑھتی رہیں، پروگرام میں بھی اضافہ ہوتا رہا، ایک سے دو، دو سے دس اور پھر دس سے سینکڑوں پروگرام ایپس (Apps) کی شکل میں آگئے، اس طرح ہماری انگلیوں کی جنبش ہی سے دنیا کا نظارہ آسان ہوگیا۔

انٹرنیٹ اور موبائل فون کے درمیان چولی دامن کا ساتھ ہے، جن کے فوائد کا انکار نہیں کیا جاسکتا، اِن سے تو سکنڈوں اور منٹوں میں کہاں سے کہاں گفتگو ہوجاتی ہے، دنیا کے احوال سے واقفیت ہوتی ہے، اپنے اور دوسروں کے افکار وخیالات دُور دُور تک پہنچائے جاتے ہیں، حال کے ساتھ ساتھ ماضی کی بھی بہت ساری معلومات اپلوڈ کردی گئی ہیں، مستقبل کے خاکے اور منصوبے بھی پائے جاتے ہیں؛ لیکن ان کا ایک دوسرا منفی رُخ بھی ہے، جس سے معاشرہ بگڑ رہا ہے، خاندان ٹوٹ رہا ہے، اپنے پرائے ہوتے جارہے ہیں اور والدین خون کے آنسو رو رہے ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ آج پانچ فیصد ہی لوگ ایسے ہوں گے جو موبائل کا صحیح اور مثبت استعمال کرتے ہوں گے، ورنہ پچانوے فیصد لوگ ایسے ہیں جو ضروری کاموں سے زیادہ غلط اور لایعنی کاموں میں استعمال کرتے ہیں، اس نے فحاشی، منکرات، جھوٹی خبریں، گندی فلمیں اور عریاں تصاویر کو خوب رواج دیا ہے، بچے بوڑھے اور مرد وعورت سب اس میں گرفتار ہیں، طلبہ کی توجہات درسیات سے کم ہوگئی ہیں، غیر ضروری استعمال نے راتوں کی نیند حرام کردی ہے، اخلاق بگڑ رہے ہیں، گھر کا ماحول خراب ہو رہا ہے، امن وسکون غارت ہو گیا ہے، قریب ہو کر بھی دُوری بنی ہوئی ہے، اس کے مضر اثرات کو دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ یہ ایک عذاب بن چکا ہے، رحمت کا پہلو مغلوب اور زحمت کا پہلو غالب آگیا ہے۔

ایسے حالات میں اس بات کی شدید ضرورت تھی کہ لوگوں کو اس (موبائل) کے استعمال کے اچھے بُرے دونوں پہلوؤں سے واقف کرایا جائے، کارآمد چیزوں کی رہنمائی کی جائے، مثبت پہلو کی طرف توجہ دلائی جائے، مضر اثرات سے روکا جائے، اچھے معاشرہ کی تعمیر کی جائے، لکھنے والے لکھ رہے ہیں، وعظ ونصیحت ہو رہی ہے، مسجد کے منبر ومحراب اور عوامی جلسوں سے اصلاحی خطابات بھی ہو رہے ہیں، اللہ کے فضل سے مولانا قاضی محمد عبدالحیؒ قاسمی (ایم، اے، ایم، فل: یونیورسٹی آف حیدرآباد) کو بھی توفیق ملی، انھوں نے بھی قلم اُٹھایا، مختصر مفید مضامین قلم بند کئے، سماج کی دُکھتی رگ پر ہاتھ رکھا، لڑکے لڑکیوں، بچے بچیوں اور بڑے بوڑھوں کو جھنجوڑا، دینی وایمانی غیرت جگائی، مرض کی تشخیص کی، دوا کی رہنمائی کی، اسلامی شریعت کی طرف توجہ دلائی اور اس طرح ''موبائل فوبیا اور نئی نسل کی بے راہ روی'' کے نام سے ایک عمدہ کتاب تصنیف کی۔

زیر نظر کتاب کے مصنف مولانا قاضی محمد عبدالحیؒ قاسمی ایک صاحب علم آدمی ہیں، دارالعلوم دیوبند کے قدیم فضلاء میں ہیں، آج سے تقریباً چار دہائی پہلے جنوبی ہند کی مشہور ومعروف درسگاہ دارالعلوم سبیل السلام حیدرآباد میں بھی کم وبیش چھ سال تدریسی خدمات انجام دے چکے ہیں، ایک زمانہ سے گورنمنٹ اسکول میں اُردو معلم کی حیثیت سے مامور تھے، وہاں سے سبک

دوشی کے بعد تصنیف وتالیف کی طرف توجہ دی ہے، اس سے پہلے مولانا موصوف کی دو کتابیں ''بندوں کے حقوق سے متعلق اللہ تعالیٰ کے سواحکام'' اور'' اُمت کی بیٹیاں اور فتنۂ ارتداد'' منظرعام پرآچکی ہیں، جواہل علم کے درمیان مزید تعارف کا ذریعہ بنیں اور بہت سارے لوگوں نے استفادہ کیا۔

میں نے کتاب کے بعض مضامین پر نگاہ ڈالی، کتاب عمدہ اور جذبۂ اصلاح سے پُر پایا، میری دُعا ہے کہ یہ کتاب لوگوں کی اصلاح کا ذریعہ بنے اور اللہ تعالیٰ مصنف کی اس کاوش کو قبولیت سے نوازدے، آمین۔

یکم محرم ۱۴۴۲ھ
۲۱/اگست ۲۰۲۰ء

محمد سراج الہدیٰ ندوی ازہری
(استاذ: دارالعلوم سبیل السلام وریاض البنات حیدرآباد)

●●●

ابتدائیہ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم ، اما بعد .

گذشتہ چند سالوں سے موبائل کی دنیا میں زبردست انقلاب آیا ہے،موبائل فون کی ٹکنالوجی حیران کن ہے،موبائل فون اب صرف کان لگا کر سننے کا آلہ ہی نہیں ؛ بلکہ اعضائے انسانی کے مانند ایک عضو بن چکا ہے ؛ بلکہ اب وہ ایک کمپیوٹر کی شکل اختیار کر چکا ہے، اس میں ٹی وی بھی ہے موزیک پلیر اور ویڈیو پلیر بھی اور آگے پیچھے کیمرہ بھی۔

یہی وجہ ہے کہ انسان اس کو کسی بھی وقت اپنے سے جدا نہیں کرنا چاہتا، بچوں سے لے کر بڑوں تک ہر ایک اپنے ہاتھ میں موبائل فون لئے سر جھکائے دنیا و مافیہا سے بے خبر موبائل کی دنیا میں گم ہیں۔

نتیجہ ہمارے سامنے ہے،تہذیب وتمدن کا خاتمہ ہورہا ہے اخلاق وکردار کے جنازے نکل رہے ہیں، معاشرہ کا رہن سہن، چال وچلن، رفتار وگفتار اور غیر اسلامی رسومات جزو زندگی بنتے جارہے ہیں۔

شہوت پرستی کی وجہ سے انسان اپنی جان ومال پر ظلم کررہا ہے،عورتوں اور مردوں کے اندر الگ الگ بیماریاں پیدا ہورہی ہیں، اخلاقِ واعمال تباہ ہورہے،عزتیں لٹ رہی ہیں، معصوم بچیوں کی زندگیاں برباد ہورہے ہیں، بچے موبائل میں ایسے ایسے سائٹ کھول رہے ہیں جس پر فحش اور غیر اخلاقی مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں :

آج فتنہ وفساد کا ماحول ہے، دجالی فتنے عروج پر ہیں،میڈیا خواہ کسی شکل میں ہو صرف مسلمانوں کو نشانہ بنانے کی فکر کررہا ہے کہ مسلمان دین اسلام چھوڑ دیں چاہے کوئی اور دھرم

قبول کرلیں، بس مسلمان بن کر نہ رہیں، ساری دنیا میں آج سب سے زیادہ سوشل میڈیا کا اثر ہے، میڈیا کے پروپیگنڈے سے حکومتیں تبدیل ہورہی ہیں، میڈیا کے ذریعہ قوموں کی ذہنیت کو بدلا جارہا ہے، انٹرنیٹ، فیس بک، واٹس ایپ پر ایک بڑا طبقہ ٹوٹ پڑا ہے، اس کے استعمال میں اس درجہ مست ہوگئے کہ اچھے اور بُرے کی کوئی تمیز باقی نہیں رہی، اس وقت ملک کی آبادی کا تقریباً چالیس فیصد حصہ انٹرنیٹ کا استعمال کرتا ہے۔

لیکن حیرت و افسوس کی بات ہے کہ ہم نے جانا ہی نہیں کہ ان چیزوں سے فائدہ اُٹھانے کا طریقہ کیا ہے اور اس سلسلہ میں ہونے والی بے احتیاطیاں اور لا پرواہیاں ہمیں تباہی کی طرف لے جارہی ہیں، معاشرہ تیزی سے بگاڑ کی طرف جارہا ہے، آئے دن سوشل میڈیا اور پرنٹ میڈیا کے ذریعہ مسلمانوں پر حملے ہورہے ہیں۔

قومی سطح پر ہمارا کوئی چینل نہیں ہے، عیسائی آبادی جو کہ صرف 30% فیصد ہے، ان کے چار چینل ہندوستان میں تبلیغ کا کام انجام دے رہے ہیں، اسی طرح 37% فیصد آبادی رکھنے والی چین برادری کے تین چینل موجود ہیں، اس کے علاوہ ہندو مذہب کے نظریات وتعلیمات کے فروغ کے لئے کئی چینل موجود ہیں، جب کہ مسلمانوں کا ایک بھی چینل نہیں ہے، جب کہ مسلمانوں کی آبادی مردم شماری کے اعتبار سے ملک کی دوسری بڑی اکثریت ہے۔

اسی طرح ہندوستان میں مسلمانوں کا انگریزی اخبار ایک خواب ہے، نہ معلوم کہ تعبیر اس کے قسمت میں ہے یا نہیں، مختلف علاقوں کی مقامی زبان میں مسلمان اپنا اخبار نکالیں جیسا کہ اس وقت ملیالم اور گجراتی زبان میں مسلمانوں نے اپنا اخبار نکالنے میں کامیابی حاصل کی ہے، گجرات کے گذشتہ فساد میں ظلم اور جور کا جو رقص ہوا ہے، اس کے لئے گجراتی اخبارات کا بنیادی کردار ہے جنھوں نے واقعات کو توڑ مروڑ کر غلط طریقے پر پیش کیا۔

دوسری طرف سوشل میڈیا اور اسمارٹ فون اور دوسرے ذرائع ابلاغ کے ذریعہ بے حیائی اور فحاشی کو فروغ دینے کی بھرپور کوشش کی جارہی ہے، اسلامی معاشرہ کی بے حرمتی کے لئے بھی بعض اشاعتی ذرائع کا استعمال کیا جارہا ہے۔

کیا مسلمانوں میں دولت مند نہیں ہیں؟ حیرت ہے کہ بیس کروڑ مسلمان ہیں نہ ان کا کوئی چینل ہے اور نہ کوئی قومی اخبار عصر حاضر میں مسلمانوں کو ایک خالص مذہبی چینل کی ضرورت ہے، علماء ایک بڑا طبقہ اشاعت دین کے لئے عصری آلات کے استعمال کی گنجائش بھی فراہم کرتا ہے، مسلمان اخلاقیات، اُخوت ومساوات پر مبنی واقعات کی فلم بندی کر کے مذہب اسلام کو ایک امن پسند مذہب کی حیثیت سے دنیا کے سامنے پیش کریں، اگر اس میں غفلت برتی گئی تو مسلمانوں کی نسلیں چھوٹا بھیم، بال گنیش، ہری پوٹر اور مسٹر بین کی بہادری کے قصے کہانیاں دیکھ کر بڑے ہوں گے۔

جو حالات چل رہے ہیں، ہمیں اس کا مقابلہ اسی انداز سے کرنا ہے، حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ نے ایک مجلس میں یوں فرمایا: اگر فوجی کو یہ معلوم نہ ہو کہ حملہ کدھر سے ہو رہا ہے تو وہ کیسے دفع کرے گا، آج ہمارے اپنے خود کی میڈیا کی ضرورت ہے؛ تاکہ دین حق کو عام لوگوں تک پہنچا سکے، ہندوستان میں مسلمانوں کی ایک تاریخ ہے اس کے ذریعہ ہر فتنے کا مؤثر دفاع کیا جا سکتا ہے، صحابہؓ کے واقعات اہل اللہ کے حالات علماء دین کی قربانیاں، مغلوں کی حکمرانی، ٹیپو سلطان کی بہادری، جنگ آزادی میں مسلمانوں کی قربانیاں اپنی آنے والی نسلوں تک پہنچانا ہماری ذمہ داری ہے، اگر ہم نے ایسا نہیں کیا تو جان لو کہ آج جو کہا جا رہا ہے کہ ہندوستانی تاریخ کو ہندوستان کے نقطۂ نظر سے دوبارہ تحریر کرنے کی ضرورت ہے، خدانخواستہ اگر ایسا ہوا تو مسخ شدہ تاریخ ہی کو مستقبل میں درست مان لیا جائے گا اور ہندوستانی تاریخ میں مسلمانوں کا تذکرہ ظالم جابر اور جاہل ملک سے محبت نہ کرنے والی قوم کی حیثیت سے کیا جاتا رہے گا۔

آج بھگت سنگھ، سکھ دیو راج گرو کی پھانسی کا تذکرہ تو ہوتا ہے؛ لیکن مولانا حسرت موہانیؒ، مولانا حسین احمد مدنیؒ، مولانا فضل حق خیر آبادیؒ، بیگم حضرت محل، اشفاق اللہ خاںؒ جیسے مسلم مجاہدین آزادی کی قربانیوں کو فراموش کیا جا رہا ہے۔

نوجوانوں کا ایک بڑا طبقہ موبائل کی دنیا میں گھوم پھر رہا ہے، فحاشی عریانیت کے ماحول کی وجہ سے نئی نسل موبائل فون کا صحیح استعمال کم غلط استعمال زیادہ کر رہے ہیں، اس سے اسکول

کالج اور مدارس اسلامیہ کے طلبہ واساتذہ بھی محفوظ نہیں، موبائل کا ضرورت کے وقت استعمال کرنا اور اس کا غلام بننا دونوں الگ الگ چیزیں ہیں۔

اس سے پہلے میری دو کتاب: ''بندوں کے حقوق'' اور'' اُمت کی بیٹیاں اور فتنۂ ارتداد'' شائع ہوئی ہیں، بندوں کے حقوق کے مضامین روزنامہ سیاست حیدرآباد کے'' سنڈے ایڈیشن'' میں ایک سال سے برابر شائع ہوتے آرہے ہیں اور اُمت کی بیٹیاں اور فتنۂ ارتداد کا دوسرا ایڈیشن انشاء اللہ بہت جلد شائع ہونے والا ہے۔

زیر نظر کتاب کا اولین مخاطب خود یہ راقم الحروف ہے، مجھے کتاب کے متعلق زیادہ عرض کرنا نہیں ہے؛ کیوں کہ جو چیز قارئین کے ہاتھوں میں ہے اس کی اہمیت اور افادیت کو بخوبی سمجھتے ہیں، کتاب کی زبان کو سہل اور آسان بنانے کی کوشش کی گئی ہے، آپ سے درخواست ہے کہ کوئی قابلِ اصلاح وترمیم اور حذف واضافہ نظر آئے تو مؤلف کو مطلع فرمائیں؛ تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی جاسکے، جزاکم اللہ خیرالجزاء۔

آخر میں مولانا مفتی محمد سراج الہدیٰ ندوی ازہری صاحب (استاذ: دارالعلوم سبیل السلام وجامعہ ریاض البنات حیدرآباد) کا شکر گزار ہوں، جنھوں نے اس کتاب کے لئے پیش لفظ لکھ کر ہماری ہمت افزائی فرمائی، اللہ تعالیٰ مولانا کو دنیا وآخرت میں جزائے خیر عطا فرمائے، آمین۔

اللہ رب العزت سے دُعاء ہے کہ بندہ کی اس محنت وکاوش کو قبول فرمائے، میرے والدین واساتذہ کرام کے لئے مغفرت وذخیرۂ آخرت بنائے اور ناچیز کے لئے نجات کا ذریعہ بنائے، آمین۔

قاضی محمد عبدالحیٔ قاسمی ۲/محرم ۱۴۴۲ھ

(ایم اے، ایم فل، یونیورسٹی آف حیدرآباد) ۲۰/اگست ۲۰۲۰ء

• • •

موبائل کے فتنہ پر ایک نظم

موبائل کے فتنے میں سب مبتلا ہیں
جو پہلے نہیں تھے وہ اب مبتلا ہیں

مبلغ ، مدرس ، مجاہد ، مقرر
عجب شئے کی لت میں عجب مبتلا ہیں

مصور ، مصنف ، زمین دار ، دہقاں
سب مبتلا ہیں سب مبتلا ہیں

کتابوں کے شوقین بھی زد میں آئے
جو سمجھاؤ کہتے ہیں کب مبتلا ہیں

مسینجر سے نکلے تو واٹسپ میں ڈوبے
یوں ہی خواہ مخواہ روز و شب مبتلا ہیں

مسلسل موبائل اُٹھائے ہوئے ہیں
عجم مبتلا ہیں عرب مبتلا ہیں

گنواروں پہ تنقید کرتے ہو ہُد ہُد
کہ افسوس اہلِ ادب مبتلا ہیں

(از: ہُد ہُد اِلہ آبادی)

سوشل میڈیا کے نٹ ورکنگ سائٹ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ’’وَ قِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ ‘‘ (الصافات: ۲۴) انھیں روکو ان سے سوال کیا جائے گا۔

- فیس بک Facebook پر اکاؤنٹ۔
- ٹویٹر Twitter پر اکاؤنٹ۔
- کیک Kik پر اکاؤنٹ۔
- ٹیلی گرام Telegaram پر اکاؤنٹ۔
- انسٹا گرام Instagram پر اکاؤنٹ۔
- یوٹیوب You Tube پر اکاؤنٹ۔
- واٹس ایپ Whats App پر اکاؤنٹ۔
- اسنیپ چیٹ Snap Chat پر اکاؤنٹ۔
- ٹینگو Tango پر اکاؤنٹ۔
- وائبر Viber پر اکاؤنٹ۔
- اسکائپ Skype پر اکاؤنٹ۔

اس کے علاوہ نہ جانے کہاں کہاں اکاؤنٹ بنا رکھے ہیں، یاد رکھئے! اتنے سارے اکاؤنٹ بنا کر ہم نے خود اپنے لئے محاسبہ کا دروازہ کھول لیا ہے، یقیناً بروز قیامت ان سے سوال ہوگا اور ہم نے جو پوسٹ شیئر کئے، جو میسیج بھیجے، جو کمنٹ Comment کئے، اور جو Like کئے اور وہ جو تنہائی میں ہماری آنکھوں نے دیکھا اور کانوں نے سنا اور ہاتھوں نے لکھا، ان سب سے سوال کیا جائے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ۔ (الاسراء:۳۶)

یقیناً کان اور آنکھ اور دل، انسان سے اِن سب کے بارے میں پوچھ ہوگی۔

اکاؤنٹ بنانا کوئی فیشن نہیں ہے؛ بلکہ یہ آخرت میں حساب وکتاب کا معاملہ ہے :

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ، وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۔ (الزلزال:۷-۸)

پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے قیامت کے دن دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر بُرائی کی ہوگی وہ اسے بھی دیکھ لے گا۔

اب غور کریں کہ ہم موبائل فون سے کیا لکھ رہے ہیں، نیکی کی طرف دعوت دے رہے ہیں یا بُرائی کی طرف۔

انٹرنیٹ سے اپنی راتوں کو رنگین کرنے والو! اس جگہ کا تصور کرو جس کو قبر کہتے ہیں، ہمیں دنیا میں بغیر اے سی، بغیر تکیہ کے نیند نہیں آتی تھی، مگر وہاں قبر کی رات وہ بھیانک رات ہوگی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’قبر اندھیرے کا گھر ہے تاریکی کا گھر ہے‘‘ موت کے بعد انسان کے اعضاء ٹوٹ پھوٹ کر سڑ گل رہے ہوں گے، ذرا تصور کرو کہ قیامت قائم ہوچکی ہے میں اللہ کے سامنے کھڑا ہوں اور مجھ سے سوال ہورہا ہے کہ او بے حیا میں نے تجھے کتّے اور سور کا جسم نہیں دیا، میں انسان بنا کر بھیجا تھا، تجھے حضور ﷺ کی اُمت میں پیدا کیا میں نے تجھے ایمان دیا اور تو لڑکی اور لڑکوں کے چکر میں رہتا تھا، گندی فلمیں دیکھتا تھا اگر میں تجھے اندھا پیدا کرتا تو کیا کرتا تو نے اپنے رب کی نہیں مانی، لڑکیوں سے عشق لڑایا اور نجاست کے مقام پر جان دے رہا ہے۔

موبائل کی اہمیت وافادیت

موبائل فون موجودہ دور میں نفع رسانی کے لحاظ سے کسی نعمت سے کم نہیں ہے، ذرائع

ابلاغ میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والا ملٹی میڈیا موبائل فون ہے، صحت وتجارت، زراعت وتعلیم اور معاشرہ کے دیگر شعبوں میں انقلاب برپا ہوگیا ہے، موبائل دنیا بھر کی معلومات کے لئے ایک لازمی چیز بن گیا ہے اور جب سے اسمارٹ فون آیا ہے مرد وعورتیں، نوجوان بچوں اور بوڑھوں کو اپنا گرویدہ بنالیا ہے، اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ سوشل میڈیا سے رابطہ کا آسان اور تیز ترین ذریعہ ہے، موبائل فون کی بدولت فاصلے سمٹ کر رہ گئے ہیں، 3G 4G اور اب 5G بھی آ گیا ہے۔

آج ہندوستان میں 70 سے 80 فیصد لوگوں کے پاس موبائل فون ہے، جن میں پچیس کروڑ لوگ اسمارٹ فون استعمال کرتے ہیں، ان میں بیس کروڑ لوگ فون پر مصروف ہیں، ایک سروے کے مطابق ٹین ایج (Teen Age) دن کا چھ سے نو گھنٹے روزانہ موبائل فون استعمال کرتے ہیں۔

ایک سروے کے مطابق نوجوانوں سے پوچھا گیا آپ لوگ مجھے ایک سال کے دوران آپ نے اپنا موبائل فون کس جگہ استعمال کیا 46 فیصد لوگوں نے کہا کہ ویڈیو اور گیم دیکھنے کے لئے بیڈ پر لیٹے لیٹے استعمال کیا، 32 فیصد لوگوں نے کہا ہم نے اپنا موبائل باتھ روم میں بیٹھ کر استعمال کیا۔

ایک عام آدمی تقریباً روزانہ ڈیڑھ سو مرتبہ چک کرنے کے لئے اپنا موبائل اُٹھاتا ہے، ایسا کیا ہے اس موبائل میں کہ اس سے ہر عمر کے افراد چپکے ہوئے ہیں، ایک سروے کے مطابق ہر دن لوگ واٹس ایپ پر 30 فیصد، فیس بک پر 30 فیصد اور یوٹیوب پر 30 فیصد اپنا قیمتی وقت ضائع کررہے ہیں، اسمارٹ فون آنے کے بعد لوگوں نے اپنے آپ کو اتنا مصرورف کرلیا ہے کہ موبائل کے غلام ہو گئے ہیں۔

اس وقت موبائل فون ایک عادت ایک لت ایک بیماری کی طرح نوجوانوں کی زندگیوں میں داخل ہو چکا ہے، آپ حساب کیجئے کہ آپ ہر روز کتنے گھنٹے موبائل دیکھتے ہیں، کچھ کام ہو یا نہ ہو ہم ہر تھوڑی دیر میں موبائل چیک کرتے ہیں، اگر ہم اپنے فیملی یا دوستوں

کے ساتھ باہر جائیں تو بھی ہم موبائل میں لگے رہتے ہیں، چار لوگو ہمارے آس پاس میں کیا کر رہے ہیں، اس کا ہوش بھی نہیں رہتا، ایک ہی جگہ چار لوگ بیٹھے ہیں اور چاروں باتیں کر رہے ہیں؛ لیکن آپس میں نہیں، فون پر میاں بیوی ایک ہی گھر میں رہتے ہیں، پر دونوں اپنے اپنے موبائل میں مشغول ہیں۔

کسی زمانے میں چھوٹے بچوں کو کہا جاتا تھا کہ باہر مت گھومو باہر مت جاؤ اور آج ایسا وقت آیا ہے کہ بچوں کو کہا جاتا ہے کہ کچھ تو گھر سے باہر جاؤ، سارا دن موبائل میں کھیلتے رہتے ہو۔

ٹکنالوجی کو استعمال کرنا اور اس کا غلام ہونا دو الگ الگ باتیں ہیں، ہمارے نوجوانوں کے دماغ میں فیس بک، واٹس ایپ، ای مو، وائبر، میسیج، ٹویٹر، ٹک ٹاک، کمنٹ گیلری ویڈیو براؤز، وائی فائی، پاس ورڈ ٹوٹیفکیشن ویڈیو گیم، یہ سب کچھ بھرا ہوا ہے، ایک مقام پر نوجوانوں میں دو باتیں رکھی گئی، ایک یہ کہ آپ اپنی جسم کی ہڈی توڑ سکتے ہیں یا پھر فون توڑ سکتے ہیں؟ 46 فیصد لوگوں نے کہا کہ ہم اپنی جسم کی ہڈی توڑنا گوارا کرلیں گے، مگر فون نہیں توڑیں گے، مطلب یہ ہوا کہ فون اتنا زیادہ محبوب ہے کہ جسم کی ہڈی توڑنا گوارا ہے، مگر فون توڑنا گوارا نہیں۔

موبائل سے اس حد تک محبت قابل تشویش ہے

موبائل فون اس دور کا عظیم فتنہ ہے جس کے اندر ہم لوگ مبتلا ہو گئے ہیں، اور اس فتنہ کی زد میں نہ صرف غیر مسلم بلکہ مسلم معاشرہ بھی آچکا ہے، مسلمان اس سیلاب کو روکنے کے بجائے اسے پھیلانے کا ذریعہ بن رہے ہیں، چاہے وہ کفر وشرک کی نحوست ہو یا جھوٹ، تجارت میں بے ایمانی ہو یا سود کا غلط کاروبار ہو یا پھر نوجوان لڑکوں کی عیاشی ہو یا لڑکیوں کی بے راہ روی، مرد اور عورت کا اسلام سے بیزارگی، بچے بوڑھے جوان بھی دنیا سے محبت، یہ تمام برائیاں مسلمانوں میں کیوں آگئیں، تاریخ گواہ ہے کہ دنیا ہمارے قدموں میں تھی اور ہم اللہ اور اس کے رسول کے دیوانے تھے، پھر ہمیں آج کیا ہو گیا؟ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کو چھوڑ کر مغربی تہذیب کو قبول کرلیا ہے اور ہمیں اس بات کا ہوش تک نہیں رہا۔

موبائل کی لت (ایڈکشن)

اس دن گھر میں ہر طرف خاموشی طاری تھی ، استفسار پر معلوم ہوا کہ ہر کوئی اپنا اپنا موبائل لئے بیٹھا ہے ، یا پھر کمپیوٹر اور لیپ ٹوپ پر براجمان ہے ،غرض سبھی چھوٹے بڑے انٹرنیٹ کی دنیا میں گھوم پھر رہے تھے۔

یہ ایک گھر کا ماجرا نہیں بلکہ ملک کے اکثر شہریوں میں اکثر یہ منظر دیکھائی دیتا ہے، حالیہ لاک ڈاؤن نے انٹرنیٹ ان گھروں میں بھی پہنچادیا جہاں پہلے اس کا عمل دخل نہیں تھا، اسمارٹ فون استعمال کرنے میں کوئی قباحت نہیں ؛لیکن اس کے پیچھے دنیا و مافیہا سے بے خبر ہوجانا غلط ہے،نئی نسل میں موبائل کا جنون اس حد تک بڑھ گیا ہے کہ مسجد میں فرض نماز کے فوراً بعد اپنا موبائل نکال لیتے ہیں ،مسجد میں بیٹھے ہیں گیم کھیل رہے ہیں ، دُعا کے وقت میسیج پڑھ رہے ہوتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ آج کی ہائی فائی جنریشن بہت ایڈوانس ہوگیا ہے ، آج اسمارٹ فون کی لت باعث تشویش بنتی جارہی ہے، نیو یارک کی ایک کلینک میں اسمارٹ فون اور ویڈیو گیم کی لت لگ جانے والوں کا باقاعدہ علاج بھی چل رہا ہے۔

آج ملک میں پچیس کروڑ لوگ موبائل فون استعمال کرتے ہیں ،اس سے موبائل فون کی طاقت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آج بڑے سے بڑے سیاست داں سے لے کر ایک معمولی پڑھا لکھا آدمی بھی سوشل میڈیا پر اپنے دوستوں سے جڑنے کے لئے اس کا استعمال کررہا ہے،آج کے بچوں کو بھی موبائل کمپیوٹر اور لیب ٹوپ کی عادت پڑگئی ہے۔

کھانے کھاتے وقت اور کھانا کھانے کے بعد موبائل فون دیکھنا ایک عام بات ہوچکی ہے،موبائل فون ہماری زندگی کو آسان بنانے کے لئے بنائے گئے ہیں ؛لیکن آج اس کی وجہ

سے ہمارا چین وسکون غارت ہوگیا ہے ، ہم پندرہ منٹ موبائل کے بغیر نہیں رہ سکتے ، بغیر ضرورت کے بھی موبائل اُٹھانا ایک عادت بن گئی ہے ، بچے اپنے ضروری کام کو چھوڑ کر موبائل میں مگن ہیں ، زیادہ تر بچے اپنی پڑھائی سے جی چرانے لگے ہیں ، وہ زیادہ تک واٹس ایپ اور یوٹیوب پر چپکے رہتے ہیں، موبائل فون ایڈکشن بہت بڑا خطرہ ہے، یعنی یہ کسی بھی نشہ کی لت سے کم نہیں ہے۔

اگر بچوں سے کچھ وقت کے لئے موبائل کھینچ لیا جائے تو ان میں غصہ اور چڑ چڑا پن دیکھا جاسکتا ہے، ایک تحقیق کے مطابق فون استعمال کرنے والوں میں ۸۰ سے ۹۰ فیصد لوگ صبح واش روم جاتے وقت موبائل ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے، روڈ پر چلتے وقت گاڑی چلاتے وقت موبائل ہاتھ میں رہتا ہے۔

نوجوان صبح اُٹھتے ہی سب سے پہلے اپنا موبائل فون ہاتھ میں آتا ہے کہ فیس بک پر ڈال ہوئی فوٹو کے کتنے کمنٹ آئے ، پھر واٹس ایپ میسیج چیک کرے گا گویا ہم خدانخواستہ موبائل فون کے غلام بنتے جارہے ہیں۔

زندگی کا ایک مقصد ہونا چاہئے ، ایسے لوگ بھی ہیں جو بنا مقصد کے جیتے ہیں، آلارم کے لئے موبائل فون استعمال نہ کریں؛ کیوں کہ جب آپ بیڈ سے اُٹھتے ہیں تو سب سے پہلے آپ کا ہاتھ موبائل فون پر ہوتا ہے اور جب ہم موبائل فون ہاتھ میں لیتے ہیں تو دو چار نوٹیفکیشن بستر پر لیٹے لیٹے دیکھ لیتے ہیں، صبح کا وقت تازہ ہوا کھاتے وقت ورزش اور چہل قدمی کرنے کا وقت ایسے سنہرے وقت میں اپنے آپکو انسٹا گرام پر دوسرے کی فوٹو لائک کرتے رہنا یا پھر واٹس ایپ میسیج چیک کرنا یہ کوئی ضروری نہیں ہے، ہر ایک کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ موبائل فون کس مقصد کے لئے ہے سوچیں کتنے دن ہوئے کہ ہم نے صبح کا سورج نکلتا ہوا نہیں دیکھا۔

یہ کیسا موبائل ہے کہ ہمیں سماجی زندگی سے دُور کردیا، یعنی ہم سے ملنے آنے والے شخص سے بھی ہم بات نہیں کرسکتے، ہم اپنے خاندان والوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں اور ہماری آنکھیں اور انگلیاں اسکرین پر ہوتی ہیں، ایک ایسی نقلی دنیا جس نے ہمیں جکڑ رکھا ہے، اس

میں گم ہیں، آج والدین موبائل فون کو لے کر پریشان ہیں کہ موبائل میں ان کا بچہ اپنا وقت برباد کر رہا ہے، ہم پندرہ منٹ موبائل کے بغیر نہیں رہ سکتے تو سمجھ جایئے کہ آپ موبائل کے عادی ہو چکے ہیں، اس لت سے چھٹکارا پانے کے لئے آپ کو اس کا استعمال کم کرنا ہوگا، بغیر ضرورت کے موبائل ہرگز استعمال میں نہ لیں، آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ موبائل فون سے بڑے تو بڑے چھوٹے بچے بھی ٹینشن کے شکار ہیں۔

موبائل فون سے نکلنے والی شعائیں نقصاندہ ہوتی ہیں دل کی بیماریوں کا قوی اندیشہ رہتا ہے، یعنی دھیرے دھیرے ہم اپنے آپ کو ختم کر رہے ہیں، پڑھنے میں دل نہیں لگتا ہے موبائل فون نے جکڑ لیا ہے، چاہ کر بھی نہیں چھوڑ سکتے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نوجوانوں کی زندگی موبائل سے شروع ہوتی ہے اور موبائل پر ختم ہوتی ہے، ماہرین کا کہنا ہے کہ سوشل میڈیا کے زیادہ استعمال سے DNA پر راست اثر پڑتا ہے، یہی وجہ ہے کہ حاملہ خواتین کو سوشل میڈیا کے اثرات سے دُور رکھا جاتا ہے، ایسا کیا کریں کہ ہم سوشل میڈیا کے زہریلے اثرات سے بچیں رہیں، صبح اٹھنے کے بعد کم از کم دو گھنٹے اور شام سونے سے قبل دو گھنٹے سوشل میڈیا استعمال نہ کریں، موبائل اور کمپیوٹر پر گیم کھیلنے سے بچیں پہلے کے مقابلہ میں آج کے بچے بہت زیادہ کاہل اور سست ہوتے جارہے ہیں، اس کی وجہ ہے کہ جسمانی ورزش نہیں ہوتی۔

آنکھیں کمزور ہوجاتی ہیں، بہت کم عمر میں چشمہ آجاتا ہے سوشل میڈیا کے زیادہ استعمال سے قوت عدم برداشت، جھڑ جھڑا پن غصہ والا، ہر بات پر جھگڑا اور ضد آجاتی ہے۔

موبائل فون کو دیر رات تک دیکھنے سے نیند میں کمی آتی ہے، جس سے ہماری صحت پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے اور بہت سی بیماریوں کا پیش خیمہ بھی ہے، جیسے سر درد، تکان محسوس ہونا، چکر آنا، غذا کے ہضم کرنے کی صلاحیت کا کم ہوجانا، یادداشت کا کمزور ہونا۔

● ● ●

انٹرنیٹ

انٹرنیٹ یہ ایک ایسا لفظ ہے جو آج دنیا میں عام ہو گیا ہے، چھوٹے بچے سے لے کر بوڑھے تک کو اس کے بارے میں معلومات ہیں اور ہر کوئی اس کے گہرائی میں جانا چاہتا ہے، انٹرنیٹ کے بناء کوئی بھی کام مشکل معلوم ہوتا ہے، کبھی آپ نے سوچا کہ لوگ کچھ دیر کے لئے انٹرنیٹ بند ہو جائے تو کیا ہو سکتا ہے۔

انٹرنیٹ کا ایک ایک سیکنڈ بہت قیمتی ہوتا ہے، اگر یہ ایک سیکنڈ کے لئے بھی بند ہو گیا تو بہت کچھ ہو سکتا ہے، آج کروڑوں لوگ آن لائن رہتے ہیں، ظاہر ہے وہ ڈیٹا تو استعمال کرتے ہی ہوں گے اگر اس دیٹا کو جوڑا جائے تو 38103 .GB پر سیکنڈ ہوتا ہے دوسرا گوگل پر 54,600 لوگ فی سیکنڈ سرچ کرتے ہیں، کیا آپ جانتے ہیں ایک سیکنڈ میں یوٹیوب پر ایک لاکھ پینتیس ہزار نوجوان ویڈیو دیکھتے ہیں، اب رہا فیس بک اور ٹوئیٹر تو فیس بک پر ہر سیکنڈ پانچ پروفائل بنائے جاتے ہیں، اور ہر سیکنڈ میں دس لاکھ سے بھی زیادہ آن لائن رہتے ہیں اور ٹوئیٹر میں ہر سیکنڈ میں سات ہزار سے بھی زیادہ ٹویٹ ہوتے ہیں، ہر سیکنڈ میں پچیس لاکھ ای میل بھیجے اور وصول کئے جاتے ہیں، اگر ایسے میں ایک سیکنڈ انٹرنیٹ بند ہو جائے تو پچیس لاکھ ای میل کا نقصان ہو جائے، مگر یہ ممکن ہی نہیں ہے، انٹرنیٹ کبھی بند ہی نہیں ہو سکتا۔

ٹکنالوجی کے اس ماڈرن دور میں روٹی کپڑا اور مکان کی طرح انٹرنیٹ بھی زندگی کا اہم چیز بن چکا ہے، انٹرنیٹ کے بغیر گذارا کسی ڈراؤنی خواب سے کم نہیں ہے، انٹرنیٹ ہمارا سب سے اچھا دوست ہے، انٹرنیٹ سماجی زندگی کے بہت سارے مسائل کو حل کرنے کا ذریعہ ہے۔

انٹرنیٹ کے فائدے

انٹرنیٹ کے فائدے بے شمار ہیں، ان میں سے چند ایک فائدے حسب ذیل ہیں، آن لائن بل کی ادائیگی کی سہولت یا آن لائن شاپنگ کر سکتے ہیں، اچھی یا بُری خبریں اپنے رشتہ داروں کو پہچانا اور وصول کرنا آسان ہے، انٹرنیٹ پر وائس کال، وائس میسیج، ای میل، ویڈیو کال کر سکتے ہیں، آن لائن آفیس کا کام کر سکتے ہیں، بعض بڑی بڑی کمپنیاں گھر بیٹھے کام کرنے کی سہولت بھی دیتے ہیں، اپنی تجارت کو فروغ دے سکتے ہیں۔

آج انٹرنیٹ نے لوگوں کے گھروں اور دلوں میں جگہ بنالی ہے، انٹرنیٹ پر گھر بیٹھے آن لائن مارکٹنگ کر کے پیسے کما سکتے ہیں، نوکریاں تلاش کر سکتے ہیں، جو لوگ کلاس اٹنڈ نہیں کر سکتے، ان کے لئے انٹرنیٹ کے ذریعہ تعلیم دی جاتی ہے، انٹرنیٹ سے رشتوں کی تلاش بھی آسان کر دیا ہے کہ آپ اپنی پسند کی رفیق حیات تلاش کر سکتے ہیں، لوگ انٹرنیٹ کے ذریعہ گانے، فلمیں، ٹی وی پروگرام دیکھ رہے ہیں، انٹرنیٹ سے دنیا و جہاں کی خبریں آن واحد میں پڑھی اور دیکھی جا سکتی ہیں، انٹرنیٹ کے استعمال میں کم عمر بچے بھی شامل ہیں ان کے لئے تفریح کا سامان مختلف قسم کے گیم اور ویڈیو موجود ہے، اس میں بڑوں کے لئے بھی تفریح کا سامان مہیا ہے۔

جتنا سستا اور تیز رفتار انٹرنیٹ ہندوستان میں ہے اتنا کسی بھی ملک میں دستیاب نہیں ہے، نوجوان کو انٹرنیٹ پر موجود معلومات کے ذریعہ اپنا کیریئر بنانے کے لئے کئی ایک ویب سائٹ موجود ہیں، گاؤں اور شہروں میں رہنے والے طالب علموں کے لئے جو یوروپین یونیورسٹی کے کورسس یا ان کے لکچرس ن اور پڑھ سکتے ہیں۔

انٹرنیٹ کے نقصانات

آج ملک میں کروڑوں افراد انٹرنیٹ استعمال کرتے ہیں، انٹرنیٹ روز مرہ کے کاموں میں مدد کرنے والا اہم ذریعہ بن چکا ہے، کرۂ ارض پر معلومات فراہم کرنے کا سب

سے بڑا مرکز ہے، انٹرنیٹ کے بے شمار اپنے فائدوں کے ساتھ اس کے نقصانات بھی سامنے آچکے ہیں، مثلاً اس کے زیادہ استعمال سے شہری خاندانوں میں باہمی تبادلہ خیال کم ہوا ہے، حتیٰ کہ کھانے کی میز پر بھی اسمارٹ فون تھامے گُم رہتے ہیں، کوئی کسی سے بات نہیں کرتا۔

انٹرنیٹ قیمتی وقت کا دشمن ہے، انٹرنیٹ پر چیاٹنگ کے ذریعہ کئی بھولی بھالی لڑکیوں کو دھوکہ دے کر ان کی عزتوں کا سودا کیا جارہا ہے، نوجوان لڑکے اور لڑکیاں انٹرنیٹ پر فحش فلمیں دیکھ کر اپنی جوانی برباد کررہے ہیں، انٹرنیٹ بے راہ روی اور بے حیائی تک پہنچادیتا ہے۔

انٹرنیٹ پر اجنبی لڑکوں سے دوستی ایک دوسرے کی تصویروں کا تبادلہ، پھر دونوں میں ناراضگی، لڑکے کی دھمکی کہ اگر تم میری دوستی ختم کروگے میں تمہاری برہنہ فوٹو انٹرنیٹ، فیس بک پر ڈال دوں گا، اب لڑکا جو مطالبہ کرے چاہے وہ عصمت وعزت فروش کا ہی کیوں نہ ہوں، لڑکی کو مانے بغیر چارہ نہیں، ایسی بہت ساری لڑکیاں ہیں جنھیں انٹرنیٹ، واٹس ایپ، فیس بک کے ذریعہ سبز باغ دیکھایا گیا اور وہ دھوکہ میں آکر اپنے گھروں سے بھاگ گئیں، ان دھوکے بازوں نے اپنی ہوس پوری کرنے کے بعد بے یارومددگار ان کو دھکا دے کر چھوڑ دیا جس سے دنیاوآخرت دونوں کا نقصان ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ انٹرنیٹ ہماری زندگیوں کو قدرے آسان بنادیا ہے، دوسری طرف ایسی سیاہ کاریوں کو بھی جنم دیا، ابھی آپ اوپر پڑھ چکے ہیں۔

اس ترقی کے دور میں انٹرنیٹ، واٹس ایپ، فیس بک، یوٹیوب سے علاحدہ رہنا بھی مشکل ہے؛ لٰہذا ہم انٹرنیٹ سے شریعت کی روشنی میں فائدہ اُٹھائیں، ہم اپنی مرضی سے جس طرح چاہیں استعمال کریں یہ کسی طرح بھی درست نہیں ہے۔

انٹرنیٹ کے ذریعہ بہت تیزی سے خبریں نشر کی جاتی ہیں، کچھ لوگ انٹرنیٹ کی مدد سے خفیہ دستاویزات کو چوری سے نکال کر دوسروں کو دے دیتے ہیں اور جس سے دشمنی ہو اس کا غلط تعارف کراکر بدنام بھی کیا جاتاہ، ریلوے ٹکٹ، ہوائی جہاز، ہوٹل کی بکنگ انٹرنیٹ کے ذریعہ کی جارہی ہے۔

غرض انٹرنیٹ ہماری زندگی کے کئی مسائل کو حل کرنے میں ہماری مددگار رہے، مگر

انٹرنیٹ میں کئی ایسے ویب سائٹ ہیں جس میں فحاشی اور عریانیت دیکھائی جاتی ہے کہ کم عمر بچے بھی ایسی سائٹ کو کھول کر دیکھنے لگے ہیں، جس سے کم عمر بچوں میں وقت سے پہلے ان تمام پوشیدہ باتوں کا علم ہوجاتا ہے، والدین کو چاہئے کہ اپنے بچوں پر نظر رکھیں کہ وہ فون میں کیا دیکھ رہے ہیں، مسلم خواتین بھی چند لائک اور کمنٹ کی خاطر انٹرنیٹ پر اپنی تصاویر شیئر کرنے سے گریز نہیں کرتیں۔

دیگر سوشل ایپس بذات خود نہ مفید ہے نہ مفر؛ بلکہ استعمال کرنے والوں پر منحصر ہے، وہ اس کا صحیح استعمال کر کے اسے اپنی دنیا و آخرت کے لئے مفید بناتا ہے یا غلط استعمال کر کے اسے اپنی اور دوسروں کی دنیا و آخرت کی بربادی کا ذریعہ بناتا ہے، آپ اس کے ذریعہ کچھ اچھی چیزیں سیکھیں اسے محض تفریح اور وقت گزاری کا ذریعہ نہ بنائیں۔(اقتباس از: ہفت روزہ دعوت)

انٹرنیٹ کے زیادہ استعمال سے ڈپریشن، سستی، کاہلی جیسے عادات و امراض میں مبتلا ہوجاتے ہیں اور انسان گُم سُم توجہ سے محروم انتشار کا شکار ہوجاتا ہے، ان میں صبر و برداشت کا مادہ کم ہوجاتا ہے، انٹرنیٹ کی لت میں نوجوانوں کے ساتھ کم عمر بچے بھی اس میں شامل ہیں، جس سے بچوں میں جنسی بے حیائی کا چلن تیز ہورہا ہے۔

● ● ●

سوشل میڈیا کی تباہ کاریاں

متعدد ذرائع ابلاغ کے سروے سے یہ حقیقت واضح ہوجاتی ہے کہ نئی نسل کے بگاڑ کا اصل سبب سوشل میڈیا کا منفی استعمال ہے جوکہ حلال کو مشکل اور حرام کو آسان بنادیا گیا ہے، پرائیویسی اور پردہ کی نام کی کوئی چیز نہیں رہی، عاشق مزاج، آوارہ، لڑکیوں کے شکار کے ماہر، فاسق قسم کے لوگ موبائل فون کے ذریعہ بھولی بھالی لڑکیوں کو بہلا پھسلا کر اپنی ہوس کا شکار بناتے ہیں۔

ایسا ہی ایک لڑکی کے ساتھ ہوا ایک دن ایک نوجوان کا فون آیا اور کہا کے آپ کی آواز اتنی خوبصورت ہے بالکل اسٹوڈنٹ کی سی معلوم ہوتی ہے، اس کے بعد روز کا معمول بن گیا، خاوند کام پر ہوتے، بچے اسکول گئے ہوتے ہیں فون آجاتا پھر گھنٹوں اوٹ پٹانگ باتیں ہوتیں، رانگ نمبر کی طفیل میں دوستی کا سلسلہ چلتا رہا، ملاقاتوں کے جگہ طئے ہوتے رہیں اس طرح وہ بُرائی کے راستے پر چل پڑیں، عزت اور عصمت سب کچھ لٹ گئی، رانگ نمبر کے ایک کال نے خاتون کو گھر سے باہر نکال دیا۔

میڈیا خواتین اور نوجوانوں کو بے حیائی کے مناظر دیکھا دیکھا کر ان کی اخلاقی حس کو بے حس کرنے کا عمل جاری ہے اور کہا جارہا ہے کہ غیر محرموں سے تعلقات بڑھانے میں کوئی قباحت نہیں، اس کے علاوہ خونی رشتوں میں چال بازیاں پیدا کرتے ہوئے یہ بات نئی نسل کے ذہن میں ڈالی جارہی ہے کہ ماں تمہاری دشمن ہے، بیوی یا محبوبہ تمہاری ہمدرد ہے یہ کیسا ماحول ہے جہاں باپ دشمن اور دوست خیر خواہ ہے، یعنی میڈیا کے ذریعہ پھر نئی نسل کے دماغ اور سوچ کو بدلنے کا عمل جاری ہے۔

سوشل میڈیا پر ایسی ایسی چیزیں دیکھائی جارہی ہیں جو نئی نسل کو والدین کے خلاف بغاوت کا حوصلہ پیدا کرتی ہیں، اور بڑوں کی بے ادبی کو سلف کانفیڈنس کا نام دیا جارہا ہے۔

آج نہ صرف مردوں میں جنسی خیالات جنم لے رہے ہیں ، وہیں پر عورتوں کو بھی آزادیٔ خیالات کی طرف دعوت دی جارہی ہے،فحش فلمیں اور فحش ویڈیو کھلے عام فروخت ہورہے ہیں،میڈیا وقت کا بڑا دجال ہے جہاں ظالم کومظلوم،انسان کو جانور اور جانور کو انسان دِکھاتا ہے۔

سوشل میڈیا کی تباہ کاریاں اب محدود نہیں رہیں،نئی نسل کا مستقبل داؤ پر لگ گیا ہے، لڑکیاں غیر مردوں سے دوستی کرکے گھروں سے بھاگ رہی ہیں،جنسی جرائم عام ہیں،ماں باپ کو مارا جارہا ہے،لوگ چوری ڈاکہ اور نت نئے جرائم کے طریقے سیکھ رہے ہیں ، آج کے نوجوانوں کی سوچ گندی،خیالات گندے،ان کی تلاش گندی،بس ایک جنسی فاتح بننا چاہتا ہے کہ آج میں نے اس لڑکی کو میسیج بھیج دیا،آج اس لڑکی کو قابو کرلیا،یہی جذبات نوجوانوں کے دلوں میں رہیں گےتو سماج کی تبدیلی اور انقلاب کیسے ممکن ہے۔

پوری نسل کو یہ پیغام دیا جارہا ہے کہ اس فحش اور گھٹیا دنیا کی طرف آؤ تو اس میں پیسہ ملے گا،شہرت ملے گی،آپ کو راتوں رات اسٹار بنادیا جائے گا،دنیا کی شہرت اور عزت چند دن کی ہے اور موت کے بعد کی زندگی ہمیشہ رہنے والی ہے۔

ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی یہ تحریر کا اقتباس قابل مطالعہ ہے :

> مغرب سوشل میڈیا کی طاقت کے ذریعہ اپنی تہذیب وثقافت،علوم، الحاد و مذہب سب کچھ زبردستی ہم پر کامیابی کے ساتھ ٹھونستا چلا جارہا ہے اور ہمیں ہمارے تشخص سے محروم کرنے کی پوری کوشش کررہا ہے،میڈیا چاہتا ہے کہ انسان کو اتنا مگن کردو کہ اسے کبھی یہ خیال ہی نہ آئے کہ وہ کبھی یہ سوچ بھی نہ سکے میں کون ہوں،کہاں سے آیا ہوں،کہاں جانا ہے،زندگی کا مقصد کیا ہے۔
>
> یہ کھیل کود یہ ٹورنامنٹس آج فلاں میچ ہے اور کل فلا میچ ہے اور پھر یہ فلمیں یہ سیریل یہ ڈرامہ،پھر ان کے اداکار اور اداکارائیں،فیس بک،

واٹس ایپ وغیرہ میں اتنا مگن اور ٹائم پاس کے نام پر انھیں چیزوں
میں اتنا مست کر دو کہ خاص طور پر نوجوان نسل کو انٹرٹینمنٹ کے نام پر
اتنا گمراہ کر دو کہ وہ اپنی کائنات کے خالق اللہ رسول کے احکام کی
حقیقت کے بارے میں سوچ بھی نہ سکیں۔ (اقتباس از: ڈاکٹر اسرار احمد صاحب)

ایسے حالات میں اسلام پر باقی رہنا مشکل ہوتا جا رہا ہے، خوفِ خدا سے دل خالی خالی ہوتے جا رہے ہیں، اخلاق و کردار کی تباہی، عفت و پاکدامنی چاک ہو کر رہ گئی ہے، نہ دل پاک رہے نہ نظریں پاک، نوجوان جنس زدہ ہو کر رہ گئے ہیں، خواتین میں مردوں کے لئے مقناطیس بننے کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے، موبائل کے فتنے سے نیک لوگ بھی محفوظ نہیں ہیں، مرد ہو کہ عورت، جاہل ہو کہ عالم، امیر ہو کہ غریب، ہر طبقہ اس فتنے کا شکار ہیں۔

آج مسلم نوجوان ہر وہ کام کرتے نظر آتے ہیں جس کی اسلام نے ممانعت کی ہے، کوئی بُرائی ایسی نہیں جو نوجوانوں کے اندر نہ پائی جاتی ہو، اخلاقی بے راہ روی مادہ پرستی، غیر ذمہ دارانہ روش، وقت کی ناقدری، آنکھیں نم ہو جاتی ہیں جب لڑکیاں بھی ان بُرائیوں کا حصہ بنتی نظر آتی ہیں، نوجوان نسل کے پاس فرصت ہی فرصت ہے، وہ کرکٹ دیکھنے کے لئے، گیمس کھیلنے کے لئے، نت نئی فلمیں اور گانے دیکھنے اور سننے کے لئے Tik Tok پر ویڈیو بنانے اور انھیں دلچسپی کے ساتھ دیکھنے کے لئے گھنٹوں وقت ہے؛ لیکن نماز کے لئے پورے دن میں 45 منٹ وقت نہیں نکل سکتا، ہمیں نوجوانوں کو مغربی تہذیب کے سیلاب سے نکال کر اسلام کی راہ پر گامزن کرنا ہے اور ان بُرائیوں کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنا ہے، ہمیں 'قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا' کو اپنانا ہوگا۔

● ● ●

موبائل فوبیا—ایک دماغی بیماری

موبائل فون ہماری زندگی کا ایک اَٹوٹ حصہ بن گیا ہے، خاص طور پر پندرہ تا تیس سال کے لوگوں میں اس کا استعمال بہت زیادہ ہے، اس میں پوری دنیا ہے، خرید وفروخت، پیسے دینے ہوں یا لینے ہوں غرض ہر کام میں اسمارٹ فون بہت کام آتا ہے، یہ ہماری ضرورت بن گیا ہے، ہم چاہ کر بھی اسے دُور نہیں کر سکتے۔

لیکن مشکل تب ہوتی ہے جب یہ عادت بن جائے، یعنی اسمارٹ فون اتنا ہی ضروری ہو جائے جتنا آپ کا آکسیجن اسمارٹ فون سے چپکے رہنا ایک گندی عادت ہے نشہ کے جیسا ہے، یہ ایسی عادت ہے جس کا آپ کو کوئی فائدہ نہیں، پھر بھی ہم اسمارٹ فون سے باندھ دیئے گئے ہیں؟

نوموفوبیا ایک خطرناک بیماری ہے، نوموفوبیا کا مطلب فون ساتھ نہ رہنے کا ڈر لگا رہنا کہ کہیں موبائل کھو نہ جائے، میں کہیں اس سے دُور نہ چلا جاؤں، نوموفوبیا کا مرض میں دن بدن اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے، لگاتار دس منٹ تک فون چیک کئے بِنا نہ رہ پانا رِنگ بجتے ہی فوراً میسیج یا نوٹیفکیشن چیک کرنا، بیاٹری ختم ہو جانے یا سگنل چلے جانے کا ڈر لگا رہنا اور ایسا لگنا کہ ہم فون کے بنا نہیں رہ سکتے۔

صبح اُٹھتے ہی اسمارٹ فون ہاتھ میں چاہئے، غیر ضروری فیس بک اور واٹس ایپ میسیج کا تبادلہ کرنا ہو یا فیس بک پر میں نے جو پوسٹ ڈالی تھی اسے کتنے لوگ لائک کئے ہیں اس کو بار بار دیکھنا، اسمارٹ فون کے ساتھ سونا بنا موبائل کے نیند نہ آنا، موبائل فون بغل میں رکھنا یا پھر تکیہ کے نیچے رکھنا، موبائل نہ ملنے پر پسینے چھوٹنا، بی پی بڑھ جانا، یا موڈ خراب ہو جانا، واش روم میں موبائل ساتھ لے کر جانا اس لئے کہ کہیں میرے ٹائلٹ جانے کے بعد کوئی ضروری کال

آ جائے یا پھر میسیج کوئی دوسرا پڑھ لے طرح طرح کے پاس ورڈ ڈال کر رکھنا، یا اس قسم کے خیالات بار بار آنا۔

موبائل کے ایڈکشن کو لے کر دنیا میں بہت سارے سروے ہو چکے ہیں، جن کے نتائج چوکانے والے ہیں، 84 فیصد لوگ یہ مانتے ہیں کہ وہ ایک دن بھی فون کے بنا نہیں رہ سکتے، 45 فیصد لوگوں کا ماننا ہے کہ ان کو ہمیشہ یہ ڈر ستاتا رہتا ہے کہ کہیں ان کا فون کھو نہ جائے، 34 فیصد لوگ مانتے ہیں کہ ان کو موبائل فون کی لت ہے، 20 فیصد لوگ یہ مانتے ہیں کہ اپنے فون کو دس منٹ سے زیادہ چیک کئے بنا نہیں رہ سکتے۔

دل اُداس رہنا خوشی محسوس نہ کرنا، اپنے آپ کو نقصان پہنچانے یا خودکشی کا خیال آنا، تنہائی کو پسند کرنا کوئی بھی چیز کا استعمال جب حد سے بڑھ جاتا ہے تو وہ نقصان کا سبب بن جاتا ہے، جیسے سیب انسانی صحت کے لئے بہت مفید ہے؛ لیکن اگر آپ سارا دن سیب کھاتے رہیں گے تو وہ آپ کو فائدہ کی جگہ نقصان کرے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین کام درمیانی کام ہیں'' ٹکنالوجی کا استعمال اس حد تک فائدہ مند ہے جب اس کی حقیقی ضرورت ہو، اگر ہم پانچ منٹ کے لئے موبائل لیتے ہیں تو غیر اداری طور پر اس میں دو چار گھنٹے بیت جاتے ہیں، وقت کا پتہ نہیں چلتا ہم کو کیا دیکھنا تھا اور کیا دیکھ رہے ہیں، کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو اپنے فیملی اور فرینڈ سے پوچھنے کے بجائے گوگل سرچ کرتے ہیں، ہم گوگل کے اتنے عادی ہو چکے ہیں، اگر ہمارے جوتے میں لیس بھی ڈالنی ہوتی ہے تو ہم گوگل سرچ کر کے پوچھتے ہیں، یقیناً کہیں نہ کہیں ہم ٹکنالوجی کے غلام بنتے جا رہے ہیں اپنا دماغ استعمال کرنا بھولتے جا رہے ہیں۔

نوموفوبیا سے چھٹکارا کیسے حاصل کریں: جب کہ ہم جانتے ہیں کہ موبائل فون کے بناء ہم زندہ نہیں رہ سکتے تو پھر دھیرے دھیرے فون کا استعمال کم کریں، سوشل میڈیا کا استعمال موبائل پر نہ کریں، ای میل، واٹس ایپ نوٹیفکیشن آف رکھیں، اسے اپنے پاس لے کر نہ سوئیں کچھ کچھ گھنٹوں کے لئے موبائل سے دُور رہنے کی عادت ڈالیں، نوموفوبیا کے مرض میں مرد حضرات سے زیادہ خواتین مبتلا ہیں۔

موبائل فون کی عادت سے چھوٹنے کے لئے سب سے پہلے جن ایپس کو ہم زیادہ استعمال کرتے ہیں، ان کو اپنے فون سے ہٹادیں،جنھیں بار بار چیک کرنے کی عادت ہے، ایسے ایپس کو بھی فون سے ہٹادیں، ایک تجربہ کر کے دیکھیں کہ ایک دن تمام بغیر موبائل کے رہ کر دیکھیں، اپنی کچھ عادتوں میں بدلاؤلائیں، رات کو سونے سے کم ازکم ایک گھنٹہ پہلے اپنے موبائل فون کا استعمال بند کردیں، دیر رات تک موبائل استعمال کرنے سے ہماری آنکھوں کی نظر کمزور ہوجاتی ہے، بہت رات تک موبائل دیکھنے والے کوکبھی گہری نیندنہیں آئے گی، اپنے آپ کو بیماریوں سے بچانے کے لئے سونے سے ایک گھنٹہ پہلے موبائل کو چھوڑدیں، بلوٹوتھ ہیڈ فون بالکل استعمال نہ کریں، بات کرتے وقت مسلسل سائیڈ بدلتے رہیں، بیاٹری کم (Low) ہونے پرفون استعمال نہ کریں، غور کریں کہ میں تمام دن فون میں مشغول تھا، مگر اس سے کوئی فائدہ کی بات تو معلوم نہیں ہوئی :

لُٹ گیا دل کا قرار اور راتوں کا سکون
جب سے آیا ہے میرے ہاتھ یہ موبائل فون

آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ پہلے لوگ شراب چھڑانے کے لئے ڈاکٹر کے پاس جایا کرتے تھے اور آج موبائل کی لت چھڑانے کے لئے ڈاکٹر کے پاس جارہے ہیں،بعض لوگوں کی یہ حالت ہوتی جارہی ہے جیسے مچھلی کو پانی سے نکلنے کے بعد جو حالت ہوتی ہے وہی حالت موبائل فون لینے کے بعد ہورہی ہے، اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے، آمین۔

موبائل دلاؤ ورنہ خودکشی کرلوں گا

ایک زمانہ تھا بچے ماں باپ کے فرمانبردار ہوتے تھے اور آج ماں باپ اپنے بچوں کے فرمانبرداری کرتے نظر آتے ہیں، غیر ضروری بچوں کی ناز برداری کرنا، ان کی ہر خواہش پوری کرنے کو اپنا فریضہ سمجھنا والدین کا یہ طرزِ عمل بچوں کے لئے انتہائی نقصاندہ ہے، والدین کی ناز بردار کا ایک مظہر موبائل فون ہے کہ بچے کی خواہش پر اسے موبائل خرید کردیتے ہیں،

اگر کوئی والدین اپنے بچوں کو سختی کرتے ہیں تو آج کے بچے ماں باپ کو دھمکیاں دے رہے ہیں کہ ابھی موبائل دلاؤ ورنہ خودکشی کرلوں گا، اللہ کی پناہ۔

والد نے بچے سے کہا کہ خوب محنت کرو تم کو ڈاکٹر بننا ہے اور ہاں بیٹا آج سے تم فون استعمال نہ کرنا کہ آپ فیس بک کے دیوانے ہو چکے ہو، اب تمہارا فون مجھے دے دو، موبائل مانگنے پر بچے باپ پر ہاتھ اُٹھاتے ہیں، آج کے بچوں میں موبائل فون کا بھوت سوار ہے، وہ فون کے لئے ماں باپ تک کو ٹھکرانے کے لئے تیار ہیں؛ لیکن فون سے دور نہیں رہ سکتے۔

موبائل نہیں ملے گا پہلے پڑھائی کرو

فون نہیں ملے گا پہلے پڑھائی کرو، اس طرح ماں نے اپنے بچوں کو ڈانٹا، مگر بچہ فون کے لئے بار بار اصرار کرتا ہے اور پھر بچے نے دھمکی دے دی کہ اگر فون نہیں دیا تو گھر سے بھاگ جاؤں گا، تھوڑی دیر بعد بچہ اپنی سیکل نکالا اور چلا گیا، ماں باپ دونوں نے مل کر بچے کی تلاش جاری رکھی، پولیس میں رپورٹ لکھوادی مگر آج چھ مہینے ہو گئے بچے کا کوئی پتہ چل نہ سکا، ماں نے صرف اتنا کہا تھا کہ تم کام چور ہو گئے ہو موبائل فون کے دیوانے ہو گئے ہو، فون نہیں ملے گا پہلے پڑھائی کرو۔

آج ہر چھوٹے بڑے مرد وعورت کے پاس موبائل فون موجود ہے، جس میں انٹرنیٹ بھی ہے،، بچہ جب چاہے جو چاہے جس طرح چاہے دیکھے کوئی پرواہ نہیں، موبائل فون کے تہہ میں ہزاروں طوفان چھپے ہوئے ہیں کہ یہ فحاشی عریانی اور بے حیائی کا موثر داعی بھی ہے، سرپرست اپنی ذمہ داری سے چشم پوشی نہ کریں، وقتاً فوقتاً ان کا موبائل چیک کرتے رہیں کہ کہیں وہ چھپ چھپ کر فحاشی اور عریانی پر مبنی فلمیں یا زنا کے مناظر تو نہیں دیکھ رہے ہیں، آپ کے موبائل چیک کرنے کا خوف کسی نہ کسی حد تک ان کو اِن گندگیوں سے دُور رکھے گا۔

لڑکے ہو یا لڑکیاں پاس ورڈ کیوں نہیں بتاتے

گذشتہ دنوں کی بات ہے ایک منگنی کے پروگرام میں دُلھن کی سہیلی کا فون گُم ہو گیا

لڑکی کے والدین موبائل ڈھونڈنے میں لگ گئے اِدھر لڑکی کی پاگلوں جیسی حالت ہوگئی، بہر حال کچھ دیر بعد فون مل گیا لڑکی کی جان میں جان آئی، اسی آدھے گھنٹہ میں موبائل پر دس مس کال پندرہ میسیج تھے، آخر وہ کونسی ایسی پڑھائی کرتی ہیں کہ دن رات موبائل پر لگی رہتی ہیں، ان کے موبائل کو کوئی ہاتھ نہیں لگا سکتا، اللہ کا شکر ہے کہ موبائل فون مل گیا نہیں تو اس کی جان جا سکتی تھی۔

ان لڑکیوں سے آپ اُن سے پاس ورڈ معلوم کریں ان کے ہوش اُڑ جائیں گے، چہرے پیلے پڑ جائیں گے، پاس ورڈ نہ دینے کے ہزاروں بہانے بازی کریں گے، وہ کیا چھپانا چاہتی ہیں؟ ایسا کیا ہے کہ فوراً اپنا موبائل کسی کو دے نہیں سکتے؟ وہ کیوں دس منٹ کے بعد دینے کا بہانہ کرتے ہیں، دراصل موبائل فون میں ان کے کالے کرتوت بند رہتے ہیں:

آئی ڈی جب سے ملی ہے مجھے ہمسائی کی
اچھی لگتی ہے طوالت شب تنہائی کی

جس کو صدمہ شب تنہائی کے ایام کا ہے
ایسے عاشق کے لئے نیٹ بہت کام کا ہے

نٹ فرہاد کو شیریں سے ملا دیتا ہے
عشق انسان کو گوگل پہ بٹھا دیتا ہے

عاشقوں کا یہ نیا طور نیا ٹائپ ہے
پہلے چلمن ہوا کرتی تھی اب اسکائپ ہے

آن لائن تیرے عاشق کا یہی طور سہی
تو نہیں اور سہی اور نہیں اور سہی

● ● ●

تبدیلی کی قابل تقلید لہر

سعودی عرب میں ایک دس سال کی لڑکی نے اپنے والد سے موبائل مانگا کہ مجھے موبائل چاہئے، والدین چوں کہ پڑھے لکھے تھے انھوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ بچی دسویں جماعت میں پڑھ رہی ہے اسے موبائل تو دینا چاہئے ؛ چوں کہ بہت ساری معلومات گوگل اورنیٹ کے ذریعہ حاصل کرنی پڑتی ہیں۔

والدین نے بہت سوچ کراس لڑکی کوایک موبائل دے دیااورموبائل کے ساتھ ایک کاغذ دے دیا، کاغذ پر جوشرائط لکھے تھے وہ یوں تھے کہ موبائل آپ کوہم اس شرط پر دیں گے جب آپ اِن شرائط کا پاس ولحاظ رکھیں گی، پہلی شرط موبائل لینے کے بعدآپ کو پانچ وقت کی نماز روز پڑھنی پڑے گی، دوسری شرط یہ تھی کہ آپ کوحج میں ہمارے ساتھ جانا ہوگا، تیسری شرط دس بجے کے بعدآپ اپنا موبائل اپنے پاس نہیں رکھیں گے، ہمارے پاس جمع کرانا ہوگا، چوتھی شرط کہیں بھی باہر جاؤ گی تو برقعہ پہن کر جاؤ گی، بچی نے کہاٹھیک ہے اس طرح ہوتی ہے۔

بچوں کی تربیت

اسمارٹ فون کے دلانے سے بچوں کی زندگی اسمارٹ نہیں بنتی ؛ بلکہ ان کو نیکی اوراچھے انسان بننے کی تربیت اسمارٹ بنا سکتی ہے۔

انڈونیشیا میں حکومتی سطح پر مساجد کا سروے کیا گیا تو معلوم ہوا کہ تقریباً 40فیصد لوگ مسجد میں نماز پڑھنے نہیں آتے یا تو وہ نماز ہی نہیں پڑھتے یا نماز تو پڑھتے ہیں، مگر گھروں میں ہی پڑھ لیتے ہیں، اس اجتماعی کمزوری پر غور کیا گیا تو تحقیق کے نتیجہ میں یہ بات سامنے آئی کہ اس مسئلے کی اصل جڑ انٹرنیٹ اورسوشل میڈیا کا بے دریغ استعمال ہے، جس نے نوجوان نسل کو

اتنا مصروف کر رکھا ہے کہ دس پندرہ منٹ نکال کر مسجد کا رُخ کرنا بھی مشکل ہو گیا ہے، بعد ازاں تفصیلی غور وخوض کے بعد انڈونیشیا کی حکومت نے طئے کیا کہ ملک کے تمام شہریوں میں مقامی وقت کے مطابق نماز کے اوقات میں تقریباً آدھا گھنٹہ انٹرنیٹ سرویز 4Gاور 3G کی سہولیات کو بند رکھا جائے گا؛ تا کہ عوام بالخصوص نوجوان فرصت کے ان لمحات میں مساجد کا رُخ کر سکیں، اس فیصلے کی سب سے بڑی بات یہ ہے کہ کوئی بھی اس کے خلاف نہیں اور سب نے اس فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے حکومت وقت کے اس اقدام کو سراہا ہے :

بس اک کردار ہے جو حشر میں جلوہ دیکھائے گا
مثالی بن کے رہنا ہے مثالیں زندہ رہتی ہیں

آج ہر سُو بُرائیوں کا بڑھتا ہوا سیلاب ہے، اس دور کو دورِ جاہلیت کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا؛ کیوں کہ ایسی کوئی بُرائی اس معاشرہ میں نہیں جو آج سے چودہ سو سال قبل پائی جاتی تھیں، وہی قتل وغارت گری، ظلم وستم کا دور دورہ، فحاشی اور زناکاری کا عروج، عورتوں کا بے آبرو ہونا، یتیموں اور بے سہاروں پر ظلم وزیادتی، دین سے کراہت دنیا سے محبت، موت سے کراہت، اولاد کی غلط پرورش، اولاد کی نافرمانی گویا ہم ذلت وپستی کے گڑھے میں دھنستے چلے جا رہے ہیں، مسلم معاشرہ میں گناہوں کا اُمڈتا ہوا سیلاب ہے اور کم وبیش ہر مسلمان نوجوانوں کی بے راہ روی اور دین اسلام سے دُوری ہے۔

● ● ●

میڈیاکی گندگی اورسوشل لائف

پہلے کے لوگوں کوعلماء وصلحاءاور گھر کے بڑے بزرگوں کی سرپرستی حاصل تھی، آج ہمارا امام اعظم گوگل ہے، موبائل فون کی وجہ سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والی سوشل لائف ہے، جس سے ہماری نجی زندگی میں بگاڑ آرہا ہے، انٹرنیٹ اپنے ساتھ فحاشی کا جوسیلاب لے کر آیا ہے وہ باعث تشویش ہے، آٹھ دس سال کے بچے موبائل فون میں قابل اعتراض ویڈیو دیکھ رہے ہیں۔

والدین گھر میں بچوں کوتنہا چھوڑ کرنوکری کے لئے نکل جاتے ہیں، بچے اپنا اکیلا پن دُور کرنے کے لئے ٹی وی اور انٹرنیٹ کا سہارا لے رہے ہیں، اوران بچوں کو دیکھنے کے لئے وہی قابل اعتراض ویڈیو، نیم برہنہ تصاویر، جنسی مناظر، لڑائی جھگڑا قتل وغارت گری، یہی سب کچھ دیکھ کر بچے عصمت دری ریپ کے مجرم بن جاتے ہیں، آج چھوٹی بچی سے لے کراسّی سال کی بوڑھی عورت کوتک نہیں چھوڑ رہے ہیں، سوشل میڈیا ہرصبح سے شام تک کئی بارسنی لیون کے کنڈوم کے اشتہاراورلڑکیاں پٹانے کا طریقہ، منی بدنام ہوئی ڈارلنگ تیرے لئے، اے بی سی ڈی پڑھ لی بہت اچھی باتیں کرلی اورکروں گی، تیرے ساتھ گندی گندی بات اورنہ جانے کتنے ایسے گانے ہیں، ہرروز بچے دیکھتے اور سنتے ہیں اوروہ اس پرعمل کی کوشش کرتے ہیں۔

ماں اپنے بچوں کے ساتھ اسٹار پلس اور زی ٹی وی دیکھتے ہیں، جس میں ہیروئن کو سہاگ رات مناتے ہوئے دیکھا جاتا ہے، بوس وکنار کرتے ہوئے آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے دیکھایا جاتا ہے، ایک آدمی دوسرے کی بیوی کے پیچھے گھومتا رال ٹپکاتا ہوا دیکھایا جاتا ہے، کھلے عام یہ ٹی وی سیریل ان معصوم دلوں میں زہر گھولتے ہیں، آپ غورکریں کہ اگرآپ ٹی وی میں خبریں بھی دیکھ رہے ہوں، جیسے ہی بریک کا وقت آیا کنڈوم کا اشتہار حمل

معلوم کرنے کا آلہ اور غیر ضروری بالوں کو صاف کرنے والا کریم، خواتین کے خاص دنوں کے استعمال ہونے والا پیڈ دیکھا یا جاتا ہے۔

آج سوشل میڈیا انٹرنیٹ اور فلموں میں عصمت دری کے مناظر دیکھ دیکھ کر بچے بلت کاری نہیں بنیں گے؟ نر بھیا، آصفہ، گیتا، دیویا، سنکرتی کی عصمت لوٹنے والے ایسے ہی لوگ تو تھے اگر ایسے واقعات کی روک تھام کرنا ہے تو میڈیا کی گندگی پر قابو پانا ہوگا، آج اشتہار میں چاہے گاڑی کا ہو یا فرنیچر ہر چیز کی مارکٹنگ میں عورت کی نسوانیت کو استعمال کیا جارہا ہے، معمولی اشتہار کیوں نہ ہو اس میں لڑکیوں کو نچا کران کے نیم برہنہ بدن کی نمائش کر کے فروخت کیا جاتا ہے، عورت کو پیسے کمانے اور لوگوں کو متوجہ کرنے کا ذریعہ کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے، اور میڈیا عوام الناس اور خصوصاً نوجوان نسل کو بے راہ روی فحاشی اور بے حیائی کا عادی بنارہا ہے اور میڈیا انسانوں کو خیالی جنت بنانے اور ایک خاص قسم کے ذہن بنانے کی طرف رواں دواں ہے۔

مرغی اور میڈیا

کیا آپ جانتے ہیں کہ برائیلر مرغ چکن اپنے اندر کس قسم کی بیماریاں لئے ہوئے ہیں، بچوں میں وقت سے پہلے جوان ہونا کمسنی میں مردانہ اور زنانہ صلاحیتوں کے حامل ہونا اس کے علاوہ ہارمون چینج ہونے سے ہم جنس پرستی کے جذبات پیدا ہونا ماہرین اطباء نے چکن کو سگریٹ نوشی سے زیادہ نقصاندہ بتارہے ہیں، ادھر ماں باپ شادیاں نہیں کرتے اولاد بدکاری کرتے نہیں تھکتی؛ کیوں کہ چکن کا وائرس ہمارے اندر گھس چکا ہے، جو لوگ چکن کھاتے ہیں وہ ہر وقت سیکس کے طلب گار ہوتے ہیں، ایک لڑکا جس کی عمر ۲۲/۳۰ سال کی ہو چکی ہے اور اس کی شادی نہیں ہورہی ہے تو وہ فحش فلمیں دیکھے گا، جب حلال کا راستہ بند ہو جاتا ہے تو حرام ہی کی طرف جاتا ہے، ایسا ماحول یورپ میں سنتے تھے۔

ایسا ماحول یورپ میں سنتے تھے

یورپ میں فیملی کا کوئی تصور نہیں ہے، ماں باپ، بہن بھائی، دادا دادی کی کوئی تمیز نہیں

ہے، سب اپنا اپنا کمارہے ہیں اور کھا رہے ہیں ،جنسی ضرورت کے لئے شادی کی ضرورت محسوس نہیں کی جاتی؛ بلکہ جانوروں کی طرح اپنی ہوس مٹاتے ہیں۔

وہاں عورت کی کوئی عزت نہیں ہے،کوئی شوہر نہیں ہے جو کہے بیگم تم گھر میں رہو میں ہر چیز تمہیں لا کر دوں گا، وہاں کوئی بیٹا نہیں ہے جو کہے ماں تم گھر سے نہ نکلو میں ہوں نا، وہاں کوئی بیٹی نہیں ہے جو کہے ماں تم تھک گئی ہو آرام کرو میں کام کروں گی۔

وہاں عورت گھر کے کام خود کرتی ہے اور دفتروں میں دھکے خود کھاتی ہے،کل تک آزادی کے نعرے لگانے والی عورت آج سکون کی ایک سانس کو ترس رہی ہے،کوئی مرد ان کو اپناتا ہے نہ ان کی ذمہ داری اُٹھاتا ہے وہ صرف استعمال کی جاتی ہیں بس۔

مسلمان عورتوں تم کسی ملکہ سے کم نہیں ہو باپ کے سایہ میں لاڈوں سے پلی ہو، بھائی تمہارا محافظ،شوہر تمہارے زندگی بھر کا ساتھی ہے،تمہیں مغربی عورتوں سے عبرت حاصل کرنی چاہئے؛لیکن آج تم خود کو پامال کرنے کے لئے تلی ہوئی ہو :

نہ عشق باادب رہا نہ حسن میں حیا رہی
ہوس کی دُھوم دھام ہے نگر نگر ، گلی گلی

آج مسلم معاشرہ کا المیہ یہ ہے کہ یہاں مغربی تہذیب وثقافت کو اہمیت دی جارہی ہے، ایسی تہذیب پروان چڑھ رہی ہے جہاں عورت کا پردہ کرنا اس کی تذلیل کا باعث بنتا ہے اور جن جن ممالک نے بے پردگی کی یہ روش کو اختیار کیا وہاں غیر شادی شدہ جنسی زیادتی اور عصمت دری کے واقعات،اغوا،قتل اور ایڈس میں مبتلا ہونے کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔

● ● ●

چیاٹنگ اورگپ شپ — آغاز سے انجام تک

ان دنوں سوشل میڈیا کے ذریعہ غیر محرموں سے چیاٹنگ کرنا فوٹوشیئر کرنا ، آن لائن بات چیت کرنا عام ہوگیا ہے، اسمارٹ فون پھرانٹرنیٹ چندسالوں سے بڑی تیزی کے ساتھ ہمارے سماج میں داخل ہوچکا ہے، انٹرنیٹ پر چیاٹنگ کا رواج ایک طرح کا فیشن بن گیا ہے، موبائل کے یا کسی اور ذرائع سے اجنبی مرد واجنبی عورت کے درمیان چیاٹنگ ایک مہلک مرض ہے جولوگ اس مرض میں اُترتے ہیں وہاں سے نکلنا ممکن نہیں ہوتا، چیاٹنگ لڑکوں اورلڑکیوں کو گمراہ کرتا ہے،شریف گھرانے کی لڑکیاں بھی بند کمرہ میں اپنے معاشقہ کو بہ آسانی فروغ دے رہی ہیں۔

چیاٹنگ خاندانی نظام کی تباہی کا ذریعہ بن رہی ہے، مال ودولت کی بربادی جرائم میں اضافہ کا سبب بھی ہے،نوجوان نئی نسل کے اخلاق تباہ ہورہے ہیں، ہنستے گھر اُجڑ رہے ہیں، بیوی اپنے شوہر سے خیانت کررہی ہے اورشوہر اپنی بیوی کو دھوکا دے رہا ہے، جوانی کی عمر جوش سے بھری ہوئی اور ہوش سے خالی ہوتی ہے۔

بعض لڑکیاں چیاٹنگ صرف اس لئے کرتی ہیں کہ ان کے خوابوں کا شہزادہ مل جائے یا کسی نوجوان سے رابطہ ہوجائے جو مالدار ہو پیار کرنے والا ہو، ہیروئن بنا کر گھر لے جائے اس کے لئے آسمان سے تارے توڑلائے ،اس تلاش میں وہ کسی درندہ صفت انسان کے ہوس کا شکار ہوجاتی ہیں۔

چیاٹنگ اورگپ شپ کے بہت سارے وجوہات ہیں ان میں سے ایک وجہ شادی بیاہ میں تاخیر بھی ہے علاوہ ازیں شہوت پرستی ، ایمان کی کمزوری نوجوانوں کی نادانی ،خوابوں کے شہزادے کی تلاش یا سپنوں کی رانی کی تلاش ، بے روزگاری، بُری صحبت ،فرینڈشپ کی ترغیب،

مخلوط نظام تعلیم، مخلوط ملازمت ذرائع ابلاغ کا عام اور گندہ ہوجانا، بے پردگی، عریانی، بازاروں اور پارکوں میں کثرت سے آنا جانا، ماڈرن اور روشن خیالی کی زندگی کو اپنانا، ماں باپ کا بچوں پر غلط اعتماد اور بے جوڑ شادیاں، چیاٹنگ کے شروع کے ایام تھوڑے اچھے ہوتے ہیں، کچھ دنوں بعد یہ دوستی عبرتناک اور تباہ کن انجام پر ختم ہوتی ہے، ایسی داستانیں بہت ہیں، جنھوں نے چیاٹنگ پر گھر سے قدم نکالنے کی غلطی کی پھر ہوس پرستوں کا شکار ہوگئی اور جب گھر والوں کو اطلاع ملی تو یہ خبر گھر والوں پر بجلی بن کر گرتی ہے، ماں پاگل ہوجاتی ہے اور باپ خودکشی پر مجبور ہوتا ہے۔

چند حقیقی واقعات

میرے خاوند کے دوست نے میرا گھر تباہ کردیا، جب میرا خاوند کام پر چلا جاتا تھا تو اس وقت وہ مجھے فون کرتا تھا، کچھ دنوں بعد میرے خاوند کے دل میں شک پیدا ہوگیا، ہماری پُرسکون زندگی میں زہر گھولنے لگا میرے خاوند نے اپنے ایک دوست سے مشورہ کیا کہ میری بیوی شاید کسی سے فون پر باتیں کرتی ہے، آپ اس بارے میں مشورہ دیں کہ میں اس کو اپنی زوجیت میں رکھوں یا طلاق دے دوں؟ اس نے میرے خاوند سے کہا کہ ہم تو بہت دنوں سے جانتے ہیں کہ آپ کی بیوی کے محلہ کے فلاں نوجوان سے ناجائز مراسم ہیں، یہ نوجوان کوئی اور نہیں میرے خاوند کا دوست تھا اور حقیقت میں گھر تباہ ہوگیا۔

میری سہیلی میری طلاق کا سبب بن گئی

میری سہیلی مجھ سے میرے خاوند کے بارے میں اکثر سوال کرتی تھی میں نے اپنے پرائیویٹ معاملات بھی اس کو سنا ڈالے تھے، اس نے میرے خاوند کا نمبر حاصل کیا، جب میں سوتی ہوئی ہوتی یا میکے گئی ہوتی تو میرے خاوند سے گھنٹوں باتیں کرتی، آہستہ آہستہ میری موجودگی میں بھی اس نے فون کرنا شروع کردیا، میں نے خفیہ طور پر نگرانی شروع کردی، میں نے ایک نیا ٹیلیفون سیٹ خریدا اسے اپنے کمرہ میں رکھنے کے بعد اس کو گھر کے فون سے منسلک

کردیا، جب فون آیا تو میرے پاؤں کے نیچے سے زمین نکلنے لگی، ٹیلی فون لائن پر میری سہیلی ہی تھی جس کو میں اپنا خاص دوست سمجھتی تھی، میرا خاوند میری سہیلی کو کہہ رہا تھا کہ عنقریب وہ مجھے طلاق دے دے گا اور میری سہیلی سے شادی کرے گا، مگر میں خاموش رہی کہ میں نے خود اپنے پیروں پر کلہاڑی ماری ہے :

کہاں تک سنوگے کہاں تک سناؤں
ہزاروں ہی قصے ہیں کیا کیا بتاؤں

چیاٹنگ کرتے کرتے عزت کی بربادی

موبائل پر چیاٹنگ کرتے کرتے ایک دن عاشق کے ساتھ بھاگ گئی، تین ماہ ہو گئے اس کا کوئی اتہ پتہ نہیں ہے، کہاں کہاں خاندان کی عزت کی دھجیاں اڑا رہی ہوں گی، اس سے بہتر ہوتا کہ بچپن میں مرجاتی تو ہمیں غم نہ تھا، اب ہاتھ آئیں تو دونوں کو ذبح کرکے ان کا قیمہ کردیں گے، (ایک والد کی سرگزشت)۔

چار بچوں کی ماں چیاٹنگ کرتے کرتے ایک لڑکے کے ساتھ بھاگ گئی دو مہینے کے دُودھ پیتے بچہ کو چھوڑ کر ماں بھاگ گئی (العیاذ باللہ) موبائل فون پر چیاٹنگ اور گپ شپ کرنے والو یہ جان لو کہ اللہ کے فرشتے تمہارا ایک ایک لفظ ریکارڈ کررہے ہیں۔

آشنا کے خاطر باپ کا قتل

اخبار کی رپورٹ کے مطابق یہ کسی بڑے شہر کا واقعہ ہے کہ لڑکی نے اپنے آشنا کے خاطر اپنے باپ کو گولی مار کر ہمیشہ کی نیند سلادیا، لڑکیاں اپنی من پسند شادی یا اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے باپ بھائی شوہر کے قتل پر آمادہ ہورہی ہیں؛ بلکہ جو بھی رُکاوٹ سامنے آتی ہے اسے دُور کرنے کے لئے اپنی عزتیں نیلام کرکے دنیا وآخرت کو تباہ کررہی ہیں، موبائل فون کے ذریعہ آشنائی اور بے غیرتی کے ہزاروں واقعات ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے عورت کو آواز میں نرمی اور لوچ پیدا کرکے گفتگو کرنے سے منع فرمایا ہے،

ارشاد ہے: ''فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ'' (احزاب: ۳۲) پس وہ آواز میں نرمی پیدا نہ کریں جس کے دل میں بیماری وہ لالچ کرے گا، اسلام نے بلا جہ عورتوں کا مردوں سے گفتگو کرنا پسند نہیں کیا، صرف شدید ضرورت کے وقت اس شرط پر اجازت دی ہے کہ لہجہ سخت رکھیں، جن سے بات کرنے والے مرد کے دل میں کسی قسم کے گندے جذبات برانگیختہ نہ ہوں۔

بوائے فرینڈ کا انجام

دبئی ۲۲ رنومبر (یواین آئی) شادی سے انکار کرنے پر ایک خوف ناک واقعہ سامنے آیا، متحدہ عرب امارات میں ایک خاتون نے اپنے بوائے فرینڈ کو قتل کرکے اس کی نعش کو ٹکڑے کئے، پھر انھیں چاول اور گوشت بننے والے ایک روایتی عرب پکوان میں پکا کر ورکرز کو کھلا دیا، یہ خوفناک خبر یو اے ای کے روزنامہ دی نیشنل میں سامنے آئی، اس خاتون نے اپنے محبوب کو اس وقت قتل کیا جب اس نے کسی اور خاتون سے شادی کرنے کے فیصلہ سے آگاہ کیا، ملزمہ نے قتل کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ وہ بے وفائی پر بوائے فرینڈ سے انتقام لینا چاہتی تھی، جس کی مالی معاونت وہ سات سال سے کررہی تھی، یہ ایک واقعہ نہیں، ایسے سینکڑوں واقعات ہیں، جن کا انجام عبرناک ہے، نصیحت حاصل کرنے کے لئے ایک واقعہ ہی کافی ہے اور یہی اسمارٹ فون کے مہلک اثرات ہیں۔

ہمیں کیا ہوگیا کہ ہم ذلت اور پستی کے گڑھے میں دھنستے چلے جارہے ہیں، ہم نے مغربی تہذیب کو اپنالیا ہے، افسوس جس کی وجہ سے ہم اس گناہوں کے بڑھتے ہوئے سیلاب میں ڈوب گئے ہیں اور ہمیں اس بات کا ہوش تک نہیں رہا، آج مسلم نوجوان ہر وہ کام کرتے نظر آرہے ہیں جس کی اسلام نے ممانعت کی ہے، چاہے وہ شراب یا جوا کا معاملہ ہو یا انٹرنیٹ کا غلط استعمال ہو یا سوشل میڈیا کا، آج کسی بھی جرم میں پہلے مسلمانوں کا نام آجاتا ہے۔

● ● ●

سوشل میڈیا کامثبت سے زیادہ منفی استعمال

ٹکنالوجی کی ترقی نے ہماری دنیابدل ڈالی ہے،سوشل نٹ ورکنگ سائٹ دنیا بھر کے معلومات حاصل کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے،آج سوشل میڈیا ہماری زندگی میں اتنی زیادہ جگہ بنائی ہے کہ اس کے بغیر رہنے کا تصورنہیں کر سکتے ہیں،سوشل میڈیا کے بغیر ہماری زندگی کیسی ہوگی آپ خودسمجھ سکتے ہیں۔

لوگ ضروریات زندگی کوتو بھول سکتے ہیں،مگرسوشل میڈیا پر چل رہے پروگرام کونہیں بھول سکتے،سوشل میڈیا ہماری ضرورتوں کو پورا کرنے کے علاوہ تفریح کا سامان بھی بن چکا ہے اورآج کا نوجوان اس سے ایک پل بھی دُور رہنا نہیں چاہتا،یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ آج کے نوجوان کواس کی لت پڑگئی ہے،ہرروز تین سے چار گھنٹے سوشل میڈیا پر رہتے ہیں جن لوگوں کوسوشل میڈیا کی ضرورت نہیں ہے وہ بھی سوشل میڈیا پر رہتے ہیں۔

سوشل میڈیا نئی نسل کی دھجیاں اُڑ رہاہے،سوشل میڈیا اکثر وہی نوجوان زیادہ استعمال کرتے ہیں جن کو پتہ ہی نہیں ہوتا مجھے کیا کرنا ہے،انھیں سبھی چیزیں کام کی لگتی ہیں،مسلسل دیکھتے جانا اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے پاس کوئی اورکام نہیں ہے۔

یہ بہت زیادہ اہم مسئلہ ہے کہ اس کوسوچ سمجھ کرصرف ضرورت کے وقت ہی استعمال کرنا چاہئے،غیرضروری سوشل میڈیا کے استعمال کرنے میں بہت ساری خرابیاں اور برائیاں جنم لے رہی ہیں،جسمانی سکون ختم ہورہاہے،اورجسمانی کئی امراض میں نوجوان مبتلا ہورہے ہیں۔

فیس بک، واٹس ایپ، انسٹا گرام ہمارے دماغ میں ایسا سما گئے ہیں کہ اگر کچھ دن فیس بک اور واٹس ایپ سے ہمارا رابطہ کاٹ دیا جائے تو دل میں ایک قسم کی بے چینی پیدا ہوجاتی ہے۔

سوشل میڈیا کی لت

گٹکے اور سگریٹ کی لت سے کینسر ہوتا ہے، اگر کینسر نہ بھی ہو تو سوشل زندگی خراب ہوجاتی ہے، جو لوگ سوشل میڈیا زیادہ استعمال کرتے ہیں، ان کو کتابیں پڑھنے کی رغبت ختم ہوجاتی ہے، سوشل میڈیا کے استعمال سے نجی زندگی میں دوریاں بڑھ رہی ہیں لوگ سوشل میڈیا میں مست رہ کر اپنے اڑوس پڑوسیوں سے بات تک نہیں کرتے۔

سوشل میڈیا کے غلط استعمال سے چین میں واٹس ایپ اور فیس بک پر پابندی لگادی گئی تھی، دوسرے ممالک میں بھی اس کے تعلق سے سخت قانون بنائے جارہے ہیں، انڈونیشیاء میں نماز کے وقت آدھا گھنٹہ انٹرنیٹ بند کر دیا جاتا ہے، جموکشمیر میں امن و امان کے خاطر انٹرنیٹ پر پابندی لگادی گئی تھی، سوشل میڈیا کے زیادہ استعمال سے قوت برداشت کے ساتھ یادداشت پر بھی برا اثر پڑھتا ہے انھیں اہم اہم چیزیں بھی یادنہیں رہتی اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ لوگ ہمیشہ آن لائن رہتے ہیں، ٹیلی گرام، فیس بک، واٹس ایپ، ایمو، وائبر، ٹویٹر، ٹک ٹاک، لائک کمنٹ گیلری وائی فائی نوٹیفکیشن گیم کیا کیا بہانے ہوتے ہیں، موبائل چھونے کے بار بار موبائل دیکھنے سے یادداشت کمزور ہوجاتی ہے، سوشل میڈیا دھیرے دھیرے رگوں کو غیر ذمہ دار بناتا جارہا ہے، پولیس والے، ٹیچر، بینک، ریلوے کے ملازم اس کے علاوہ دیگر نوکری والے ملازم اپنے آفس میں ڈیوٹی کرنے کی جگہ فیس بک، واٹس ایپ استعمال کرنے میں مست رہتے ہیں۔

سوشل میڈیا کے ذریعہ کچھ لوگ غلط افواہیں پھیلا رہے ہیں، فالتو کی ویڈیوز، جھوٹی تصویریں ایڈٹ کر کے طرح طرح کے مسائل پیدا کر رہے ہیں، کسی بے گناہ کو گناہ گار سمجھ کر اسے پیٹ پیٹ کر ہلاک کر یا جارہا ہے، اسمارٹ فون اور سوشل میڈیا کی وجہ سے کئی حادثے بھی ہو چکے ہیں؛ کیوں کہ ہم کو سڑک پر بھی واٹس ایپ، فیس بک چلانا ہے، کار آئے، بس آئے، ٹرین آئے ہمیں پتہ ہی نہیں چلتا اس کے اوپر کان میں ایئر فون بھی لٹکا ہوا ہوتا ہے، جس سے

حادثات میں اضافہ ہو رہا ہے، مشہور سائنس داں اے پی جے عبدالکلام کہتے تھے کہ اگر ہم اپنا مستقبل نہیں بدلتے ، مگر ہم اپنی عادتیں تو بدل سکتے ہیں اور ہماری بدلی ہوئی عادتیں ہی ہمارا مستقبل بن جائے گی، جو کام ہم بار بار کرتے ہیں وہ ہماری عادت بن جاتی ہیں۔

فیس بک انسٹا گرام پر جو دیکھا یا جاتا ہے وہ مصنوعی اور ملاوٹی ہوتا ہے، حقیقت یہ ہے کہ وہ روزمرہ کی زندگی میں ایسا نہیں ہوتا ، سوشل میڈیا میں جو پوسٹ دیکھائی جاتی ہیں ان میں سے ایک یا دو کام کی ہوتی ہیں باقی سب بے کار ، سوشل میڈیا پر ہونا کوئی برائی نہیں ہے ، ہمارے بزرگوں نے بھی آزادی کے وقت اخبار نکالے ، ویڈیو چلائے اور سوشل میڈیا کا استعمال کیا ہے، آپ خود دیکھ لیں کہ سوشل میڈیا آپ کو نفع پہنچا رہا ہے یا نقصان آپ کا وقت برباد کر رہا ہے، آپ کے دماغ کو سمجھانا ہوگا کہ سوشل میڈیا ضرورت کے وقت ہی استعمال کرنے کی چیز ہے اور میں سوشل میڈیا کے بغیر بھی رہ سکتا ہوں۔

انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا ایک طرف غیر اسلامی افکار کا ذریعہ بن رہے ہیں تو دوسری طرف اس کے ذریعہ پیغام ہدایت پہنچانے کا ایک اہم پلیٹ فارم بھی ہے، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کو اگر خیر کا ذریعہ سمجھ کر استعمال کیا جائے تو انسان بہت کچھ حاصل کر سکتا ہے، یہ انسان کے اپنے اختیار میں ہے۔

● ● ●

سیلفی یا موت سے جنگ

سیلفی سے مراد کسی بھی شخص کی ایسی تصویر جو وہ خود لیتا ہے، یہ تصویر عام طور پر اسمارٹ فون یا ویب کیمرہ کے ذریعہ سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے کی غرض سے بنائی جاتی ہے، 2012ء کے ایک سروے کے مطابق اسٹریلیا کی 18 سے 35 سال کی عمر کی دوتہائی خواتین سیلفیاں لیتی ہیں، جن کا مقصد عام طور پر فیس بک پر پوسٹ کرنا ہوتا ہے۔

سیلفی اب ایک شخص کی تصویر نہیں رہی؛ بلکہ گروپ سیلفیاں بھی معروف ہیں، عوام الناس کے ساتھ ہندوستان کے وزیر اعظم نریندر مودی بھی سیلفیاں لینے کا ذوق رکھتے ہیں، نوجوان بلال بھٹو، زرداری بھی بارہا جلسوں میں سیلفیاں لیتے دیکھے گئے۔

خاص طور پر نوجوانوں میں سیلفیاں لینے کا محبوب ترین مشغلہ بن گیا ہے، بعض دفعہ یہ شوق جان لیوا ہونے کے ساتھ خطرات میں بھی ڈال سکتا ہے، جولائی 2014ء میں فلپائن کی ایک چودہ سالہ لڑکی اپنے دوست کے ساتھ ایک بلند زینہ پر سیلفی لیتے ہوئے گر پڑی اور جان کی بازی ہار گئی، اور بہت سے افراد جنھوں نے اپنی بہترین سیلفی لینے کی گھنٹوں کوشش کی مگر مطلوبہ معیار کی سیلفی نہ بنا سکے جس کی وجہ سے انھوں نے تنگ آکر خودکشی کی کوشش کی نفسیاتی معالج کا کہنا ہے کہ ضرورت سے زیادہ سیلفیاں ایک پیچیدہ مسئلہ ہے۔

تین نوجوان گھر سے نکلے تینوں کے ہاتھ میں نئے موبائل تھے، آج نئے انداز سے سیلفی بنانے کا پروگرام تھا، اسکول کے راستہ میں ٹرین کی پٹری تھی دُور سے ٹرین آتی نظر آئی ان میں سے ایک دوست نے کہا چلو یار ٹرین کے سامنے کی سیلفی لیتے ہیں، تینوں ہاتھوں میں موبائل لئے سیلفی بنانے انداز میں ٹرین کی پٹری پر کھڑے ہوگئے، ابھی ایکشن بنا رہے تھے کہ ٹرین سر پر آئی اور تینوں سیلفی لیتے نوجوان اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

اور ایک نوجوان چڑیا گھر میں شیر کے پنجرہ کے سامنے جا کر سیلفی لینے کے لئے پہنچ گیا موبائل ہاتھ میں ہی تھا کہ شیر نے دبوچ لیا کبھی کبھار ضرورت کے وقت سیلفی لینے میں کوئی ہرج نہیں، خطرہ اس وقت ہوتا ہے جب نوجوان لڑکا یا لڑکی سیلفی کی عادت بنا کر سیلفی کے چکر میں اپنی جان اور اپنا وقت دونوں ضائع کررہے ہوتے ہیں اور غیر محسوس طریقے سے نفسیاتی اور ذہنی بیماریوں کا باعث بنتی جارہی ہیں، نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ اللہ پر پورا یقین رکھیں، ذہنی سکون اور اُخری نجات کے لئے اللہ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی نہیں، یہ ذہن میں رکھیں کہ اللہ آپ کو دیکھ رہا ہے۔

اپنے باطن کی سیلفی بھی لیتے رہئے

انسان کی اصل قدر و قیمت اس کی ظاہری شکل وصورت سے نہیں بلکہ اس کے باطن سے ہوتی ہے، باطن کی صفائی میں اصل خوبصورتی ہے، ہم اپنے باطن کی سیلفی بھی لیتے رہیں تو معلوم ہوگا کہ ہمارا دل گناہوں کی سیاہی سے کتنا داغدار ہو چکا ہے۔

جھوٹ بولنا جھوٹی قسم کھانا، دوسروں کا مذاق اُڑانا، طعنہ وطنز وتکبر، چوری وغصب، سود خوری، جنسی بدکاری بدگمانی، گانا بجانا فحش فلمیں دیکھنا یہ ساری چیزیں باطن کی سلفی میں دیکھائی دیں گی، اس کی اصلاح کی کوشش کریں، اللہ سے مدد مانگتے رہیں، اللہ ضرور مدد کرے گا اور انشاء اللہ ہمارے نوجوان جانو لیوا سیلفی سے بھی بچ جائیں گے، بڑے سے بڑے گناہ کرنے کے بعد ہم سکون کی نیند سوجاتے ہیں، اپنی فکر کریں کہ ہمیں اللہ رب العزت کے سامنے پیش ہونا ہے۔

حرمین شریفین میں سیلفیاں

سب سے بڑا جھوٹا وہ ہے جو بیت اللہ میں جا کر اس طرح کا کام کررہا ہوتا ہے کہ ایک ہاتھ میں موبائل اور دوسرے ہاتھ سے سیلفی، دُعا کر رہا ہوتا ہے یہ جھوٹا دُعائیں نہیں کر رہا ہے صرف سیلفی فوٹو اُتارتا ہوتا ہے۔

ایک شخص نے کبھی نماز نہیں پڑھی مگر وہ لوگوں کو بتانے کے لئے سیلفی لیتا ہے، پہلے لوگ کسی کے گھر جاتے تو گھر والے بتاتے کہ میں نے یہ علم پڑھا ہے یہ میں نے ڈگری لی ہے، یہ میں نے ڈپلومہ کیا ہے، اب لوگ کسی کے گھر جائیں تو وہ البم نکال کر دیکھا تا ہے کہ میں اس کے ساتھ بیٹھا تھا، فلاں ہیرو کے ساتھ فوٹو لی ہے اور فلاں فلاں کے ساتھ کھانا کھایا اور فوٹو لی اور واٹس ایپ، فیس بک پر ڈال دیا جاتا ہے۔

کتنے لوگ بیت اللہ کے سامنے کھڑے ہیں اور وہ دوسروں سے یہ کہتے ہیں کہ پکچر اُتارنا ہاتھ اُٹھا کر دُعا کے لئے ہلا رہے ہوتے ہیں، جھوٹے ہیں دُعا نہیں کر رہے ہیں صرف پکچر اُتارنے کے لئے یہ ڈرامہ ہے، حرم شریف میں طواف کرتے ہوئے سیلفی، صفا و مرہ میں سیلفی، شیطان کو کنکر مارتے ہوئے سیلفی اللہ اکبر۔

حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی ایک مرتبہ ختم بخاری شریف کے موقع پر شروع میں ہی یہ کہہ کر کیمرہ بند کروادیا کہ یہ مبارک مجلس کے شایانِ شان نہیں ہے۔

داڑھی بھی سیلفیاں بھی عجب دور آگیا ہے
کیسے کہوں کہ حکم شریعت پر زور ہے

نعش کے ساتھ سیلفی، انسانیت سوز حرکت

سیلفی لینے کے لئے بعض حضرات انسانیت کو بھی بھول جاتے ہیں، نوجوان یہ نہیں دیکھتے کہ سیلفی لیتے وقت صورت حال موزوں ہے بھی یا نہیں؛ بلکہ جھٹ سے موبائل نکال کر بغیر کسی ہچکچاہٹ کے سیلفی شروع کر دیتے ہیں۔

موبائل تو فتنہ ہے ہی مزید برآں موبائل میں فرنٹ کیمرہ جب سے لگا ہے تب سے سیلفیاں بڑے ذوق اور شوق سے لے رہے ہیں، خود اپنی سیلفی کے ساتھ ساتھ اپنے گھر والوں کی سیلفیاں بنا بنا کر اسے فیس بک پر اپ لوڈ کر رہے ہیں تعجب ہے، وہ خواتین جنھوں نے اپنی ساری زندگی پردہ میں گزار دی، اب پوتوں اور نواسوں نے ان کو بے پردہ کر دیا۔

● ● ●

ٹک ٹاک — فحاشی اور عریانیت کا نیا بازار

انٹرنیٹ، موبائل کا استعمال عروج پر ہے، نئی نسل کے اخلاقی تباہی کے سامان کیا کم تھے کہ ایک اور شیطانی ایپلی کیشن ٹک ٹاک کے نام سے نئی نسل میں مشہور اور مقبول ہوا ہے، جس میں اپنے ایمان کی حفاظت کرنا ایسا ہی ہے، جیسے جنگلی کتوں کے جھنڈ میں پھنسے ہوئے شکار کو بچانا۔

پہلے پیشہ ور فاحشہ عورتیں ہی مجرا کرتی تھیں اور ان کا یہ پروگرام دیکھنے کے لئے پیسے بھی خرچ کرنا پڑتا تھا اور اب دنیائے یہود کے اس تحفہ نے اچھے گھرانوں کی معزز خواتین کا مجرا مفت دیکھنے کو مل جاتا ہے، ٹک ٹاک استعمال کرنے والے 80 فیصد نوجوان ہمارے ہیں، اور 20 فیصد دنیا کی دوسری قوم۔

سلطان صلاح الدین ایوبیؒ نے کہا تھا کہ اگر کسی قوم کو بغیر جنگ کے شکست دینا ہو یا قوم کا نام ونشان مٹانا ہو تو اس قوم کے نوجوانوں میں فحاشی، بے حیائی، بدکاری اور ذہنی عیاشی پھیلا دو قوم کا خود بخود نام ونشان مٹ جائے گا، ایک زمانہ وہ تھا جب مائیں وضو کر کے بچے کو دُودھ پلاتی تھیں اور بچے ان ماؤں کے حصار میں رہتے تھے، افسوس کے آج مائیں بھی ٹک ٹاک میں پھنسی ہوئی ہیں تو بچے مصیبت کے وقت کس کے حصار میں رہیں گے۔

ٹک ٹاک کی یہ ایپ پندر سکنڈ کی ہوتی ہے، دنیا بھر میں پانچ سوملین اس کے یوزر ہیں، اس ایپ پر کوئی ڈانس کر سکتا ہے، کسی کا بھی مذاق اُڑایا جا سکتا ہے، یہ ایپ کو لانچ کرنے کا اصل مقصد نوجوانوں کو ٹارگیٹ کرنا ہے یہ ایپ کا مقصد یہ ہے کہ دنیا کو مست رکھنا، فلموں اور ڈراموں کے ذریعہ مدہوش کرنا کھیلوں اور تفریح کے نام پر ان کا قیمتی وقت برباد کرنا ہے، بلا تفریق مذہب وملت معصوم چھوٹے چھوٹے بچے بھی اس میں پھنسے ہوئے ہیں، شہرت حاصل

کرنے کے خاطر ویڈیو بناتے ہوئے کئی نوجوان جان سے چلے گئے، ٹک ٹاک دور حاضر کا یہ ایک بڑا فتنہ ہے۔

ملت کو اس فتنے سے بچانے اور آخرت کی فکر پیدا کرنے کی اشد ضرورت ہے؛ تاکہ معاشرہ جو تیزی سے بے حیائی اور بے شرمی، بے ہودگی کی راہ پر چل پڑا ہے، اس سے بچایا جاسکے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۔ (آل عمران:۱۱۰)

تم بہترین اُمت ہو لوگوں کو نفع رسانی کے لئے نکالی گئی ہے، نیکی کا حکم کرتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

اور حدیث میں ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ مبادا تم دُعا مانگو تمہاری دُعا قبول نہ کی جائے اور توبہ رد کردی جائے۔ (مسند احمد)

ایک دور تھا جب امیر لوگ پیسوں کی طاقت سے غریب کی بیٹیوں کو نچواتے تھے، آج انھیں کی بیٹیاں ٹک ٹاک پر ناچ کر اپنے باپ دادا کا قرض چکا رہے ہیں۔ (منقول)

ٹک ٹاک ہمارے مہذب معاشرہ کے لئے ناسور ثابت ہو رہا ہے، اس ایپ پر نوجوان لڑکے اور لڑکیاں بیہودہ اور واہیات ویڈیو بنانے میں اپنی حیا و عزت تک کی پرواہ نہیں کر رہے ہیں، لڑکیاں بے پردہ ہو رہی ہیں، ٹک ٹاک پر تھرکنے والے اس فتنے سے خود کو بچانے کی فکر کریں اور اپنی دنیا و آخرت کو برباد ہونے سے بچائیں، اس کی ذمہ داری والدین پر عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کی ذہن سازی کریں اور ہمارے علماء و اکابرین بھی اس جانب توجہ دیں اور آخرت کی فکریں دلوائیں جو کہ وقت کی اشد ضرورت ہے۔

● ● ●

واٹس ایپ استعمال کریں مگر

سائنسی ترقی نے دنیا کو ایک نئی جہت عطا کی ہے، جس سے انسانوں کی زندگی یکسر بدل گئی ہے، موبائل فون نے پوری دنیا کو اپنے مٹھی میں کرلیا ہے، ٹیلی ویژن کے ذریعہ اپنی آنکھوں سے دنیا کے کسی بھی خطہ کا نظارہ کیا جاسکتا ہے، اس طرح انگلیوں کی حرکت کے ذریعہ سکنڈوں میں دنیا میں بیٹھے ہوئے لاکھوں کروڑوں لوگوں تک پہنچا جاسکتا ہے۔

قدیم زمانے میں قاصدوں کے ذریعہ خطوط پہونچائے جاتے تھے، مگر آج جدید ٹکنالوجی کا سہارا لے کر چند لمحات میں اپنی بات دوسروں تک پہنچائی جاسکتی ہے، اس وقت انٹرنیٹ پوری دنیا کا نورنظر بن چکا ہے، پوری دنیا میں دو ارب سے زائد لوگ فیس بک اور واٹس ایپ کا استعمال کررہے ہیں، جس کے ذریعہ میسیج فوٹو اور ویڈیو ایک لمحہ میں ہزاروں لوگوں کے پاس بھیجے جاسکتے ہیں۔

واٹس ایپ کے جہاں بے شمار فائدے ہیں، وہیں اس کے بے شمار نقصانات بھی ہیں اس وقت اکثر لوگ میسیج، واٹس ایپ پر بلاتحقیق دوسروں تک پہنچاتے رہے ہیں، اس کے صحیح یا غلط ہونے کی کوئی فکر نہیں کرتا، واٹس ایپ کے ذریعہ جہاں سیاسی سماجی اور ملکی حالات بلاتحقیق وتصدیق کے پہنچائے جارہے ہیں، وہیں پر دینی اور مذہبی باتوں کو پھیلانے کا ایک سلسلہ چل پڑا ہے، رسول اللہ ﷺ نے سنی سنائی باتوں پر یقین کرنے اور اسے دوسروں تک پھیلانے سے سخت منع فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''آدمی کو جھوٹا ہونے کے لئے یہ بات کافی ہے کہ ہر سنی سنائی بات کو آگے بیان کردے''۔ (مسلم)

واٹس ایپ پر جو لوگ احادیث بھیجتے ہیں ان کی ذمہ داری ہے کہ پہلے وہ خوب تحقیق کرلیں، واٹس ایپ کی باتوں پر فوری یقین نہ کریں، جھوٹ سچ سے زیادہ جلدی پھیلتا ہے۔

بلا تحقیق کے کوئی بات نہ پھیلائیں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اے ایمان والوں جب تمہارے پاس کوئی غیر ذمہ دار آدمی کوئی خبر لے کر آئے تو اس کو اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم ناسمجھی میں کسی قوم کو نقصان پہنچا دو اور پھر اپنے کئے پر شرمندہ ہوتے پھرے۔ (الحجرات:٦)

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں ہر طرح کی خبروں کو بلا تحقیق پھیلانے اور عام کرنے سے روکا ہے، غور کریں کیا ہم آج اس آیت کی خلاف ورزی تو نہیں کر رہے ہیں، دن بھر ہر طرح کی بے اصل اور بے بنیاد باتیں ایک دوسرے کو Send کرتے رہتے ہیں اور واٹس ایپ مسلسل استعمال کرنے والے اس قسم کے لت میں مبتلا ہیں، اس سے بدگمانیاں اور غلط فہمیاں پیدا ہو رہے ہیں۔

واٹس ایپ کی اس وسیع دنیا میں جہاں آپ کو کچھ کام کی باتیں ملیں گی، وہیں آپ کو مختلف قسم کے خرافات کا بھی سامنا کرنا پڑے گا، یہاں کوئی بلی نماز پڑھتی ہوئی نظر آئے گی، کوئی پرندہ سجدہ کرتا ہوا دیکھائی دے گا، کبھی خانہ کعبہ کے اوپر ایک فرشتہ نمودار ہوگا جو بیت اللہ میں کسی کو دیکھائی نہ دے گا، مگر فیس بکی مسلمانوں کو نظر آئے گا اور یہ سب اندھا دھند سبحان اللہ، سبحان اللہ کہہ رہے ہوں گے اور آگے سینڈ کرتے رہتے ہیں۔

کبھی کوئی بدھوں کے عظیم رہنما دلائی لامہ حضور پاک ﷺ کی عظمت کا اعتراف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسلام امن کا دین ہے تو ہم اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس ویڈیو کو اتنا شیئر کرو کہ مسلمانوں کو اس بات کا یقین ہو جائے۔

کیا ہمارے عقیدے اس قدر کمزور ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کی ذات اقدس کی گواہی ان غیر مسلموں سے لینی پڑے گی، بعض پوسٹ کے نیچے لکھا ہوتا ہے کہ اگر اس کو شیئر نہ کیا تو دائرہ اسلام سے خارج ہو جائیں گے اور اگر ماشاء اللہ اور سبحان اللہ نہ کہا گیا تو آپ دنیا کے سب سے بڑے کنجوس کہلائے جائیں گے۔

مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ دین کے نام ہر کوئی بھی میسیج ہو اسے ضرور فارورڈ کرتے ہیں

چاہے وہ بدعت اور خرافات پر ہی کیوں نہ ہو؛ حالاں کہ دین وشریعت کے باتوں کو مکمل طور پر صحیح ہونے کی جب تک تصدیق نہ ہو اسے شیئر نہیں کرنا چاہئے، ایسا کرنا گناہ عظیم ہے۔

حضرت مولانا مفتی سعید احمد پالن پوریؒ (سابق شیخ الحدیث: دارالعلوم دیوبند) فرماتے ہیں :

> انٹرنیٹ اور واٹس ایپ اپنی بنیادی وضع میں یہ چیزیں مفید ہیں دینی و دنیوی معلومات، تبلیغ اسلام اور اصلاح معاشرہ کا اچھا ذریعہ بھی ہوسکتے ہیں؛ کیوں کہ اس کے ذریعہ پوری دنیا میں پیغام پہنچایا جاسکتا ہے، یہ استعمال کرنے والے پر منحصر ہے کہ وہ اس سے خیر کا اکتساب کرتا ہے یا شر کا۔ (از: ماہنامہ دارالعلوم دیوبند)

لیکن دورِ حاضر کی فحاشی اور عریانیت بھرے ماحول کی وجہ سے اس کا صحیح استعمال کم ہے اور غلط استعمال زیادہ ہے، ہر خاص وعام واٹس ایپ کا اسیر نظر آرہا ہے، اسکول اور کالج کے علاوہ مدارس اسلامیہ کے طلبہ واساتذہ بھی محفوظ نہیں ہیں، ہماری راتیں واٹس ایپ پر گذر رہی ہیں، ہمیں بالکل احساس نہیں رہا کہ یہ چیزیں تباہی کی طرف لے جارہی ہیں اور گناہوں کا بوجھ ہمارے سر لا د رہی ہیں، کیا مرد کیا عورت، کیا بوڑھے کیا جوان، شہری ہو کہ دیہاتی ہر وقت ہاتھ میں اسمارٹ فون اور اس میں واٹس ایپ، فیس بک، یوٹیوب سے اپنی دلچسپی سے لطف اندوز ہورہے ہیں۔

فیس بک کے ذریعہ تمام صارفین ایک دوسرے سے دوستی کرنے کے لئے آزاد ہیں، بعض مرتبہ یہ دوستی اغوا، بلیک میلنگ پر ختم ہوتی ہے، فیس بک اور واٹس ایپ استعمال کرنے والوں سے معذرت کے ساتھ میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ اس کا استعمال جائز نہیں ہے، آپ واٹس ایپ ضرور استعمال کریں مگر حدود شرعیہ میں رہ کر، غیر شرعی اور گناہ کی چیزیں جیسے ناچ گانے، پیار ومحبت بھرے میسیج سے بچنا از حد ضروری ہے۔

● ● ●

کچھ موبائل میسنجرس کے متعلق

ٹکنالوجی کے میدان میں ہر روز نت نئے ایجادات ہو رہے ہیں، انسان نے ان ایجادات کو قبول کرلیا مگر ساتھ ہی بے شمار پیچیدگیاں اور گھریلوں مسائل میں جکڑا ہوا ہے، اس ترقی یافتہ دور میں میسیج SMS اپنے جذبات واحساسات اظہار مافی الضمیر کا سستا اور آسان تیز ترین ذریعہ ہے، SMS لوگوں سے رابطہ کرنے میں مدد کرتا ہے، رشتہ داروں اور دوستوں کو جوڑے رکھتا ہے، موبائل کے ذریعہ SMS کے علاوہ چیاٹنگ بھی کر سکتے ہیں، آن لائن خرید وفروخت کر سکتے ہیں، بہت سارے کام موبائل فون کے ذریعہ لئے جاسکتے ہیں جو ہم پہلے نہیں کر سکتے تھے۔

بچوں سے لے کر بوڑھوں تک مرد سے لے کر عورتوں تک ہر عمر کے لوگ میسیج بھیجتے اور وصول کرتے ہیں، یاد رکھئے Inbox کے دوستیاں پہلے کمنٹ میں بات ہوتی ہے، پھر میسیج اسٹاٹ ہوتے ہیں ایک دوسرے کو دیکھنے کی چاہ بڑھ جاتی ہے، پھر تصاویر کا تبادلہ ہوتا ہے اور اس کے بعد بہت کچھ، جذبات میں غلط فیصلہ بھی کر دیتے ہیں، اب ذرا اندازہ لگایئے کہ بظاہر Inbox سے شروع ہونے والی دوستی شیطان کس طرح بہلا پھسلا کر گناہ کی طرف لے جاتا ہے، پتہ ہی نہیں چلتا، SMS، فیس بک، واٹس ایپ پر نہ جانے کتنی بھولی بھالی لڑکیوں کی عزت فروشی کا سودا کیا جاتا ہے، اس طرح کتنے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ذلت ورُسوا کن انجام تک پہنچ جاتے ہیں۔

آج عشقیہ SMS نوجوانوں کا محبوب مشغلہ بن گیا ہے، اجنبی عورتوں سے عشقیہ باتیں کرنا یا ان کو میسیج بھیجنا انتہائی غلط کام ہے، آج جس نوجوان کو دیکھو فون کالز میسیج پڑھنے اور لکھنے میں مشغول دیکھائی دیتا ہے، بعض دفعہ غیر مسلموں کے ذریعہ میسیج کا جال پھینکا جاتا ہے،

اگر ایک جگہ نشان چوک جائے تو دوسری جگہ آزمایا جاتا ہے،غریب گھرانوں کی لڑکیاں جو موبائل نہیں لے سکتے،اوباش قسم کے لوگ موبائل ان کو تحفہ میں دے دیتے ہیں،موبائل فون پر دوستی شروع ہوجاتی ہے اور پھر راستوں پر گاڑیوں میں پارکوں میں یا اپنے گھر میں تنہائی میں بیٹھ کر گھنٹوں باتیں چلتی رہتی ہیں۔

اگر ماں باپ، بہن بھائی ہوتو بستر کے اندر دھیمی آواز میں گفتگو جاری رہتی ہے، موبائل وائبریٹ پر سیٹ کئے جاتے ہیں، اس طرح موبائل چند فائدوں کے ساتھ معاشرہ اور قوم کے لئے فتنوں اور فساد کی جڑ اور نوجوانوں کے لئے تو زہر قاتل ہے،SMS کے ذریعہ رابطہ بہت اچھی چیز ہے،اس کے ذریعہ صلہ رحمی گھریلو حالات سے آگاہی،دوستوں سے روابط مظلوموں کی دادرسی، مبارکبادی، مریضوں سے متعلق استفسار،تعزیت، کاروباری رابط ایمرجنسی میں مدد کا حصول وغیرہ،مگر آج اس کا استعمال غلط ہورہا ہے۔

موبائل سے جھوٹ

موبائل فون کے میسیج جہاں بے شمار فوائد ہیں،وہیں پر موبائل سے ہونے والے نقصان کو بھی مانے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے،موبائل نے جھوٹ جیسی مہلک بیماری کو آسان بنادیا ہے، لوگ گھر میں یا دفتر میں رہ کر جھوٹ بول لیتے ہیں کہ میں کہیں اور ہوں،فیس بک پر یا واٹس ایپ کی خبروں پر فوری یقین نہ کریں، جھوٹ سچ سے زیادہ اور جلدی پھیلتا ہے،سوشل میڈیا کے دور میں تصویریں بھی جھوٹ بولتی ہیں،سوشل میڈیا کے دنیا میں سچ اور جھوٹ میں فرق کرنا جوئے شیر سے لانے سے کم نہیں ہے۔

• • •

نئی نسل کی بے راہ روی

کسی بھی قوم کی ترقی اور خوشحالی نئی نسل کے موہون منت ہوتی ہے اُمتِ مسلمہ کی بدحالی ذلت ورسوائی کا بنیادی سبب ہے، نئی نسل کی بے راہ روی اور مسلم نوجوانوں کی دین سے بیزاری اور ملٹی میڈیا کا آزادانہ استعمال باعث تشویش ہے۔

آج جب لڑکا یا لڑکی جوان ہوتے ہیں تو ان کا تعلق ماں باپ سے کم اور باہر کے ماحول سے زیادہ ہورہا ہے، غلط باتوں اور مغربی معاشرہ کو آہستہ آہستہ اپنائے جارہے ہیں، نوجوان لڑکے اور لڑکیاں کالج اور یونیورسٹی کے نام پر گھروں سے نکلنے کے بعد گرل فرینڈ اور بوائے فرینڈ کے ساتھ کلبوں اور پارکوں میں وقت گذار رہے ہیں، حسن وعشق رومانس کے پیچھے پڑے ہیں۔

اور پھر والدین کی آنکھ اس وقت کھلتی ہے تب بہت دیر ہوچکی ہوتی ہے، آزادی کے نام پر ناجائز تعلقات فروغ پارہے ہیں، اس مصیبت میں نوجوان نسل ہی نہیں کم عمر نابالغ بچے بھی شامل ہیں اس کی دو وجوہات ہیں ایک والدین کی لاپرواہی دوسری وجہ سوشل میڈیا کا آزادانہ استعمال حتیٰ کہ بڑی عمر کے مرد حضرات بھی غیر عورتوں سے چوری چھپے تعلق قائم کررہے ہیں؛ بلکہ بعض مسلم خواتین غیر مردوں سے اس لئے تعلق قائم کرتی ہیں کہ وہ ساتھ میں ایک جگہ کام کرتے ہیں، اگر وہ باس (Boss) ہے تو پھر ترقی اور سہولتوں کی اُمید رہتی ہے، اور دُکاندار بھی خاص طور پر خوش چہرہ کے خواتین کو ترجیح دیتے ہیں، یا پھر نوکری دینے کا بہانہ بنا کر جسمانی تعلقات قائم کرتے ہیں۔

ہم گہری نیند سو رہے ہیں، فلموں اور ویڈیوز کے ذریعہ نئی نسل کو غلط ذہن دیا جارہا ہے، بچوں کے جذبات بھڑکائے جارہے ہیں، آس پاس ایسا ماحول بن چکا ہے کہ ایک مرد وعورت

کا شہوت کو کنٹرول کرنا محال ہوتا جا رہا ہے، ۱۳/ ۱۴/ سال کی عمر سے ہی ان کو جنسیات کی طرف راغب کیا جا رہا ہے اور اس کم عمری میں اس کے جذبات کو آگ لگادی ہے، شادی ہوگی ۲۹/ ۳۰/ سال کی عمر میں تو اس درمیان ۱۰/ ۱۵/ سال کا عرصہ ہے اس میں وہ اپنے جذبات کو کیسے پُرسکون کرے کہاں جائے، پھر وہ ہوتا ہے جو ہم دیکھ اور سن رہے ہیں، پھر آتا ہے لڑکی اور لڑکوں کی دوستی کا ذہن، پھر عام ہوتا ہے گرل فرینڈ اور بوائے فرینڈ کا تصور، پھر لڑکیاں کالج کے نام پر ہوٹلنگ کرتی ہیں، منع کرو تو کہتی ہیں مذہب بہت سخت ہے، اسلام بہت شدت پسند ہے، اسلام بہت پرانہ مذہب ہے، جیسے بہانے تراشے جاتے ہیں۔

کہاں گئی وہ تربیت جس میں صبح اُٹھتے ہی بزرگوں کو سلام کرنا، کمزوروں کو سہارا دینا، سچ بولنا، آج ایسے اقدار کی کوئی قیمت نہیں رہی معیار زندگی بدل گیا ہے، ضروریاتِ زندگی سے زیادہ تعیّشات کا خیال لامحدود دولت کی ہوس، نئی نسل چاہتی ہے کہ مہنگی گاڑی چلائیں، خوبصورت لڑکی بھی ساتھ بٹھائیں ہوٹل میں کھانا کھائیں، ان سب باتوں کے لئے ماں باپ سے جو پیسہ ملتا ہے وہ کافی نہیں ہوتا، اس کو پورا کرنے کے لئے وہ جرائم کے طرف راغب ہوتے ہیں اور پھر سوشل میڈیا موبائل فون نوجوانوں کو ایسے ایسے چور دروازے بتادیئے ہیں جن کے ذریعہ بغیر کسی روک ٹوک بڑی آسانی کے ساتھ فسق وفجور کی تمام منزلیں طے کی جاسکتی ہیں، ایک طرف موبائل فون کا غلط استعمال دوسری طرف بالی ووڈ فیشن کاسمیٹک اور اڈورٹائزمنٹ کی جانب سے عورت کی ایسی شبیہ پیش کی جارہی ہے، جیسے وہ مردوں کی آنکھوں کو ٹھنڈک کے لئے استعمال کرنے چیز ہو۔

آج عزت وآبرو خطرے میں ہے، ماڈرن ازم کے نام پر جو چاہے کرے، جو چاہے دیکھے اور اپنے جذبات کو سکون پہنچائے، مردوں کے ذہنوں کو ناجائز پیار ومحبت بوائے فرینڈ، گرل فرینڈ کا کلچر شہوت نفس کی آڑ میں لڑکیوں کا پیچھا کرنا، یا ان کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنا زبردستی کرکے اپنی ہوس کو مٹانے کی کوشش کرنا ایک عام بات ہوتی جارہی ہے، آج جو کا کہا جارہا ہے، میرا جسم میری مرضی اس کا تحقیقی مفہوم یہی ہے کہ ہمارے جسموں کو کھلا چھوڑ دیا جائے،

یاد رکھئے ہم جس معاشرہ کا حصہ ہیں وہ اس بات کی اجازت بالکل نہیں دینا کہ تمہیں تمہاری مرضی سے جینے دیا جائے۔

جب ہم اپنی مرضی سے آئے نہیں، اپنی مرضی سے مریں گے نہیں تو اپنی مرضی سے جئیں گے کیسے، جس جسم کو وہ اپنا کہہ رہی ہیں وہ حقیقت میں ان کا نہیں؛ بلکہ اللہ تعالیٰ کا ہے، خواتین کی سلامتی اسی میں ہے کہ وہ بھی اپنی ہی کو مرضی مولیٰ کے تابع رکھیں، آزادی کے نام پر آج خواتین جاب کر رہی ہیں، جب چالیس پینتالیس سال کی ہو جائے گی تو کوئی منھ بھی نہیں لگائے گا نہ اس کا شوہر ہے نہ اس کی اولاد ہے، جاب کی چکر میں اس نے نکاح نہیں کیا، پچاس سال اس کی عمر ہو جائے گی تو کون پالے گا، پھر کیا ہوگا ایسی خواتین ڈپریشن وغیرہ کی شکار ہوتی ہیں، آپ تعلیم دیں، مگر بچیوں کو بڑی بڑی ڈگریاں دلوانا کوئی ضروری نہیں ہے، کچھ فیلڈ ایسی ہیں جس میں خواتین کی ملازمت کی ضرورت ہے، جیسے ڈاکٹر کی فیلڈ ہو یا اس طرح کے وہ کام جس میں خواتین کو خواتین کی ضرورت پڑتی ہے، ہمارے یہاں بچیاں تعلیم کرتے ہی جاب کی تلاش میں وہ ریسپشن کے اوپر بٹھایا جاتا ہے، ریسپشن کا کام کیا ہوتا ہے کہ دنیا جہاں کے لوگ ان کو بدنظری اور ہوس کی نگاہوں سے دیکھ رہے ہوتے ہیں، ان کو ڈانٹ رہے ہوتے ہیں لوگوں کے دلوں کو مائل کرنے کے لئے وہ ہنس ہنس کر جواب دے دیتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نبی کی بیویوں سے فرما رہے ہیں کہ اے نبی کی بیویوں کسی سے نرم بات نہ کرنا، کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی آدمی کے دل میں کوئی خواہش پیدا ہو جائے۔

ایک وقت تھا جب کہ ہمارے نوجوان فاتح اندلس تھے اور کبھی محمد بن قاسمؒ کے شکل میں فاتح سندھ تھے، اور کبھی 313 ہو کر بھی ہزاروں سے جیت گئے تے، اور کبھی روم کے سمندر کو پھلانگ کر اندلس کے دروازے تک پہنچ گئے تھے ایک قت تھا کہ آٹھ سالہ بچہ ٹیپو سلطانؒ نے شیر سے کھیلا تھا اور شیر کے جبڑے چیر دیئے تھے، دس سال کے دو بھائی معاذؓ اور معوذؓ نے ابو جہل کو مار گرایا تھا، آج بچے بگڑ گئے، یقیناً اس میں کچھ بڑوں کی لاپرواہی، ماحول کی خرابی اور سوشل میڈیا کا آزادانہ استعمال ہے، انٹرنیٹ اور میڈیا دو دھاری تلوار کے مانند ہیں، جو

ناقابل تصور حد تک خیر اور شر کا مجموعہ بن گئے ہیں، انٹرنیٹ نے خیر وشر کی تمام دُوریوں کو نزدیکیوں میں تبدیل کردیا ہے، تعلیم وتعلم، معلومات افکار ونظریات، تبلیغ وتشہیر اور پوری دنیا کے حالات وواقعات اخبار سے آگاہی اس کا استعمال خاص طور پر نوجوانوں کے لئے ایک چیلنج بن گیا ہے، کہ نوجوان کے بگڑنے کے امکانات بہت زیادہ ہیں، جس کی وجہ سے ہزاروں نوجوانوں کی نوجوانیاں بے راہ روی اور شیطانی چالوں کا شکار ہورہی ہیں۔

آج اَن گنت شیطانی طاقتیں انٹرنیٹ کو ذریعہ بناکر نوجوان نسل کو اخلاقی اعتبار سے بالکل کھوکھلا کرنے کی کوشش جاری ہے، خلوت اور تنہائی کے اوقات میں سوشل میڈیا کے استعمال سے گریز کیا جائے؛ کیوں کہ ایسے موقع پر شیطان سب سے زیادہ دل میں وسوڈالتا ہے اور انسان تباہ کن فحش سائٹوں تک پہنچ جاتا ہے، اس لئے بڑوں اور سرپرستوں کے سامنے انٹرنیٹ استعمال کیا جانا چاہئے۔

کمپیوٹر، لیپ ٹوپ، موبائل وغیرہ کو گھر میں کسی ایک جگہ پر رکھا جائے، جہاں سب کی نگاہ پڑتی ہوں اور دروازہ بھی کھلا رکھا جائے، اسی طرح اسکرین کا رُخ کمرے کی دروازہ کی طرف ہو، نامعلوم پیغامات اور سائٹس کا ہرگز استعمال نہ کیا جائے اس لئے کہ ان میں اکثر فحش ہوتے ہیں۔

انٹرنیٹ کھولتے وقت تعوذ اور تسمیہ کے ساتھ کھلا جائے؛ تاکہ شیطانی وسوسوں سے حفاظت رہے، اس بات کو استحضار کیا جائے کہ فحش تصاویر کا دیکھنا حرام ہے، اگر انسان یہ سمجھ رہا ہے کہ میں انٹرنیٹ کنکشن کے ہوتے ہوئے اپنے نفس پر قابو پانے سے قاصر ہوں تو اس کا آخری طریقہ یہ ہے کہ انٹرنیٹ کنکشن ہی کو ختم کیا جائے، بُرے خیالات سے اپنے دل ودماغ کو دُور رکھا جائے؛ کیوں کہ صرف کمپیوٹر، موبائل یا گھر سے فحش مواد ہٹانے سے کام نہیں چلے گا، جب تک دل ودماغ سے بھی فحش مکمل طور پر ختم نہ کیا جائے۔

● ● ●

بچے سراپارحمت ونعمتِ الٰہی ہیں

اللہ تعالیٰ انسان کواولادوالی نعمت دے کران کی تربیت ماں باپ کے ذمہ کردیا،ایک مقولہ ہے کہ جوشخص اپنے بچوں کوبچپن میں ادب سکھاتا ہے وہ بچہ بڑا ہوکراس کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنتا ہے، یہ ایسا ہی ہے جیسے کسان اپنے کھیت پر محنت نہیں کرتا تو اس کے کھیت میں خودروکاٹے اور بوٹیاں اُگ آتی ہیں جواس کی اصل فصل کوبھی خراب کردیتی ہیں،اگر ہم چاہیں ہماری اولادنیک ہوں باکردار ہوں، بہادر ہوں تو پہلے خودنیک بنیں انشاءاللہ جب بچے دیکھیں گے کہ ماں خودڈرامے اور فلمیں دیکھ رہی ہے، جھوٹ بول رہی ہے، گانے سن رہی ہے تو بچے بھی اس کوزندگی کا حصہ سمجھیں گے۔

معاشرہ کی بگاڑ کی بنیادی وجہ گھر ہے،گھر کے افرادصحیح ہوں تو معاشرہ خودبخودصحیح ہوجاتا ہے،قرآن کریم نے معاشرہ کی اصلاح کے لئے بنیادگھر کو بنایا ہے، جہاں پر گھر کے سب جھوٹے بڑے مردوعورت،لڑکےلڑکیاں ماں باپ، بہن بھائی،غرض سبھی شرم وحیا کوطاق میں رکھ کرگندے سیریل،فحش مناظر،فحش گانے سننا یادیکھنا نہ بڑوں کا ادب نہ چھوٹوں کا لحاظ،شرم حیاوغیرت سب کچھ ختم ہوتی جارہی ہے۔

والدین اور خاص طور پر ماں کو یہ سمجھنا چاہئے کہ بچے آنکھ کھولتے ہی سننے اور دیکھنے لگتے ہیں،بس یہیں سے تربیت کا آغاز ہوتا ہےاور بچوں کے دماغ میں وہ سب کچھ داخل ہوتا ہے جواس کےاردگردہوتا ہے۔

اگر ماں بچے کواُٹھاتے ہوئے لٹاتے ہوئے،اس کے منھ لقمہ دیتے ہوئے،بسم اللہ کہتی رہےتو کچھ عرصہ بعد ماں کو یہ سمجھانے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی کہ وہ سب اپنے کاموں کی

ابتداء بسم اللہ سے کیا کرے، جب بچے کی تربیت گانے، موبائل فون پر گیم کارٹون دیکھنے کی عادت سے ہوجاتی ہے تو وہ بڑا ہوکرایسا کرنے پر مجبور ہوگا۔

اسلام نے ان کی نشوونما کوملحوظ رکھتے ہوئے عمر کا لحاظ کرتے ہوئے تربیت کا تدریجی طریقہ بھی بتلایا؛ تاکہ اسے قبول کرنے میں بچوں کوکسی بھی قسم کی جسمانی وذہنی دشواری وتکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بچے سات سال کے ہوجائیں تو ماں باپ کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس میں عبادت کا شوق پیدا کریں، مسجد کا عادی بنائیں، جواس نہج پر اپنی اولاد کی تربیت کرتے رہیں، وہ کبھی غم میں مبتلا نہیں ہوتے اور جوان ہدایات کونظر انداز کرتے ہیں وہ آگے چل کرکف افسوس ملتے رہتے ہیں، ایک کہاوت ہے کہ: ''اب پچھتاوے کیا ہوت، جب چڑیا چگ گئی کھیت'' والدین کو چاہئے کہ وہ اپنی اولاد کی ظاہری وجسمانی راحت کے ساتھ روحانی راحت کی بھی فکر کریں جس پر اللہ کی خوشنودی اور آخرت کا دارومدار ہے۔

علاوہ ازیں آوارہ دوستوں کی صحبت بچوں کوآوارہ بنادیتی ہے، مثل مشہور: ''خربوزہ کو دیکھ کرخربوزہ رنگ بدلتا ہے'' جب بے جان چیزیں ایک دوسرے کے اثر قبول کرتی ہیں تو پھر جاندار کیوں نہیں۔

ماں باپ کا بے دین ہونا اس کا اثر اولاد پر بھی پڑے گا، اولاد انھیں کے نقش قدم پر چلے گی، کہا جاتا ہے کہ باپ اولاد کے لئے رول ماڈل کی حیثیت رکھتا ہے، بچہ جو کچھ اپنے ماں باپ کوکرتا اور بولتا دیکھتا ہے وہ اس کی نقل کرتا ہے۔

تعلیمی اوراخلاقی تربیت نہ کرنے والابھی قتل اولاد کا مجرم

قتل اولاد کا جرم اورسخت گناہ ہونا قرآن میں بتلایا گیا ہے، وہ ظاہری قتل ومارڈالنے کے لئے ہے اورغور کیا جائے تو اولاد کی تعلیم وتربیت نہ دینا اولاد کا بداخلاقیوں اور بے حیائیوں میں گرفتار ہونا بھی قتل اولاد سے کم نہیں ہے، قرآن کریم نے اس شخص کومردہ قرار دیا جو اللہ کو نہ پہنچانے: ''أفمن کان میتا فاحییناہ'' جولوگ اپنے اولاد کے اعمال واخلاق کے درست کرنے پر توجہ نہیں دیئے وہ بھی ایک حیثیت سے قتل اولاد کے مجرم ہیں۔ (معارف القرآن)

آج جب اولاد والدین کی نافرمان، روزۃ نماز سے عاری، چرس گانجہ کے عادی، عیاشی اور فحاشی کے دلدادہ بن جاتی ہے تو والدین کو فکر ہوتی ہے کہ کاش ہم نے اپنے بچوں کو بچپن سے ہی کیوں تربیت نہیں کی ان کو دین کیوں نہیں سکھایا۔

اس پر بہت کم ماں باپ توجہ دیتے ہیں، دینی تعلیم واخلاقی تربیت ضروری ہے، رسول اللہ ﷺ نے والدین کی توجہ اس جانب مبذول کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''جب بچہ بولنے لگے تو سب سے پہلے 'لا الہ الا اللہ' کہلواؤ''۔(شعب الایمان)

آج تجربات اور جدید تحقیقات سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ بچے زمانۂ طفولیت میں ہی نہیں؛ بلکہ مادر رحم میں بھی اِردگرد کی نقل وحرکت سے متاثر ہوتے ہیں اور اس کا اثر ان کی زندگی پر بھی پڑھتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے والدین کو توجہ دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''کسی باپ نے اپنی اولاد کو کوئی عطیہ اور تحفہ حسن ادب اور اچھی سیرت سے بہتر نہیں دیا'' (ترمذی) ماں باپ کی طرف سے اولاد کے حق میں یہ سب سے بڑا تحفہ ہوگا۔

پہلے بچوں کی بنیادی تعلیم کا نظم گھر پر ہوتا تھا، ماں کی گود بچے کا پہلا مدرسہ ہوتا، وہ جوں ہی بولنا سیکھتا تھا، اللہ ورسول، کلمہ، قرآن مجید کی چھوٹی سورتیں یاد کرائی جاتی تھیں، گھر کے بڑے بوڑھے اخلاقی تربیت پر خصوصی توجہ دیتے تھے۔

آج رہن سہن اور طرز معاشرت میں کافی تبدیلی آچکی ہے، مشترکہ خاندانی رواج کا خاتمہ ہوگیا، معاشی جدوجہد میں شوہر کا ساتھ دینا بیوی کی مجبوری بن گیا ہے، اس بنا پر والدین اپنے بچوں کی دینی واخلاقی تربیت پر خاطر خواہ توجہ نہیں دے پارہے ہیں، اس سلسلہ میں کوتاہی بڑا دینی خسارہ ہوگا جس کی تلافی ممکن نہ ہوگی۔

حضور ﷺ کی نصیحت ہے کہ اپنی اولاد کی بہتر تعلیم وتربیت کریں، اولاد کی تربیت سے کئی نسلوں کی تربیت وابستہ ہے، یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اچھی اولاد کو صدقہ جاریہ میں شمار فرمایا ہے، مفتی اعظم بغداد علامہ آلوسیؒ نے اپنی تفسیر میں فرمایا ہے کہ قیامت کے دن سب سے

زیادہ عذاب میں وہ شخص ہوگا جس نے اپنی اولاد کی تربیت میں کوتاہی کی ہو، عرب دانشمندوں کا کہنا ہے کہ صرف وہ یتیم نہیں جس کا باپ مرجائے؛ بلکہ وہ بچہ بھی یتیم ہے جسے دینی علوم وادب سے محروم رکھا گیا ہو۔

دورِ حاضر کا المیہ یہ ہے کہ ہم اس جانب توجہ دینے کے لئے تیار ہیں نہ آمادہ ہیں، بعض والدین اپنے بچوں کی تربیت مغربی طرز پر کر رہے ہیں، آج کی نئی نسل اپنے اسلاف کی درخشندہ روایات اور تابناک ماضی سے یکسر ناواقف ہیں، 97 فیصد طلبہ اسکول اور کالج میں تعلیم حاصل کرتے ہیں اور یہ سکھایا جاتا ہے کہ اللہ نہیں ہے تم بندروں کی اولاد ہو، قرآن کہتا ہے کہ تم آدم کی اولاد ہو۔

جس حد تک ممکن ہو اپنے بچوں کے ساتھ نماز باجماعت پڑھیں، مسجد میں اگر جماعت کی نماز چھوٹ گئی ہے تو پورے گھر کے ساتھ گھر میں نماز باجماعت ادا کریں، خاص طور پر فجر میں، ہر دینی بھائی کو چاہئے کہ وہ روزانہ تلاوت قرآن پاک کرے، صبح وشام کھانے پینے سونے اور گھر سے نکلنے اور داخل ہونے کی دُعاؤں کی پابندی کریں، میں ایک گھر میں دیکھا کہ انھوں نے نماز کے لئے ایک جگہ مسجد کی طرح بنائی ہے، جس میں مصلیٰ اور جائے نماز ہمیشہ بچھا ہوا رہتا ہے۔

ماں باپ اپنی اولاد کے سامنے اور ملنے جلنے والوں اور رشتہ داروں کے مابین گفتگو میں سچائی اختیار کریں؛ تاکہ بچوں میں اعلیٰ اخلاق میں مددگار ہوگی، باپ پر ذمہ داری ہے کہ اپنے بچوں کی جائز تفریح طبع کے لئے اچھا خاصہ وقت نکالے، بچوں کے ساتھ معاملہ کرنے میں ان کی عمر کا لحاظ رکھیں، بچوں کو گھریلو اور خاندان سے متعلق کاموں میں شریک کرنا خرچ کرنا اور خرچ کرنے کی ذمہ داری برداشت کرنے کی تربیت کرنا؛ تاکہ بچوں کو یہ احساس ہو کہ وہ خاندان کا ایک حقیقی جز ہیں، بچوں کو عبادات سے مربوط رکھیں، انھیں ساتھ مسجد لے جائیں، نمازوں کو مسجد میں ادا کرنے کا شوق پیدا کریں۔

● ● ●

بچوں کی دینی تربیت — ایک اہم فریضہ

بچوں کی تربیت ایک مشکل اور تھکا دینے والا کام ہے، اکثر والدین اولاد کی سرکشی کی وجہ سے شدید دُکھ اور تکلیف میں مبتلا ہو جاتے ہیں، اسی سلسلہ میں ابن القیم الجوزیؒ کہتے ہیں کہ بے شک گناہوں میں سے کچھ گناہ ایسے بھی ہیں جن کا کفارہ انسان کو اولاد کی طرف سے ملنے والے غم کے سواء کچھ نہیں ہوتا تو خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جو اپنے بیٹیوں کی تربیت کا اہتمام اس طریقہ پر کرتا ہے، جو اللہ سبحانہ کی پسند ہو، بچوں کو قرآن پاک سے ربط پیدا کریں، عبادات سے مربوط رکھیں، بچوں کو مسجد میں نماز ادا کرنے کا شوق پیدا کریں، ہماری تہذیب اور ثقافتی روایات میں ایک ہاتھ میں تسبیح لے کر رب ذوالجلال کا ذکر کرنا درود شریف و استغفار پڑھنا بھی تھا، مگر اب اس کی جگہ موبائل فون نے لی ہے۔

اپنی اولاد کو اپنا دوست بنا کر اچھا آدمی بنائیں ورنہ بُرے لوگ انھیں اپنا دوست بنا کر بُرا انسان بنا دیں گے، صحبت کا اثر خطرناک ہوتا ہے، اگر کوئی ناجائز تعلقات رکھتی ہے تو اس کے بعد اس کی بہن بھی ایسا ہی رویہ اختیار کرے گی، اگر بڑا بھائی فلمیں دیکھنے عادی ہو یا سنیما گھر میں بلاک ٹکٹ بیچنے کا عادی ہو تو اس کے دوسرے بھائی بھی ویسا ہی رویہ اختیار کریں گے، بُرے ساتھی اور بُری صحبت سے بچیں، بُری عادتوں کی جانب راغب ہو کر بُرے دوستوں کی وجہ سے مجرم بن جاتے ہیں، سگریٹ نوشی، منشیات کا استعمال، جو اشراب وغیرہ کے عادی وہ اپنے اخراجات کے تکمیل کے لئے بھی جرم کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔

اس لئے والدین خود اپنے بچوں کے سامنے آئینہ بن کر کھڑے ہوں، وہ تمھیں عبادات کا عادی، نماز کا پابند اور مساجد سے جڑا ہوا پائے گا تو بچوں پر بھی دینی رنگ چڑھنے لگے گا اور کوتاہی پر بچے کی باز پرس بھی کریں کہ وہ غفلت نہ کرنے لگے، شہر کے کسی سنیما ہال میں بچوں

کی فلم لگی تھی، ایک امریکی نے اپنے بچے اور اس کے دوست کو وہ فلم دکھانے کے لئے لے گئے، اس کے بیٹے کی عمر چار سال اور اس کے دوست کی عمر ساڑے چار سال تھی، سنیما حال پہنچے تو وہاں لکھا تھا کہ چار سال تک بچوں کے لئے ٹکٹ فری ہے، امریکی شہری آگے بڑھا اور تین ٹکٹ خرید لئے بکنگ کلرک کا دھیان بچوں پر پڑھ گیا وہ حیران ہوا کہ اس شخص نے تین ٹکٹ خریدے ہیں، جب کہ دونوں بچے چار سال کے بھی نظر نہیں آتے، وہ کلرک آخر پوچھ ہی بیٹھا، جناب آپ نے تین ٹکٹ کیوں خریدے ہیں، آپ تو بہ آسانی دو ٹکٹ بچا سکتے تھے، بچوں کو دیکھ کر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ چار سال کے ہیں، امریکی بچوں کے والد نے کہا کہ میں یقیناً غلط بیانی کر کے آج دو ٹکٹوں کے پانچ ڈالر بچا سکتا تھا، مگر میرے یہ بچے ساری زندگی نہیں بھلا سکتے کہ میرے باپ نے پانچ ڈالر بچانے کی خاطر جھوٹ بولا تھا۔

ایک چودہ سالہ لڑکے نے اسکول میں ایک اپنے ہی ساتھی کو چاقو سے وار کیا اس طالب علم سے اس طرح مارنے اور جرأت کی وجہ پوچھی گئی تو اس نے بتایا کہ میں نے یہ فلاں فلم سے سیکھا ہے کہ اس فلم میں ایک آدمی دوسرے آدمی کو اس طرح چھری ماری تھی۔

ایک لڑکے کو چوری کی عادت پڑ گئی جب اس سے پوچھا گیا کہ آپ کو چوری کی عادت کیسے پڑی؟ اس نے کہا میں فلاں سیریل میں دیکھا تھا کہ ایک بندے کو بڑی عجیب طریقے سے چوری کرتا ہوا دیکھایا گیا تھا۔

ایک آدمی نے بتایا کہ مجھے زنا کی عادت، گندی فلمیں دیکھ کر پڑی ہے، بچے دیکھ کر سیکھتے ہیں؛ لہٰذا ان کے سامنے جھوٹ، چغلی بیہودہ حرکتیں نہ کریں، خود بھی دین اسلام پر چلیں اور بچوں کو دین پر چلانے کی کوشش کریں۔

بچوں کو موبائل کا لالچ مت دیجئے

جو بچے ٹی وی و موبائل پر زیادہ رہتے ہیں ان میں تخلیقی صلاحیت کم ہو جاتی ہے؛ اس لئے بچوں کے موبائل کی عادت کو ختم کیا جائے سوچنے والی بات یہ ہے کہ بچے یہ عادتیں اپنے والدین سے سیکھتے ہیں، ہم بچوں کے لئے تو موبائل سے منع کرتے ہیں اور خود سارا دن موبائل پر

ہوں سوکر اُٹھتے ہیں تو سب سے پہلے موبائل پورا دن موبائل اور رات میں سوتے وقت بھی موبائل، پھر یہ بچوں سے کیسی اُمید کی جاسکتی ہیں کہ بچے موبائل کے لئے ضد نہیں کریں گے، والدین کو یہ سمجھنا ہوگا کہ بچے والدین کو دیکھ کر سیکھتے ہیں۔

اس لئے سب سے پہلے موبائل کا استعمال خود کم کریں، اگر بہت ضروری نہیں ہے تو بچے کے سامنے موبائل استعمال ہی نہ کریں، بہت سی مائیں اپنی بات منوانے کے لئے موبائل کا لالچ دیتی ہیں، چاہے بچے کو ہوم ورک کرنا ہو یا بچے کو کھانا کھلانا ہو، بیٹا جلدی سے ہوم ورک کرلو تو تمہیں موبائل ملے گا، جلدی سے کھانا کھالو تو موبائل ملے گا۔

ماں اگر اس طرح کہتی ہے تو بچے میں موبائل کا شوق بڑھے گا، اس لئے موبائل کا لالچ دینا بند کردیجئے، بچہ اگر موبائل کے لے ضد کرتا ہے روتا ہے تو رونے دیں آپ کو تھوڑا سخت ہونا پڑے گا؛ کیوں کہ عادتیں انسان کو بناتی ہیں، چھوٹے بچوں میں اچھی عادتیں ڈالنے کا بہترین وقت نو ماہ سے پانچ سال تک ہی ہے۔

بچوں کو اپنے سے قریب کیجئے

عربی کے چند جملے جس میں بہت قیمتی نصیحت ہے، ملاحظہ فرمائیں :

افتربو من ابناکم ، وشاوروهم ، وحاورهم ، واکسبوهم قبل ان تخسروهم۔

اپنے بچوں کے قریب رہا کرو، ان سے مشورہ کیا کرو، تبادلہ خیال کیا کرو، ان کے دل جیت لو قبل اس کے تم انھی ہمیشہ کے لئے کھودو۔

والدین کی سب سے بڑی ذمہ داری بچوں کی صحیح تعلیم وتربیت ہے، بچپن اور لڑکپن کا زمانہ شعوری اور لاشعوری کا ہوتا ہے، اس وقت بچے بڑوں کے رحم وکرم کے محتاج ہوتے ہیں، بچوں کی بہترین تربیت تو پیار ومحبت ہی سے ممکن ہے۔

● ● ●

کے بی سی(K.B.C) کے منچ پر

کے بی سی(K.B.C) کے منچ پر 9/نومبر 2018ءکوخوش قسمتی سے گوالپاڑہ آسام سے تشریف لائیں، ایک مسلم خاتون محترمہ علیمہ خاتون K.B.C کے ہاٹ سیٹ تک پہنچنے کا موقع نصیب ہوا،کھیل کا تیسرا سوال تین ہزارروپیہ کے لئے کچھ اس طرح تھا :

رمضان کے مہینہ میں رکھے گئے اُپواس کوعربی میں کیا کہتے ہیں :

SALAT (A)

SHUKRAN (B)

SAUM (C)

SHAHADA (D)

محترمہ علیمہ خاتون لڑکھڑا گئیں سوچ بچار کرنے لگیں وقت نکلا جارہا تھا، چار لائف لائن موجودتھیں جواب معلوم نہیں تھا، فوراً جوڑی دار لائف لائن کا انتخاب کیا اس لائف لائن میں وقت کی تنگی نہیں ہے، اب محترمہ علیمہ خاتون اوران کے جوڑی دار دوست چاروں اوپشن پرغور کرنے لگے، کافی کوشش کے باوجود بھی جب جواب نہ بن سکا تو ان دونوں نے دوسرے لائف لائن 50/50 کا استعمال کرنے کا فیصلہ کیا؛ لہٰذا دوغلط جواب حذف کردیئے گئے، اب صرف SALAT اور SAUM باقی رہ گئے؛ لیکن یہ دیکھ کر بڑا تعجب ہوا کہ اب دونوں حضرات کی مشکل پہلے سے زیادہ بڑھ چکی ہے، بالآخر کافی غوروخوض کے بعد ان دونوں نے تیسری لائف لائن Public Pool استعمال کرنے کا فیصلہ کیا، باقی دو بچے اوپشن میں Public نے Salat کو44% اور Saum کو56% ووٹ دیئے، تیسرا سوال تھا محترمہ تین اوپشن استعمال کرچکی تھیں اس کے بعد چوتھا سوال اور پانچواں سوال نے تو سب کے ہوش اُڑا

دیئے، پانچویں سوال میں دھرمیندر اور زینت امان پر فلمائے گئے ایک پرانے فلم کے گانے کا کچھ حصہ دیا گیا اور پوچھا گیا یہ کس فلم کا گانا ہے اور چار اوپشن رکھے گئے، محترمہ مسکرائیں اور بلاتوقف جواب دیا کہ یہ گانا فلم دھرم ویر کا ہے پورا ہال تالیوں کی گڑگڑاہٹ سے گونج اُٹھا، جواب درست تھا۔

اسی طرز کا ایک اور واقعہ 2019ء کا بھی پڑھئے، اس کے بعد ہم اس پر روشنی ڈالیں گے۔

کون بنے گا کروڑ پتی کی گیارہویں قسط کے حوالے سے بات کرنے جارہے ہیں، جو 2 ستمبر 2019ء کو رات 9 بجے سے 10:30 تک نشر کی گئی، اس پروگرام میں اندور مدھیہ پردیش کے مسلم نوجوان عاصم چودھری بھی شریک تھے، عاصم سے پہلا سوال تھا کہ فلم بھارت کے ایک گانے کے بول کو پورا کریں، عاصم نے اپنا جواب درست دیا اور جب ان سے امیتابھ بچن نے پوچھا کیا آپ نے گانا سنا ہے، عاصم نے جواب دیا سر میں نے صرف نہ گانا سنا ہے؛ بلکہ اپنی بیوی کے ساتھ اس گانے پر ڈانس بھی کیا ہے، عاصم نے دوسرا تیسرا اور چوتھے سوال کا جواب صحیح دیا تھا۔

پانچواں سوال یہ پوچھا گیا کہ اسلامی نقطۂ نظر سے ذیل میں سے کون پیغمبر نہیں تھے :

(A) حضرت آدم علیہ السلام۔

(B) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

(C) حضرت موسیٰ علیہ السلام۔

(D) حضرت جبرئیل علیہ السلام۔

عاصم چودھری کو یہ سوال مشکل لگا، انھوں نے اس پروگرام میں دی گئی سہولت سے استفادہ کرتے ہوئے اس سوال کو بدلنے کی درخواست کی امیتابھ بچن نے اس کی درخواست قبول کرلی، مگر عاصم چودھری سے پوچھا گیا اگر اس سوال کا جواب اندازے کی بنیاد پر دینا پڑے تو کیا جواب دیں گے۔

اندور کے اس مسلم نوجوان نے جواب دیا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جواب کو درست سمجھتے ہیں، تب امیتابھ بچن نے عاصم چودھری کو بتلایا کہ صحیح جواب جبرئیل علیہ السلام ہے۔

قارئین علیمہ خاتون یا عاصم چودھری اپنے پیچھے بہت سارے سوالات چھوڑ گئے، ہم اپنے بچوں کو گریجویشن اور پوسٹ گریجویشن کی تک تعلیم دلوا رہے ہیں اور اعلیٰ تعلیم کے لئے اپنے بچوں کو گھر سے اپنی نظروں سے دور بھیج رہے ہیں؛ لیکن ہمارے بچے اگر یہ نہیں جانتے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کے نبی ہیں، تو ہمیں اپنے بچوں کے بارے میں فکر کرنی ہوگی، بحیثیت مسلمان ہمیں سب سے پہلے تعلیمات اسلامی سے واقف کرانا بے حد ضروری ہے، تعلیمات اسلامی سے مراد قرآن کو سمجھ کر پڑھنا اور پڑھانا ہے۔

گاؤں اور قصبوں میں بسنے والے غریب ہی نہیں بلکہ اہل ثروت بھی دین کی بنیادی تعلیمات سے نا آشنا ہیں، اکثر گاؤں اور دیہات میں مسجد اور مدرسہ نہ ہونے کی وجہ سے بچے دین سے ناواقف ہیں اور نہ دینی تعلیم سے آشنا ہیں، یہ کسی یورپی ملک کی کہانی نہیں یہ ہندوستان کے دیہاتوں کی کہانی ہے، عیسائی اور قادیانیت ایسے لوگوں پر محنت کر رہی ہے، ان کو مال اور دولت کا لالچ دے کر دین اسلام سے برگشتہ کرنے کا عمل جاری ہے، کتنے مسلمان اپنی مسلمانی کھو چکے ہیں، کفر و شرک میں پل کر بڑے ہو رہے ہیں، دین اسلام کی تعلیم سے محروم رہنے والے افراد ہی زیادہ تر ارتداد کا شکار بھی ہو رہے ہیں :

طفل میں بو آئے کیا ماں باپ کے اطوار کی
دُودھ تو ڈبے کا ہے تعلیم ہے سرکار کی

• • •

بچوں میں بگاڑ کے اسباب

آج کے دور میں موبائل کے بغیر زندگی کا تصور نہیں، موبائل ہماری زندگی کا ایک اٹوٹ حصہ بن چکا ہے، آج چھوٹے چھوٹے بچے بھی موبائل کمپیوٹر، لیپ ٹوپ کے عادی ہو چکے ہیں، موبائل میں ہو یا کمپیوٹر میں گیم کھیلنا نہ صرف بچوں کا محبوب مشغلہ بن گیا ہے؛ بلکہ اولیاء طلبہ کے لئے بچوں کی یہ عادتیں سر درد بن چکی ہے۔

والدین کی بڑی غلطی یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے بچوں کے ہاتھ میں موبائل فون دے کر ان کی تربیت سے جان چھڑانے کی کوش کرتے ہیں، اب بچے اتنے عادی ہو چکے ہیں کہ وہ بغیر موبائل لئے کھانا نہیں کھاتے، بچوں کو کام بولو تو وہ کام کے لئے موبائل فون کی رشوت مانگ رہے ہیں۔

2018ء کی ایک سروے رپورٹ کے مطابق ہندوستان کے مختلف شہروں میں 21 فیصد بچوں کو نیٹ دیکھنے کی لت ہے، ہفتے میں سولہ گھنٹے بچے ہوم ورک کرتے ہیں اور بائیں گھنٹے انٹرنیٹ پر دیتے ہیں، سائنس دانوں کی تحقیق کے مطابق اگر بچے روزانہ تیس منٹ سے زیادہ وقت انٹرنیٹ پر گزارتے ہیں تو ان کی طبیعت خراب ہونے لگتی ہے، دل و دماغ اور گردے کی بیماریوں کا عارضہ لاحق ہوجاتا ہے، بچوں میں موٹاپا، شوگر، تناؤ، ڈپریشن جیسی بیماریوں کے خطرات 80 فیصد بڑھ جاتے ہیں۔

بچوں کے معصوم دماغ یوٹیوب کے جنگل میں بھٹکنے لگے ہیں، مکی ماوس، ڈرٹل ڈک کے کردار تو بچوں کو زبانی یاد ہیں، مگر اپنے نبی کریم ﷺ کی سیرت اور صحابہؓ کی قربانیاں، اذکار نماز، روزہ اس میں کچھ بھی یاد نہیں، فیس بک اور یوٹیوب سے بچے دنیا بھر کی چیزیں جان لیتے ہیں، جوان کی عمر کے لحاظ سے ضروری نہیں ہوتیں، بچوں کی معصومیت ختم کرنے والی فلمیں، سیریل

اور گیم کھیلنے سے دُور رکھیں ، بچے موبائل میں کیا دیکھ رہے ہیں اس پر کڑی نظر رکھیں ، یوں تو بچوں کے بگڑنے کے بہت سارے اسباب ہیں، من جملہ ان کے آج اسمارٹ فون بچوں کے بگڑنے کا ایک بڑا سبب ہے ، ناچنا ، گانا اور موزیک سننا بچوں کا پسندیدہ عمل بن رہا ہے یہ سیلاب مغربی تہذیب کے گہوارہ سے شروع ہوا اور اب یہ تقریباً ہر دین دار مسلمانوں کے گھروں میں گھس چکا ہے، اگر یہ سیلاب کو نہیں روکا گیا تو چند سالوں میں اس طوفان سے مقابلہ کی ہمت بھی باقی نہیں رہے گی۔

اس وقت ہر شخص کو اپنے گھریلو نظام کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے ، بچے ٹیوشن ، ہوم ورک کے بعد سکون سے آرام کرنے کے بجائے گیم یا کارٹون دیکھنے لگ جاتے ہیں، جس سے آنکھیں کمزور ہوجاتی ہیں اور بہت کم عمر میں چشمہ آجاتا ہے، موبائل یا کمپیوٹر میں بچہ ماردھاڑ کے گیم کھیلنے سے غصہ والا ہوجاتا ہے، لگاتار موبائل یا کمپیوٹر دیکھنے سے بچے تعلیم میں دلچسپی نہیں دکھاتے۔

مسلسل اسکرین پر نظر رکھنے سے بچوں کے سر میں درد اور نیند کی کمی کا بھی شکار ہوسکتے ہیں، والدین کو ہر وقت بچوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھنا ضروری ہے، بچوں کو عبادات سے مربوط کرنا، قرآن پاک سے جوڑنا، مسجدوں میں بچوں کو ساتھ لے جانا، نماز، ذکر سے مربوط کرنا بچوں میں اسلامی ضروریات کو محسوس کرانا والدین کی ذمہ داری ہے ، یاد رکھئے جس کی سوچ مزاج عادات اسلامی نہیں وہ اپنے آپ کو مغربی کلچر میں ڈھل جانے میں زیادہ دیر نہیں لگتی۔

بچوں میں موبائل فون کے مضر اثرات

عالمی ادارہ صحت نے دنیا بھر کے والدین کو خبردار کیا ہے کہ وہ اپنے لخت جگر کے ہاتھوں میں موبائل فون ہر گز نہ دیں، یہ اپنے بچوں کو اپنے ہی ہاتھوں سے خوفناک بیماریوں میں مبتلا کرنے والا عمل ہے، اس سے معصوم اور نوخیز بچوں کا فطری نظام دھیرے دھیرے مفلوج ہونے کا قوی اندیشہ ہے، ادارہ صحت کے اس اپیل پر دنیا کے مختلف ممالک نے بارہ سال تک کے بچوں کو موبائل فون استعمال کرنے پر والدین کو قانونی پابندی اور جرمانہ عائد کیا ہے۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ موبائل کی ریڈیشن زہریلی اشیاء سے زیادہ خطرناک ہیں، بینائی کی کمزوری، ڈپریشن، حرکت قلب کی بے قاعدگی، کینسر، برین ٹی وی، یادداشت کی کمی میں مبتلا ہونے کا خطرہ سوگنا بڑھ جاتا ہے، عالمی صحت ادارہ کے مطابق ٹچ اسکرین موبائل بچوں کی انگلیوں کی نسیں اوراس کی حساسیت پر گہرے اثرات پڑتے ہیں، جس کا سب سے بڑا نقصان لکھنے کی صلاحیت متاثر ہونا ہے، ویڈیو گیم سے نکلنے والی آوازیں کانوں کو متاثر کرسکتی ہیں، موبائل فون کی شعائیں ''ریڈیائی لہریں'' کم عمر بچوں کی آنکھوں کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہورہی ہیں، عالمی صحت ادارہ نے موبائل صارفین کوخبر دار کیا کہ موبائل فون سے جو شعائیں نکلتی ہیں کینسر، ذہنی امراض اور بچوں کے لئے بے حد نقصاندہ ہیں۔

سونے سے پہلے ایک گھنٹہ قبل موبائل فون استعمال کرنا ترک کردیں، موبائل فون کو سوتے وقت کم ازکم تین فٹ کے فاصلے پر رکھ کر سوئیں، دوسری جانب کھانا کھاتے وقت موبائل فون استعمال کرنے سے گریز کریں، اس سے دماغی صحت متاثر ہونے اور ذہنی کمزوری کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔

آج کا بچہ بچہ موبائل فون اور لیپ ٹوپ بخوبی استعمال کررہا ہے، آج کل بچے ٹین ایجس نہیں رہے؛ بلکہ اسکرین ایجس ہوتے جارہے ہیں، وقت بے وقت موبائل کے سامنے گردن جھلائے رکھنا ایک خطرہ کی نشانی ہے، اگرآپ چاہتے ہیں کہ آپ کا بچہ صحت مند رہے تو اس کا اسکرین ٹائم کم کرنا ہوگا۔

امریکہ کے بہبودی اطفال کی رپورٹ کے مطابق بچوں کو اسکرین ٹائم تیس منٹ سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے، ایک سروے کے مطابق ٹین ایجس اپنے دن کا چھ سے نو گھنٹے روزانہ موبائل پر ویڈیو دیکھ کر یا گیم کھیل کر قیمتی وقت رائیگاں کررہے ہیں، یعنی ایک بچہ جتنا سوتا نہیں اس سے زیادہ وقت موبائل پر خرچ کررہا ہے، چھوٹے چھوٹے بچے بھی جو آٹھ دس مہینے کے تب تک کھانا نہیں کھاتے جب تک اس کو اس کے پسندیدہ موبائل فون پر کوئی کارٹون نہ دیکھایا جائے۔

موبائل کے Appel ایپل کمپنی کا مالک اپنے بچوں کو سولہ سال تک موبائل ٹچ کرنے

نہیں دیا، گوگل، فیس بک اور میکروسافٹ پر کام کرنے والے 80 فیصد فیملی کے اندر یہ چیزیں موجود نہیں ہیں۔

جب بڑے بڑے لوگ اسکرین سے اپنے بچوں کو دُور رکھ رہے ہیں تو اس کی کوئی تو وجہ ہوگی، ایک سروے کے مطابق ایک عام آدمی ہر دن تقریباً سو مرتبہ بلاضرورت بھی سیل فون اُٹھاتا اور چیک کرتا ہے، ٹکنالوجی جہاں انسانی زندگی میں آرام اور سہولتیں فراہم کرتی ہیں، وہیں انسان کو نت نئے مسائل کا سامنا بھی ہے۔

بچے پُرسکون نیند سے کیوں محروم ہیں؟

آج کے ننھے منے بچوں کے کھیلوں اور جھنجھنوں سے کھیلنا پرانی بات ہوگئی ہے، آج بچے اسمارٹ فون سے گیم کھیلتے ہیں ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ عادت کم سن بچوں میں نیند کی کمی کا سبب بن رہی ہے، جب کہ بچوں کی ذہنی نشوونما کے لئے نیند بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔

جو بچے بچپن سے ویڈیو گیم کھیلنے یا ٹی وی دیکھنے کے عادی ہوجاتے ہیں، وہ پرسکون نیند سے محروم ہوجاتے ہیں، وہ بچے کہاں گئے جو شام ہوتے ہی دو پل میں سو جایا کرتے تھے، ماضی میں بچے 20 گھنٹے سوتے تھے اور آج بچے 20 گھنٹے جاگ رہے ہیں، اور تین سال کے بچوں کے ہاتھوں میں اسمارٹ فون ہے اور وہ بچے فون کو کانوں کے پاس رکھ کر گھومتے ہوئے ماں کی نقل کررہے ہوتے ہیں، کئی کئی گھنٹے موبائل استعمال کرنا بڑوں کی طرح اب بچوں کی بھی عادت بن گئی ہے، ہر چیز کی زیادتی نقصاندہ ہے، چاہے وہ زیادہ کھانا ہو یا موبائل کا استعمال ہو، بچوں میں موبائل فون کے ریڈیشن غیر محسوس طریقے سے بچوں کی آنکھوں اور جسم کے مختلف حصوں کو نقصان پہنچا رہے ہیں، ماہرین کا کہنا ہے کہ موبائل فون سے جنون کی حد تک چمٹے رہنا صحت کے لئے خطرناک اور نقصاندہ ثابت ہوسکتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

عشاء کا اندھیرا چھاتے ہی اپنے چھوٹے بچوں کو (گھروں میں)

روک لو اور جب رات کو خاموشی چھا جاتی ہے تو جاگنے اور غیر ضروری
گفتگو کرنے سے رُک جاؤ؛ کیوں کہ تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ رات کو
اپنی کونسی مخلوق (زمین پر) پھیلا دیتا ہے؛ لہٰذا دروازے بند کر لو،
چراغ بجھا دو، برتنوں کو ڈھانپ لو اور پانی کی مشکیں باندھ لو۔ (مسلم)

اکثر لڑکے رات دیر گئے پب جی گیم کھیلنے میں وقت صرف کر رہے ہیں، بچوں میں اور بڑوں میں بھی گیم کھیلنے کا ایسا نشہ چڑھ گیا ہے کہ ذرا سی فرصت ملی موبائل ہاتھ میں اسی طرح دن رات موبائل پر پب جی گیم کھیلنے والا ایک بچہ ہارٹ اٹیک آ کر فوت ہو گیا کہ ایک ہی جگہ گھنٹوں گذار دینے سے خون کے دورانیہ میں کمی آتی ہے، جو کہ دل کی رفتار کو کم کرنے یا روکنے میں معاون ہے، پب جی گیم ذہنی جسمانی نفسیاتی اور اخلاقی ہر اعتبار سے نقصاندہ ہے، نوجوان مسلسل اسے کھیلتے ہیں، اس سے ان کی خود اعتمادی مجروح کر دیتی ہے مفلوج کر دیتی ہے، اس گیم میں ایک دوسرے کو مار دھاڑ، قتل وغارت گری کے ذریعہ لطف اندوز ہوتا ہے، خنجر، اسلحہ یا وہ دستی بم اور توپ وغیرہ کا استعمال ہوتا ہے، جس سے گیم کھیلنے والوں کو جرائم کے نت نئے طریقے سیکھنے کو ملتے ہیں اور ذہن میں پر تشدد اور جارحانہ خیالات اُبھرتے ہیں، کئی جگہ پر نوجوان نے اس گیم کے سبب خودکشی کر لی ہے، آج جہاں پوری قوم مسلم تعلیمی، ادبی، ثقافتی اور معاشی بحران کے شکنجہ میں ہے وہیں پر ہماری نسلوں کا اس طرح کے نقصاندہ گیم کے پیچھے وقت ضائع کرنا باعث تشویش ہے، والدین اور وہ لوگ جس کے دل میں قوم وملت کا درد ہے وہ اپنے گھر، گاؤں، قصبے میں ایسے نوجوان کو حکمت سے سمجھانے کی کوشش کریں کہ ان کا مستقبل برباد نہ ہو۔

● ● ●

بچوں کے دین خطرہ میں

ایمان اور اسلام سے برگشتہ کرنے والی سوشل میڈیا اور موبائل فون کی بے انتہاء کثرت ہوگئی ہے، پوری دنیا اس وقت محنت کررہی ہے کہ مسلمانوں کے بچے دین اسلام سے نکل جائیں، ایمان سے محروم ہوجائیں اور جتنے ذرائع ابلاغ ہیں پوری قوت کے ساتھ اس پر محنت کررہے ہیں۔

اسکول سے لے کر یونیورسٹی تک نصابِ تعلیم گمراہ کن مواد پر مشتمل ہے، جس سے کافرانہ مشرکانہ عقائد وافکار کی قباحت دل سے نکل رہی ہے، مشنری اسکول وکالج میں عقیدۂ تثلیث یا دیوی دیوتاؤں کی پرستش کرائی جاتی ہے، مذہبی اشلوک پڑھائے جاتے ہیں، وندے ماترم جیسا شرکیہ ترانہ بھارت ماتا کی جۓ جیسے شرکیہ نعرہ لگانے پر مجبور کیا جاتا ہے۔

فقیہ العصر حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی مدظلہ العالی نے عرصہ پہلے اپنے بیان میں فرمایا تھا کہ آج سب سے اہم مسئلہ دین وایمان کے تحفظ کا ہے، اس سلسلہ میں حکومت کی جونئ تعلیمی پالیسی ہے، این آرسی سے کم خطرناک نہیں ہے، اس کے مطابق تیسری جماعت ہی سے حکومتی نصاب پڑھانا ہوگا۔

ملکی تہذیب کے نام پر خالص ہندوانہ چیزیں سکھائی جائیں گی، آرٹ کے نام بھجن، تاریخ کے نام پر دیوی دیوتاؤں کی داستانیں اور مزاج یہ بنایا جائے گا کہ تعلیم کے لئے سرسوتی کی پوجا کریں، روزگار کے لئےلکشمی کی اور طاقت کے لئے درگا کی۔

یہ تعلیم آہستہ آہستہ مسلمانوں کو ارتداد کی طرف لے جائیں گی اس کا اثر فوراً ظاہر نہ ہوگا؛ لیکن اگلی نسلوں میں اس کا ظاہر ہونا شروع ہوجائے گا، اس وقت سب سے اہم مسئلہ دین

وایمان کے تحفظ کا ہے، ایک گاؤں میں درگا پر چڑھانے والے اکیس میں سے انیس بکرے مسلمانوں کے تھے، نئی نسل ایسے ماحول میں پرورش پا رہی ہے، جو غیر دین دارنہ وملحدانہ ہے، موجودہ دور کا المیہ یہ ہے کہ گھروں سے دین داری رُخصت ہو چکی ہے؛ لہٰذا اب اس کی کوئی گیارنٹی نہیں کہ بچوں کے بچے ایمان و دین پر باقی رہیں گے، ٹی وی چینلوں کی بھر مار ہے، ان پر ہمہ وقت چلنے والے ملحدانہ پروگرام بھی دین اسلام سے دوری کا سبب بن رہے ہیں۔

اس سے پہلے یہ بچے ہمارے ہیں

1990ء کے ٹائمز میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ 20 یا 50 سال کے بعد پوری دنیا پر اسلام کا غلبہ ہوگا، انگلینڈ وغیرہ کے ماہرین اکٹھا ہوئے کافی غور وفکر کے بعد کچھ سمجھ میں نہ آیا، آخر کار پوپ جان پال کے پاس اس مسئلے کو لے گئے پوپ ساری باتیں سن کر ان سے پوچھا کہ مسلمانوں کے بچے زیادہ تر کہاں پڑھتے ہیں، انگلش میڈیم اسکول میں یا مکتب میں یا مدرسہ میں تو لوگوں نے کہا کہ 80 فیصد بچے انگلش میڈیم اسکول میں پڑھتے ہیں اور بہت کم بچے مکاتب اور مدرسہ دینیہ میں پڑھتے ہیں تو پوپ نے ایک فقرہ کہا کہ کانوں میں روئی ڈال کر سو جاؤ فکر نہ کرو یہ بچے ہمارے ہیں، مسلمانوں کے نہیں، جب یہ انگریزی تعلیم ومغربی تہذیب سیکھیں گے۔

یہ نوخیز بچے سگریٹ، ہروئن، شہوت انگیز تصویریں اور ہیجان خیز زنا کے مناظر سے لبریز فلمیں دیکھیں گے اور عورتوں کو بے حیائی کی ترغیب دے کر عریاں اور فحش فلمیں دیکھا کر ان کے حیاء کا پردہ اُتروا دیں گے اور ان کے مردوں کی عریاں اور فحش فلمیں دیکھا کہ مردانگی کی جڑ کاٹ دیں گے تو ان کے یہاں کوئی خالدؓ، کوئی طارق، کوئی صلاح الدینؒ اور کوئی ٹیپو پیدا نہیں ہوں گے۔ (ماخوذ از: مغربی ثقافت اور ملحدانہ کردار)

کارٹون یا ویڈیو گیم کے نقصانات

موبائل فون کی افادیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا، موبائل فون کا استعمال ضرورت کے

بجائے لہو ولعب کا ایک مجموعہ بن گیا ہے، ان لغویات میں کارٹون دیکھنا اور گیم کھیلنا بھی ہے، دشمنانِ اسلام نے اسلام کو مٹانے کے لئے نئی نسل کو ہی نشانہ بنانے کے لئے میڈیا کا سہارا لیا ہے، بے شرمی اور بے حیائی کے تمام دروازے کھول دیئے ہیں، فحاشی، عریانیت کو دلچسپ شکل میں پیش کیا گیا ہے، تفریح کے نام پر برہنہ مناظر، ان مناظر میں خونی رشتوں کے درمیان جنسی تعلقات، خاوند اور بیوی کے غیر مرد یا غیر عورت سے جنسی تعلقات، تفریح کے نام پر دیکھایا جا رہا ہے۔

ہمارے بچے یہ سب دیکھ کر بڑے ہو رہے ہیں، بعد میں وہ بھی اسی سسٹم کا حصہ بنیں گے، کارٹون، بچوں کے تفریح کا سامان نہیں وہ پس پردہ اپنے اندر فساد عظیم لیا ہوا ہے، کارٹون کے ذریعہ بچوں کے اخلاق وعقائد پر حملے ہو رہے ہیں، اکثر کارٹون میں باطل مذہب کی ترجمانی ہوتی ہے، جیسے بتایا جاتا ہے کہ کسی بت کی پوجا کرنے سے وہ مشکل دور ہوگئی، کسی میں صلیب کے ذریعہ قلبی طمانیت اور راحت ہوتے ہوئے دکھایا جاتا ہے، دادا کا انتقال ہوا تو بچے نے اپنے والد سے پوچھا کہ دادا کو کب جلائیں گے، بچوں کو بھگوان سے مانگنے اور دیوی دیوتاؤں کی پوجا کرتے دکھایا جاتا ہے۔

بچے کارٹوں کے دیوانے ہوتے جا رہے ہیں، اور ایک اہم بات جو کارٹون میں دکھائی جاتی ہے وہ یہ کہ بدلہ لینا، جیسے ٹام من جیری کارٹون ہے، جس میں بچوں کے دماغ کو اس بات پر آمادہ کیا جاتا ہے کہ بدلہ کیسے لیا جاتا ہے، اور بتایا جاتا ہے کہ یہ زندگی کھیل کود کا نام ہے، زندگی کا مقصد مزے کرو، گویا بچوں کے ذہن کو اس طرح تیار کیا جا رہا ہے کہ اس زندگی کے بعد کوئی زندگی نہیں ہے، جتنا ہو سکے موج مستی کرو، بچے کچی مٹی کی طرح ہوتے ہیں جس سانچے میں ڈھالو ڈھل جائیں گے۔

چند قاتل گیم

موبائل فون میں بہت سارے گیم ایسے ہیں جن سے جان بھی جا سکتی ہے، جیسے

بلو ویل گیم، یا پب جی، یہ گیم قاتل گیم ہیں اس کو کھیل کر بہت سارے بچوں نے اپنی جان بھی گنوادی ہے، ''ریسڈنٹ دی ول فور'' اس گیم میں جگہ جگہ دین اسلام کی توہین کی گئی ہے، ''بزنس آف ورشیا'' ورشیا سے مراد ایران ہے یعنی ایران کا شہزادہ، اس میں بھی جگہ جگہ دین اسلام کی توہین کرتا ہوا نظر آتا ہے، نوجوانوں کی ذہن سازی کی جارہی ہے کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو قتل و غارت گری اور تلوار کے زور سے پھیلا ہے، یہ نوجوانوں کو گمراہ کرنے اور دین اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش ہے۔

بہت سے کارٹون میں لڑتے جھگڑتے مار پیٹ کرتے دکھایا جاتا ہے اور ایسا لباس پیش کیا جاتا ہے جو بالکل غیر اسلامی ہے، شرم و حیاء سے عاری نازیبا حرکات دکھائے جاتے ہیں، جنھیں دیکھ کر بچہ بھی ان کی نقالی کرنے لگتا ہے، اور بہت سے کارٹون میں جرائم کے بُرے انجام سے بچنے کے لئے جھوٹ بولنے کے مناظر بھی دکھائے جاتے ہیں۔

بعض کارٹون ایسے ہوتے ہیں جس میں بڑوں کی اور والدین کی توہین اور ان کا مذاق دکھایا جاتا ہے، اس لئے والدین اپنے بچوں کی تربیت اور ان کی شخصیت سازی کی فکر کریں، انھیں احکام الٰہی، سنت نبوی اور صحابہ کے قصے سنائیں، بچوں کو ٹی وی کے سپرد کر کے بری الذمہ نہ ہوں، ہم جدید دور کی ایجادات کو شکست تو نہیں دے سکتے، ہاں ہم بچوں کی دینی خطوط پر تربیت تو کر سکتے ہیں۔

شریعت اس کھیل کی اجازت دیتی ہے جس میں جسمانی ورزش ہو اور وہ بندے کو ذکر الٰہی اور نماز سے غافل نہ کردے، جس میں عریانیت نہ ہو، موبائل گیم میں نہ کوئی دینی اور نہ کوئی دنیوی فائدہ ہے؛ بلکہ صرف ضیاع وقت ہے، گیم خواہ موبائل پر ہو یا ویڈیو گیم پر جو عموماً تفریح اور لطف اندازی کے لئے کھیلا جاتا ہے، ہرگز جائز نہیں، ناجائز چیزوں سے لذت حاصل کرنا بھی شرعاً حرام ہے۔ (ڈیجیٹل تصویر کی شرعی احکامات:۹۹)

گیم خواہ موبائل کے ذریعہ ہو یا ویڈیو یا دوسرے آلات کے ساتھ بچوں کے تعلیمی اوقات کو ضائع کرنا ہے، بعض گیمز میں ناچنا اور عریاں تصاویر ہوتے ہیں، جو بچوں کے ذہن کو

بچپن سے فحاشی اور بداخلاقی کی طرف مائل کرتی ہیں، جب کہ بعض گیمز میں بندوق اور پستول کا استعمال بھی ہوتا ہے، یہ بھی بچوں کے ذہن میں فساد جنگ وجدال کی تخم ریزی کا ذریعہ ہے۔

بچوں کی تربیت کے حوالے سے بڑی غفلت ہے، بچے آہستہ آہستہ گیم کا اثر لے کر چھوٹے بڑے گناہ اور جرم کر بیٹھتے ہیں، انٹرنیٹ اور موبائل وقت کا بڑا دجال ہے، دشمنانِ اسلام نے بے حیائی اور بے شرمی کے تمام دروازے کھول دیئے ہیں، بدکرداری، فحاشی، عریانیت کو گیم اور کارٹون کے ذریعہ بچوں کے عقائد پر حملے کئے جارہے ہیں، اس لئے ماں باپ بچوں کے سامنے موبائل فون پر ڈرامے، فلمیں نہ خود دیکھیں اور نہ بچوں کو دیکھنے دیں۔

نئی نسل ایسے ماحول میں پرورش پارہی ہے جو غیر دین دارانہ وملحدانہ ہے، بچوں کی تعلیم وتربیت کا نظام ایسی درسگاہوں میں ہے جو بالکلیہ غیر اسلامی بلکہ اسلام دشمن ہیں، گھریلو دینی تعلیم ودینی شعور کے فقدان کی وجہ کچھ مسلم لڑکے اور لڑکیاں بھی مغربی تہذیب کا شکار ہیں، اکثر گھروں سے دین داری رُخصت ہوچکی ہے، والدین کے اندر غلط باتوں پر بچوں کو ٹوکنے کا رواج ختم ہوگیا ہے اور حقیقت یہ ہے بچوں کو جو رُخ ماں باپ دیں گے بچہ اسی پر چلتا رہے گا، اگر ماں باپ کے افکار اچھے نہیں تو بچوں کے عادات اچھے نہیں ہوسکتے۔

عصری تعلیم حاصل کرنے والی یہ نئی نسل ملت کا بڑا سرمایہ ہیں اور یہ بغیر تربیت کردار سازی کے ملت کا سرمایہ نہیں بن سکتے، بہت تیزی کے ساتھ حالات بچوں کے لئے خطرناک بنتے جارہے ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ بچوں کو کارٹون دیکھنے سے دُور رکھیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ گیم کھیلنے کے نام پر دین وایمان سے بدظن ہوجائیں، یا ایمان اور کفر کے درمیان تمیز نہ کرسکیں اور اپنی جان کو ناحق ضائع کرنے سے بچ سکیں۔

● ● ●

نوجوانوں سے خطاب!

حضرت مولانا ابوالحسن علی ندویؒ کی بصیرت افروز تحریر سے اقتباس ملاحظہ فرمائیں :

اے مسلمانو! کیا تم سنتے ہو، مغربی درسگاہوں، تحقیقاتی اداروں اور علمی مرکزوں سے مسلسل ایک آواز ہم سے مخاطب ہے، مگر افسوس کوئی اس پر توجہ نہیں دیتا، کسی کا خون جوش نہیں مارتا اور کسی کی غیرت نہیں جاگتی۔

یہ آواز کہتی ہے: اے مسلمانو، اے ہمارے غلاموسنو! تمہارے اقبال کے دن گذر گئے، تمہارے علم کے کنویں سوکھ گئے اور تمہارے اقتدار کا سورج ڈوب گیا، تمہارے بازو اب شل ہوگئے اور تمہاری تلواریں زنگ آلودہوگئیں۔

اب ہم تمہارے آقا ہیں اور تم ہمارے غلام ہو، دیکھو ہم نے سر سے پاؤں تک کیسا تمہیں اپنی غلامی کے سانچے میں ڈھالا ہے، ہمارا لباس پہن کر ہماری زبان بول کر اور ہمارے طور وطریقے اختیار کر کے تمہارے سرفخر سے بلند ہوجاتے ہیں، تمہارے چھوٹے چھوٹے معصوم بچے ہمارا قومی نشان و مذہبی شعائر ٹائی لگا کر اسکول جاتے ہیں تو اس لباس کو دیکھ کر کیسے تمہارا دل خوش ہوتا ہے۔

ہم بے وقوف نہیں تھے ہم تمہارے دل و دماغ کو اپنا غلام بنا چکے تھے، اب تم ہماری آنکھوں سے دیکھتے ہو، ہمارے کانوں سے سنتے ہو اور ہمارے دماغ سے سوچتے ہو۔

اب تمہارے وجود میں تمہارا اپنا کچھ نہیں، اب ہر شعبہ زندگی میں ہمارے محتاج ہو، تمہارے گھروں میں ہمارے طور طریقے ہیں، تمہارے دماغوں میں ہمارے افکار ہیں، تمہارے اسکولوں اور کالجوں میں ہمارا مرتب کیا ہوا نصاب ہے، تمہارے بازاروں میں

ہمارے سامان ہیں، تمہاری جیبوں میں ہمارا سکہ ہے، تمہارے سارے تجارتی ادارے صبح اُٹھتے ہی ہمارے سکہ کو سلام کرتے ہیں۔

تمہیں اپنے جوانوں پر بڑا ناز تھا تم کہتے ہیں کہ ’’ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی‘‘ تو سنو! اس زرخیز زمین کو ہم نے ہیروئن بھرے، سگریٹ، شہوت انگیز تصاویر، ہیجان خیز زنا کے مناظر سے لبریز فلمیں اور ہوس وزر کا بھوکا بنادیا ہے، خبردار! ہماری غلامی سے نکلنے کی کوشش نہ کرنا، ہمیں اُمید ہے کہ کہ تم ہرسُوا ایسا نہیں کرسکتے؛ کیوں کہ ہم نے تم میں سے ایمان کی پختگی، جوش جہاد، بالغ نظری، غیرت دین کو ہم نے تمہارے دانشوروں مفکروں اور عالموں سے دنیا کی چند آسائش کی چیزیں دے کر خرید لئے ہیں۔

ہم نے تمہاری عورتوں کو ٹی وی کے ذریعہ بے حیائی کی ترغیب دی ہے، ان کے سر پر چادر اُتار دی ہے، تمہارے مردوں کو موبائل فون میں عریاں اور فحش فلمیں دیکھا کر ان کی مردانگی کی جڑ کاٹ دی ہے، اب تمہارے یہاں کوئی خالد، کوئی طارق، کوئی صلاح الدین اور کوئی ٹیپو پیدا نہیں ہوسکتا اور سنو! تمہاری قوم کے کچھ احسان بھی ہم پر ہیں کہ تمہارے علماء نے مسجدوں اور مدرسوں میں بیٹھ کر ایک دوسرے کی تکفیر کر کے آپس میں لڑکر ہماری تہذیب وافکار کے لئے راستہ صاف کیا ہے، تمہارے دانشوروں نے ماڈرن کہلانے کے شوق میں ملحد اور زندیق بن کر ہمارے فلسفہ کی اشاعت کی اور ہم نے حرام وحلال کی قید سے آزاد کیا۔

(ماخوذ از: مغربی ثقافت اور ملحدانہ افکار کا نفوذ اور اس کے اسباب)

● ● ●

دس سال سے کم عمر بچوں کو موبائل ہرگز نہ دیں

معصوم اور نوخیز بچے جن کی عمر ۲ تا ۱۲ کے درمیان ہے ان کا اعصابی نظام موبائل، ریڈیشن کے انتہائی گہرے اثرات کی وجہ سے دھیرے دھیرے مفلوج ہوجاتا ہے، عالمی ادارہ صحت کے اپیل پر دنیا کے مختلف ممالک نے ۱۲ سال تک کے بچوں کے موبائل استعمال کروانے پر قانونی پابندی اور جرمانہ عائد کیا ہے۔

امریکی نیشنل انسٹی ٹیوٹ کے مطابق والدین خود اپنے بچوں کو موبائل کا عادی بنا رہے ہیں، بچوں کی مسلسل لی جانے والی تصاویر، ویڈیوز دھیرے دھیرے موبائل گیم میں بڑھتی ہوئی رغبت، پھر بچے کا عادی ہوجانا اس کے بعد والدین کا بےبسی کا اظہار کرنا، جب کہ موبائل ریڈیشن زہریلی اشیاء سے زیادہ خطرناک ہیں، جس سے بینائی کی کمزوری، ڈپریشن، وائرل انفیکشن حرکت قلب کی بے قاعدگی، کینسر، برین ٹیو، سر درد میں مبتلا ہونے کا خدشہ سو فیصد بڑھ جاتا ہے۔

اسی طرح ٹچ اسکریم پر انگلیاں پھرتے پھرتے انگلیوں کی حساسیت گھٹتی جارہی ہے، جس سے لکھنے کی صلاحیت متاثر ہوسکتی ہے، اسی طرح گیمز ویڈیو اور اس سے نکلنے والی آوازیں کانون کی حساسیت کو متاثر کررہے ہیں، سب سے زیادہ خطرہ بچوں کی آنکھوں کا ہوتا ہے، تو بس اپنے لخت جگر کو موبائل سے دور رکھئے۔ (بہ شکریہ روزنامہ اورنگ آباد)

اگر آپ کا اپنا بچہ یا دوست کا پانچ سالہ بچہ سگریٹ کا کش لگاتا دیکھ لیں تو آپ کا ری ایکشن کیا ہوگا، یا وہی پانچ سالہ بچے کو ہاتھ میں شراب کی بوتل لئے گھر میں گھومتا پھرتا دیکھیں تو آپ کا ری ایکشن کیا ہوگا۔

یقین کیجئے اسی سے کچھ ملتی جلتی چیزیں روز اپنے بچوں کے ہاتھوں میں بلا تردد دیئے

جارہے ہیں، ایک ریسرچ کے مطابق سیل فون کا استعمال بچوں کے دماغ میں وہی ہارمون جمع کرتا ہے جو کوکین، شراب، سگریٹ پینے سے ہوتے ہیں۔

مغربی ممالک میں شراب اور سگریٹ پینے کے لئے عمر کی ایک حد ہے تو پھر موبائل کے لئے کیوں نہیں ہے، جب کہ وہی اثرات ہیں جو شراب اور سگریٹ میں پائے جاتے ہیں اس ترقی یافتہ دور میں چھوٹے چھوٹے بچوں کے ہاتھ میں موبائل ہے بچے اسی کو اپنا دوست سمجھ رہے ہیں، ذرا بڑے بچے اپنے دُودھ فیڈر کے بجائے موبائل لینے کو ہی ضد کرتے ہیں اور جب تک موبائل کے جان میں جان ہے، یعنی اس کی بیٹری باقی ہے تو کوئی مائی کا لال بچوں سے موبائل نہیں لے سکتا والدین بھی مطمئن ہیں کہ چلو اس طرح بچے چپ تو بیٹھے رہیں گے تنگ نہیں کریں گے، چھوٹے بچوں کے لئے موبائل کا استعمال کونسا فائدہ مند ہے، ہوش سنبھالنے والے بچوں کو موبائل دے کر خود بے فکر ہو جانا بلی کو دیکھ کر کبوتر آنکھیں بند کر دینے کے مترادف ہے۔

بچوں کی ذرا سی ضد پر ماں باپ اپنے بچوں کو اسمارٹ فون یا ٹبلیٹ پکڑا دیتے ہیں جو کہ بہت بُری عادت ہے، ایک مرتبہ بچوں کو اس کی لت لگ جائے تو چھوٹنا مشکل ہو جاتا ہے، آج کل بچے کھیل کود میں دلچسپی بہت کم لیتے ہیں، اسمارٹ فون کی طرف ان کا جھکاؤ زیادہ ہو گیا ہے، اس سے بچے کے ذہنی نشوونما پر بُرا اثر پڑتا ہے اور جسم موٹاپا مائل ہو جاتا ہے، اس طرح ان کو نئی نئی بیماریاں گھیر لیتی ہیں، اسمارٹ فون کی مشغولی کی وجہ سے وہ صحیح طریقے سے نیند بھی نہیں لے پاتے۔

ٹبلیٹ یا اسمارٹ فون کے زیادہ استعمال سے بچوں کو ایسے چیزوں کا پتہ چلتا ہے، جو کہ بچوں کی اس عمر میں پتہ نہیں چلنی چاہئے، اسی طریقے سے بچوں میں چھڑ چھڑا پن اور چھوٹی سی بات پر جذباتی ہونا، غصہ کرنا ضد کرنا جیسی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں، اس لئے بچوں کو ٹبلیٹ یا اسمارٹ فون سے دور رکھنا ہی بہتر ہے؛ تاکہ ان کی آنکھیں خراب نہ ہو اور چھوٹی سی عمر میں چشمہ کی ضرورت نہ پڑے۔

● ● ●

یہ اہلِ کلیسا کا نظام تعلیم

پہلے تو ہمارے گھروں میں اسلامی تعلیم ہے اور نہ تربیت، اوپر سے مخلوط تعلیم کا جو رواج چل پڑا ہے، مسلم بچوں کے لئے سم قاتل ثابت ہو رہا ہے، اس کی وجہ لڑکیاں زیادہ تر مغربی تہذیب کی طرف مائل ہونے کی وجہ سے مخلوط تعلیم میں تباہی و بربادی کے ہزاروں واقعات موجود ہیں، اسکول سے لے کر یونیورسٹی تک نصابِ تعلیم گمراہ کن مواد پر مشتمل ہوتا ہے، جس سے دینی شعور ختم ہو رہا ہے، مسلم بچوں میں کافرانہ، مشرکانہ عقائد وافکار کی قباحت دل سے نکل رہی ہے، بعض دفعہ یہ بھی دیکھا گیا کہ پڑھائی جانے والی کتابیں اسلام کے خلاف ہیں اور باطل افکار پر مشتمل ہیں، اس کے علاوہ سوشل میڈیا کی ایسی بہت ساری سائٹ ہیں جو اسلام کے نام پر چلائی جاتی ہیں، مگر ان میں مواد اسلام مخالف ہوتا ہے، اللہ کے واسطہ بچا لیجئے اپنی قوم کے بچوں کو، ہمارے دین وایمان کی بقاو حفاظت صرف اسلام کے دامن میں ہے۔

اسکول اور کالج میں لڑکے اور لڑکیاں مل کر تعلیم حاصل کرتے ہیں اور فارغ اوقات میں ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھ کر پڑھنے کے ساتھ دوستیاں اور محبتیں بھی پال لیتے ہیں، دوستی اور محبت کے لمحات میں ایک دوسرے کی تصویریں اور ویڈیو بناتے ہیں۔

اور وہی تصویریں اور ویڈیوز بلیک میل کرنے کے لئے کام میں لائی جاتی ہیں، جس سے کئی لڑکیاں اپنی جان سے چلی گئی ہیں اور والدین جنھوں نے پیدا کیا، بولنا چلنا، رونا ہنسنا سکھایا وہ مایوسی کی تصویر بن کر اپنی بے گناہی کا ثبوت ڈھونڈنے عدالتوں کا چکر لگانے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

انٹرنیٹ استعمال کرنے والے نوجوان ان سے تعلیمی استفادہ کرنے کے بجائے فحش

اور عریاں مناظر دیکھ رہے ہیں، نوجوان لڑکوں سے ملنے جلنے اور دنیا کی ہوا سے آشنا ہونے کے مواقع یہیں سے فراہم ہوتے ہیں، یہیں سے دلوں تک فاصلہ طے ہوتے ہیں، رفتہ رفتہ دل ونگاہ کی سرگرمیاں عروج پر پہنچ جاتی ہیں اور معاملے دوستی سے لو میریج تک پہنچ جاتا ہے۔

مدارس میں لڑکیوں کی تعلیم کے لئے بڑی تعداد مرد اساتذہ کی ہوتی ہے، بالغ لڑکیاں ان غیر محروم اساتذہ کے سامنے بے پردہ ہوتی ہیں، پروفیسروں اور ہم جماعت لڑکوں سے بے حجابانہ گفتگو، پھر بات سے بات، نجی زندگی تک پہنچ جاتی ہے ایسے میں عصمت اور عزت کا بچانا مشکل ہوجاتا ہے :

ذکر جب چھڑ گیا قیامت کا
بات پہنچی تری جوانی تک

تعلیمی حرج

جہاں دونوں کے ہاتھوں میں اسمارٹ فون ہو وہاں آئے دن نت نئے افسانے جنم لیتے ہیں، لڑکیاں بن سنور کر اپنے حسن و جمال کی نمائش کرتے ہوئے اپنے آپ کو سجا کر پیش کرتی ہیں اور لڑکے ان لڑکیوں پر ڈورے ڈالنے میں مصروف رہتے ہیں، لڑکیوں اور لڑکوں کی توجہ پڑھائی کی طرف نہیں ہوتی، بیچاروں کا حال کچھ اس طرح ہوتا ہے :

جب مسیحا دشمن جاں ہو تو کیا زندگی
کون راہ بتلا سکے جب خضر بہکانے لگے

حضرت مولانا پیر ذوالفقار صاحب مدظلہ العالی اپنی تقریر میں فرمایا کہ اگر آپ چاہتے ہوں کہ ہمارے بچے معیاری تعلیم حاصل کریں تو لڑکیوں کے تعلیمی ادارہ الگ ہوں اور لڑکوں کے تعلیمی ادارہ الگ ہوں، لڑکے اور لڑکیاں ایک دوسرے کے چہرہ کو پڑھنے کے بجائے کتابوں کے پڑھنے میں مشغول ہوں گے، اسی طرح موبائل فون، ٹی وی کے سیریل، فلموں سے، گانے اور بے پردگی کی مخلوط محفلوں سے دُور رکھیں، فیشن ایبل لباس پہن کر کالج جانے سے روکھیں کہ کہیں لوگ اس کے حور پن کو دیکھ کر بے ساختہ مائل نہ ہوں۔

حقیقت اور مشاہدہ یہی ہے کہ کالج اور یونیورسٹیوں کے ہاسٹل میں رہتے ہوئے لڑکے اور لڑکیاں تعلیم پاتے ہیں، یہاں فیشن پرستی اور جنس پرستی میں خوب اضافہ ہوتا ہے، اکثر طلباء باہمی رضامندی کے ساتھ جنسی ملاپ بھی کرتے رہتے ہیں، تحصیل علم کا کوئی مخالف نہیں مگر تعلیم کے نام پر مخلوط نظام تعلیم کے ذریعہ زنا جیسے مہلک گناہ کو فروغ دیا جا رہا ہے، اسی مقصد کے پیش نظر سب سے پہلے انگریزوں نے مخلوط تعلیم کو رواج دیا، پھر ہر جگہ رقص وسرود کی محفلیں اور مختلف سرگرمیوں کے ذریعہ بے حیائی کو عام کیا، معصوم لڑکوں اور لڑکیوں کو ہر جگہ ناچنے اور گانے کی تعلیم دی جانے لگی اور موقع بموقع فلموں اور ڈراموں کے ذریعہ حیا سوز اور اخلاق سوز مناظر دیکھائے جانے لگا اور آہستہ آہستہ لڑکوں اور لڑکیوں کے پھٹے اور بدنما کلر کے کپڑوں کو فیشن کا نام دیا گیا، جو معصوم بچوں کے مقدس بدن کو ڈھاکنے میں ناکام رہے، اس کے علاوہ نت نئے لباس جو ستر کو چھپانے کے لئے نہیں؛ بلکہ فیشن کے طور پر پہنے جا رہے ہیں۔

اسلامی تہذیب احکام شریعت اور سنت نبوی کی پیروی کے بجائے فلمی اداکاروں کی طرح اور بے حیا عورتوں کا لباس پہن کر فخر محسوس کر رہی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’ایسی عورتیں جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو پاسکیں گی‘‘ (ترمذی) اُمتی ہونے کی حیثیت سے اپنے نبی کی سنت پر عمل کرنا چاہئے، فیشن کے بجائے سنت سے محبت کیجئے، فیشن پرستی کا انجام فیشن پرستوں کے ساتھ ہوگا؛ لیکن سنت پر عمل سے دنیا میں وقار اور آخرت میں عزت نصیب ہوگی، سنتوں سے محبت اسلام کی رُوح ہے اور جب تک یہ رُوح قائم ہے اس وقت تک اسلام کا وجود بھی سلامت ہے اور جس دن یہ رُوح ختم ہو جائے گی اس دن ہم میں اور یہودیوں میں کوئی فرق نہ ہوگا۔

● ● ●

اگرنگاہ کی حفاظت نہیں تو شرمگاہ کی حفاظت مشکل!

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: ’’مرد اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور عورتیں بھی اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں‘‘ (سورۂ نور: ۳۰-۳۱) نبی کریم ﷺ نے فرمایا نظر ابلیس کے تیروں میں ایک زہر آلود تیر ہے، (المعجم الکبیر) اور حقیقت بھی کچھ ایسی ہے کہ اگر نگاہ کا تیر پیوست ہوجائے تو آدمی اس وقت بے قابو ہوجاتا ہے، اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آنکھوں کا زنا بدنظری ہے، کانوں کا زنا غلط بات سننا ہے اور زبان کا زنا غلط بات بولنا ہے اور ہاتھ کا زنا غلط چیز پکڑنا ہے، پیر کا زنا بُرے ارادہ سے چلنا ہے، دل خواہش اور تمنا کرتا ہے اور پھر شرمگاہ اس کی تکذیب یا تصدیق کرتی ہے۔ (بخاری: ۶/ ۹۲۲)

اور ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ کی لعنت اجنبی عورت کو دیکھنے والے پر، نظر کی حفاظت بہت ضروری ہے، قسم خدا کی بدنگاہی کی وجہ سے کئی ہنستے بستے گھر اُجڑ گئے، آخر بدنظری ہوتی کیا ہے؟ جان بوجھ کر قصداً نامحرم کو دیکھنا چاہے وہ مرد ہو یا عورت بوڑھا ہو یا جوان اور اس سے دل کا سکون محسوس کرنا یہ بدنظری ہے۔

حضرت علامہ ابن قیمؒ نے کیا خوب بات کہی ہے کہ نظر خطرہ کو جنم دیتی ہے، شہوت کو اُبھارتی ہے، نظر ہی پہلی سیڑھی ہے جو تعارف کے بغیر رابطہ اور چیاٹنگ کا سبب بنتی ہے؛ اس لئے اللہ تعالیٰ نے سورہ نور میں مومن مرد اور مومن عورتوں کو نگاہیں جھکانے کا حکم دیا۔

مگر بدقسمتی سے ہمارے یہاں معاملہ اُلٹا ہے نوجوان لڑکی کو دیکھ کر بوڑھوں کی بھی رال ٹپکنے لگتی ہے، اسی طرح عورتیں بھی مردوں کو دعوت نظارہ دینے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش میں ہیں، اگر نگاہ کی حفاظت نہیں کریں گے تو شرمگاہ کی حفاظت مشکل

ہوجاتی ہے، اس لئے آنکھوں کی بے باکی نکاح کے بغیر آزاد شہوت رانی شادی شدہ زندگی سے نفرت اور بیزاری کی عادت پڑ جاتی ہے، موبائل فون میں لڑکیوں کی نیم عریاں تصویریں، ناجائز پیار ومحبت، معصوم بچیوں کی عصمت دری کے واقعات دیکھ دیکھ کر معاشرہ جنسی پاکیزگی اور اخلاقی قدروں سے دُور ہوتا جارہا ہے :

بے پردہ حسینوں سے ہوا تنگ زمانا
آنکھوں نے شروع کردیا اب دل کو ستانا

مردوزن کے اختلاط کی ممانعت

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ خلوت وتنہائی اختیار نہیں کرتا، مگر یہ کہ شیطان اس کے ساتھ ان کا تیسرا ساتھی ہوجاتا ہے، (ترمذی) اور ارشاد فرمایا: کہ تم عورتوں کے پاس جانے سے بچو، ایک صاحب نے عرض کیا یارسول اللہ! جیٹھ اور دیور وغیرہ کا کیا حکم ہے، آپ نے فرمایا یہ لوگ موت ہیں۔ (بخاری ومسلم)

مردوزن کا اختلاط پوری انسانی تاریخ میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ تک کسی بھی زمانے میں پسند نہیں کیا گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

> عورت شیطان کی صورت میں آتی ہے (جیسے شیطان گناہ کے جذبات پیدا کرتا ہے، اسی طرح عورت انسان کو گناہ کی دعوت دیتی ہے یا یہ کہ جماع کی خواہش کو پیدا کرتی ہے) اور جب تم میں سے کسی کے دل میں کسی عورت کا خیال جم جائے تو فوراً اپنے گھر کا رُخ کرے اور اپنی خواہش کو وہاں پوری کرے، یہ عمل دل میں پیدا ہونے والی گناہ کی گرمی کو ٹھنڈا کردے گا۔ (مشکوۃ: ۲/۲۶۸)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

> عورت چھپا کر رکھنے کی چیز ہے، بلا شبہ جب وہ گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اسے غیر مردوں کی نظر میں مزین کرکے دیکھتا ہے اور یہ بات

بالکل یقینی ہے کہ عورت اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ قریب اس
وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے اندر ہوتی ہے۔(المعجم الکبیر للطبرانی)

جب حوا کی بیٹی کھلا بدن چست لباس پہن کر باہر نکلتی ہے تو مرد بھی ہوس کا پجاری بن جاتا ہے :

حسن کا ایک آہ نے چہرہ نڈھال کردیا
آج تو اے دل حزیں تونے کمال کردیا

بے پردگی سے منع کرنے پر یہ آزاد خیال عورت مرد کو تنگ نظر اور پتھر کے زمانے کا جیسے القابات سے نوازتی ہیں، کھلے گوشت کی حفاظت نہیں؛ بلکہ کتوں اور بلیوں کے منھ سینے چاہیے، ستر ہزار کا سیل فون چار ہزار کا میکپ کھلے بالوں کو شانہ پر گرا کر انڈے کی شکل جیسا چشمہ لگا کر جب لڑکیاں گھر سے باہر نکلتی ہیں تو مرد کی ہوس بھری نگاہوں کا شکار ہو جاتی ہیں :

سنبھال اے بنت حوا اپنے شوخ مزاج کو
ہم نے سرِ بازار حسن کو نیلام ہوتے دیکھا ہے

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ عورت جیسے جیسے ترقی کر رہی ہے، ویسے ویسے فحاشی پھیل رہی ہے، گھر کا مرد ظالم بنتا جا رہا ہے اور باہر کا مرد ہمدرد بنتا جا رہا ہے، آج سماج کا ایک بڑا طبقہ معاشرہ میں مغربی تہذیب کا شکار ہے، آج ترقی کے نام پر بے حیائی، بے پردگی، فیشن کے نام پر عریانیت اور صنف مخالف کو اپنی طرف راغب کرنے کے لئے طرح طرح کی بے حیائی وائے کام! نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے میرے بعد میں نے مردوں کے حق میں سب سے زیادہ نقصاندہ فتنہ عورتوں سے بڑھ کر نہیں چھوڑا۔(بخاری)

• • •

اسبابِ زنا پر پابندی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۔ (انعام:۱۵۱)

اور بے شرمی کی باتوں کے قریب بھی مت جاؤ، خواہ وہ کھلی ہوئی ہوں یا چھپی ہوں۔

مولانا عبد الماجد دریا بادیؒ کے بقول الفواحش کے معنی بہت وسیع ہیں، تنہا زنا کاری نہیں، بدکاری، بے حیائی فحاشی کی تمام صورتیں اس کے اندر آگئیں پھر ''لَا تَقْرَبُوا'' (قریب نہ جاؤ) خواہ پبلک میں ہوں یا پرائیویٹ میں یکساں حرام قرار پائیں، چہرہ پر پوڈر، لب اسٹک وغیرہ لگا کر بن سنور کر نیم برہنہ لباس پہن کر خوشبوئیں لگا کر بے تکلف خواتین کا باہر نکلنا مردوں کے مجمع میں بے تکلف چلنا پھرنا، ہنسنا بولنا، سنیما اور تھیٹر میں شہوانی نظاروں سے لطف اندوز ہونا موبائل میں برہنہ فوٹو دیکھنا اس آیت کے رو سے حرام ٹھہر جاتے ہیں۔ (تفسیر ماجدی، جلد دوم)

''وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰٓ إِنَّهُۥ كَانَ فَاحِشَةً وَسَآءَ سَبِيلًا'' (بنی اسرائیل : ۳۲)

''اور زنا کے قریب مت جاؤ یہ بدکاری اور بُرا راستہ ہے'' حضرت مولانا مفتی شفیع صاحبؒ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اس کے مبادی اور مقدمات سے بچو؛ کیوں کہ اس سے عداوتیں اور فتنے اور تضیع نسب مرتب ہوتے ہیں، حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، چوری کرنے والا جب چوری کر رہا ہوتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں رہتا اور جب کوئی زنا کر رہا ہوتا ہے وہ بھی اس وقت مومن نہیں رہتا، پھر جب وہ فارغ ہوتا ہے تو ایمان بھی اس کے پاس لوٹ آتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

زنا کاری ہلاکت کا سبب ہے

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا :

جب کسی بستی میں سود اور زنا پھیل جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بستی کو ہلاکت کی اجازت دیتا ہے۔(الجواب الکافی:۲۲۰)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کی پرستش نہیں کرتے اور جس شخص کا قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے اس کو قتل نہیں کرتے، ہاں مگر حق پر، اور زنا نہیں کرتے اور جو شخص ایسا بُرا کام کرے اس کے لئے سزا ہے۔(الفرقان:٦)

زنا کے وقت ایمان نکل جاتا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا :

بندہ جب زنا کرتا ہے تو اس وقت اس سے ایمان نکل جاتا ہے اور جب زانی فعل زنا سے فارغ ہوتا ہے تو ایمان اس کی طرف پلٹ آتا ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ زنا کار جس وقت زنا کرتا ہے اس وقت مومن نہیں رہتا۔(مشکوٰۃ، باب الکبائر)

شریعت کا قانون ہے کہ زنا کرنے والے شادی شدہ کے لئے رجم کی سزا ہے، جب کہ غیر شادی شدہ کے لئے سو کوڑے ہیں، ایسا انسان اگر توبہ کئے بغیر مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نظر رحمت اور دیدار الٰہی سے محروم ہوگا، دوسرا جہنم اس کا ٹھکانہ ہوگا۔

زنا کے نقصانات

زنا کے نقصانات تو بہت ہیں، مگر چند ایک پیش خدمت ہیں، زنا کی وجہ ایمان نکل جاتا ہے، زانی جہنم کی بدترین سزا کا مستحق ہوجاتا ہے، آخرت میں اللہ کے دیدار سے محرومی جنت کی

نعمتوں سے محرومی دل کا زنگ آلود ہوجانا، زانی کا نورایمان سے خارج ہوجانااورسوءخاتمہ دُعاء کی نامقبولیت کا ہونا، رزق کی تنگی، وباءقحط سالی، خشک سالی کا ہونااور برکت سے محرومی۔

زناقتل و غارت گری کا ذریعہ رشتوں میں عداوت، مہلک اور لا علاج امراض پیدا ہونے کا ذریعہ ہیں، زنا کی کثرت سے چہرہ کا بدرنگ ہوجانا، فقروفاقہ میں مبتلا ہوجانا اور جس قوم میں زنا کاری عام ہوجاتی ہے، وہاں موتیں اوروبائیں عام ہوجاتی ہیں۔

زنا نہایت ہی قبیح اور موجب کفرعمل ہے، حیاکم ہوجاتی ہے، چہرہ کی رونق ختم کردی جاتی ہے، زانی کو فاسق فاجراور خائن کا نام دیا جاتا ہے، زنا سے حاملہ ہونے والی عورت اپنے بچوں کوقتل کردے تواس نے قتل اورزنا دونوں کوجمع کیا ہے۔

زنا نہیں نکاح کیجئے

نکاح معاشرے سے برائیوں کو دُور کرنے اور بدنظری، خواہش نفسانی، شہوت رانی جیسے بُرائیوں کودُورکرتا ہے، نکاح اُخوت ومحبت پیدا کرتا ہے، صلہ رحمی کے جذبات کوفروغ دیتا ہے، پھرنکاح عورت کے مقام کو بلند کرتا ہے، اس کو ماں بنادیتا ہے، ان کو بہو بنادیتا ہے، نکاح کے ذریعہ ایک عورت بیوی بن جاتی ہے، ساس بن جاتی ہے، قابل عزت ہوجاتی ہے اور یہی عورت نکاح کے بغیر کسی سے تعلق قائم کرتی ہے توطوائف اورفاحشہ بن جاتی ہے، کتنا فرق ہے نکاح اوربغیرنکاح میں۔

تمہاری عورتیں بھی پاک دامن رہیں گی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تم لوگوں کی عورتوں کے بارے میں پاکیزگی اختیارکروتوتمہاری عورتیں پاکیزہ رہیں گی، تم اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرو، تمہاری اولادتمہارے ساتھ نیکی کرے گی۔ (الترغیب والترہیب)

اسی طرح عبداللہ ابن عباسؓ نبی کریم ﷺ کا ایک ارشادگرامی اس طرح نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: تم پاک دامن رہوتوتمہاری عورتیں بھی پاک دامن رہیں گی، (الحدیث) بدلہ

اور گناہ کی سزا اسی عمل کی جنس سے ہوا کرتی ہے؛ لہٰذا پاک دامنی کا صلہ اور بدلہ پاکدامنی کی صورت میں، بدکاری کا بدلہ بدکاری کی صورت میں ملنا یقینی ہے، امام شافعیؒ نے اس مضمون کو یوں بیان کیا ہے: پاک دامن رہو تمہاری عورتیں حرام کاری سے پاک رہیں گی، خبردار! زنا ایک قرض ہے، اگر تم نے اس قرض کا بار اُٹھایا تو ادائیگی تمہارے گھر والوں کو کرنی پڑے گی، جو زنا کرے گا اس کے اہل وعیال کے ساتھ بھی زنا کیا جائے گا، جو شخص بیوی بچوں کے بارے میں چاہتا ہو کہ وہ پاک دامن رہیں تو وہ خود بھی پاک دامنی کی زندگی گزارے، جو دامن عفت کو تار تار کر کے بے حیائی کا راستہ اختیار کرتا ہے تو اس کے اہل وعیال کی طرف سے بھی عفت و پاکیزگی کی کوئی ضمانت نہیں، سوائے اس کے کہ بندہ سے گناہ سرزد ہو جانے کے بعد سچے دل سے توبہ واستغفار کر کے پاکدامنی کا راستہ اختیار کرے۔ (بحوالہ: دیوان امام شافعیؒ، ترجمہ از: طاہر الاسلام قاسمی)

اسلامی شریعت میں زنا ایسا بڑا جرم اور گناہ ہے کہ اس کی دنیوی سزا بھی سخت رکھی گئی ہے، حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ کا گزر ایک جگہ سے ہوا جس کے اندر چیخ وپکار، شور شرابے کی آوازیں آرہی تھیں، آپ ﷺ نے دیکھا اس میں برہنہ مرد اور برہنہ عورتیں تھیں، تھوڑی تھوڑی دیر سے ان کی طرف ایک آگ کا شعلہ لپکتا جس کی تپش سے وہ چیختے پکارتے، جب فرشتوں سے آپ ﷺ نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں تو انھوں نے عرض کیا یہ زنا کار مرد اور زنا کار عورتیں ہیں۔ (بخاری)

زنا اتنا بڑا گناہ ہے کہ اس سے روکتے ہوئے یہ نہیں کہا گیا کہ زنا نہ کرو؛ بلکہ یہ فرمایا گیا کہ زنا کے قریب بھی نہ جاؤ؛ کیوں کہ وہ بے حیائی والا بُرا راستہ ہے، امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ زنا کا بھی قصاص ہوتا ہے، یعنی اگر میں گناہ کر رہا ہوں، تو اس کے بدلے میں کوئی نہ کوئی میرے گھر کی عورت پورا کرے گی، ماں اگر زنا کر رہی ہے تو اس حرکت کے بدلے اس کی بیٹی چکائے گی اگر خاوند یہ عمل کر رہا ہے تو اپنی بیوی کے بارے میں سوچے اگر میں کسی کے ساتھ زنا کر رہا ہوں تو میری بیوی میری بیٹی وہ اس کو پورا کرے گی۔ (حیاۃ الحیوان)

• • •

بے لگام خواہشات کا انجام

اسلامی تعلیمات حیا کے فطری تقاضوں کی پاسداری کے لئے بچوں کو چھوٹی عمر سے ہی دوپٹہ یا چادر لینے اور بغیر محرم کے گھر سے باہر جانے پر روک لگا دی ہے۔

معاشرہ میں خواتین کے پردے کی کمی کو اخلاقی فتنہ کا سرچشمہ سمجھا جاتا تھا، قرآن کریم نے چودہ سو سال پہلے مرد و عورت کے اختلاط کے مقامات پر غض بصر اور پردہ جیسی ہدایات فراہم کی گئی ہیں، مگر مسلم معاشرہ کا المیہ یہ ہے کہ چند دنوں سے مغربی تہذیب وثقافت کو اہمیت دی جارہی ہے، ایسی تہذیب پروان چڑھ رہی ہے، جہاں عورت کا پردہ کرنا اس کی تذلیل کا باعث سمجھا جارہا ہے، انٹرنیٹ سے نوجوان زنا کے مناظر دیکھ دیکھ کر جنسی جرائم کا بڑھتا ہوا رجحان ہے، جنسی جذبات کو اُبھارنے والے مناظر، بیہودہ گانے، موبائل اور ٹی وی پر حیا باختہ اور شہوت انگیز مناظر خواتین کا چست اور تنگ لباس، شاپنگ مال دواخانوں، دُکانوں پر مسکراتی لڑکیاں، ہر گلی کوچہ میں بیوٹی پارلر، ہونٹوں پر لب اسٹک حد درجہ جاذب نظر لباس، کالجوں اور یونیورسٹی میں مخلوط تعلیم، اجنبی مرد کا ایک دوسرے کو شہوت کی نظر سے دیکھنا یا پھر جنسی شہوت کی بات کرنا ایک دوسرے کو چھونا بوسہ لینا یا پھر صنف نازک کو نامناسب طریقے سے گھورنا، فقرے کسنا، تعلقات آگے بڑھانے کی کوشش کرنا، ہر وقت شہوانی خیالات، عورتوں کے اعضا چہرے اور پستانوں کے خیالات میں گم رہنا، للچائی ہوئی نظروں سے لڑکیوں کو گھورتے رہنا، تاکتے رہنا یا غیر محرم سے چھپی آشنائی کرنا، تصور ہی تصور میں ملاپ کر لینا، گندی فلمیں یا سیریل دیکھنا، غیر محرم کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا، جنسی گفتگو کرنا، فحش گانے سننا، فحش تصویریں دیکھنا، رات کو سوتے وقت کسی کے تصور میں سونا، مشت زنی کرنا وغیرہ، افسوس کہ نئی نسل کا ایک بڑا طبقہ بے راہ روی اور جنسی ہوس کا مریض بنتا جارہا ہے۔

اگر نوجوان اِن گناہوں کی لذتوں میں پڑ جائے تو یہ عادتیں برسوں نہیں جاتیں اور جو گناہ میں چلے جاتے ہیں ان کے عضوتناسل میں خارش، سوزاک، آتشک، جیسے بیماریاں لاحق ہونے کا قوی اندیشہ ہے، اللہ تعالیٰ نے اعضاء کے غلط استعمال کو حرام کیا ہے، چاہے وہ مشت زنی ہو یا اغلام بازی یا زنا ہو یہ بڑا جرم اور سخت گناہ ہے :

نہ عشق باادب رہا نہ حسن میں حیا رہی
ہوس کی دُھوم دھام ہے نگر نگر گلی گلی

میڈیکل ایسوسی ایشن کے رپورٹ کے مطابق انٹرنیٹ میں فحش اور بے حیائی کے مناظر دیکھ دیکھ کر امریکہ میں ہر سال سات لاکھ خواتین زنا بالجبر کی شکار ہوتی ہیں اور جنسی تشدد کا شکار ہونے والی خواتین کی عمر 18 سال سے کم بھی ہوتی ہے، ان میں سے اکثر دوستوں اور رشتہ داروں کی ہوس کا شکار ہوتی ہیں، اور جن ممالک نے یہ روش اختیار کیا وہاں غیر شادی شدہ ماؤں نے حرامی بچوں، اغوا، قتل، ایڈس جیسی بیماریوں میں مبتلا ہونے کے واقعات بہت زیادہ ہیں۔

آج یورپ امریکہ میں ذلیل ترین کام عورتوں کے سپرد ہے، سڑکوں پر جھاڑو دینا، ہوٹلوں میں ویٹرس، بازاروں میں سیلس گرل، ہوٹلوں میں بیڈ شیٹ کی تبدیلی، جہازوں میں مسافروں کی خدمت انجام رے رہی ہیں، اب تو قدم قدم پر عورت کو حاضر کیا گیا ہے اور ساتھ ہی یہ قانون بھی تیار کیا گیا کہ اگر مرد عورت آپس میں رضامندی سے جنسی تسکین کرنا چاہیں تو ان پر کوئی رکاوٹ نہیں ہے، نہ قانونی نہ اخلاقی، اب عورت ہر جگہ ہر وقت موجود ہے بغیر اس کی ذمہ داری اُٹھائے اس سے فائدہ اُٹھانے کی چور دروازے کھلے ہوئے ہیں؛ بلکہ عورت سے یہ بھی کہا گیا کہ کماؤ بھی اور مردوں کی راحت کا سامان بھی بنو اور اس کو آزادی نسواں کا نام دیا گیا ہے، اس کے نتیجہ میں یورپ کی معاشرتی زندگی ٹوٹ پھوٹ چکی ہے۔

اس ضمن میں سویت یونین کے آخری صدر میخائل گوریاچوف کا یہ اعتراف جرم جس میں انھوں نے کہا تھا کہ ہم نے عورتوں کو گھر سے نکال کر بہت بڑی غلطی کی کہ ہم معاشرتی ابتری کا شکار ہو گئے ہیں۔

امریکہ کی ایک 49 سال خاتون نے اپنے پالتو کتے کے ساتھ شادی کا فیصلہ کرلیا، اس نے کہا کہ میں گذشتہ آٹھ سال کے دوران چھ مقامات پر 220 مردوں سے تعلقات استوار کئے، مگر سب کو بے وفا پایا، بہر حال چھ سالہ پالتو کتے ''موگن'' کے ساتھ شادی کے لئے کیتھولک چرچ سے رابطہ کر کے وہ بیس افراد کے سامنے چرچ میں باقاعدہ شادی کی۔ (بحوالہ: روزنامہ منصف، مؤرخہ: 30/اگست 2019ء)

مغربی تہذیب وثقافت کے پیچھے پڑ کے ہمیں اسلام سے دُور نہیں ہونا چاہئے، دین اسلام میں ایسی بہت سی خواتین ہیں جن کی سیرت پاک میں عورتوں کے لئے ایک ہمہ گیر کردار موجود ہے، جو ایک بیٹی کے روپ میں ایک ماں کی شکل میں اور ایک بیوی کے کردار میں قیامت تک آنے والی ماؤں اور بہنوں کے لئے نمونہ حیات ہے۔

رشتے کیوں ٹوٹ رہے ہیں؟

ایک زمانہ تھا شادیاں بڑی پختہ اور پائیدار ہوا کرتی تھیں، ماں باپ اپنی بیٹی کو نصیحت کر کے رُخصت کرتے تھے کہ بیٹی اب تمہاری ڈولی جاری ہے، اب اُس گھر سے تمہارا ڈولا نکلنا یعنی شوہر کا گھر مت چھوڑنا۔

حالات نے پلٹی کھائی سب کچھ تہس نہس ہوگیا، آج کے دور میں شادی کے بعد والدین کی جان میں جان نہیں رہتی، نہ جانے بیٹی کب واپس آجائے؟ آج لڑکیوں کے دماغ میں یہ بٹھایا جارہا ہے کہ شوہر کے والدین کی خدمت کرنا تم پر فرض نہیں ہے، یہ کہتے ہوئے لڑکی کے ہاتھ میں اسمارٹ فون تھما دیا جاتا ہے کہ جاؤ—سسرال میں کسی قسم کی ڈرنے کی بات نہیں ہے—کچھ ہو تو فون کرنا ہم لوگ فوری آجائیں گے، اس طرح والدین غیر ضروری مداخلت کر کے رشتوں میں کرواہٹ پیدا کر رہے ہیں، نئی نسل کو یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ رشتہ بنانا اصل نہیں رشتہ نبھانا اصل ہے، خاندان اور معاشرہ کی عمارت خدمت، محبت، برداشت، رواداری، عفوودرگذر کے ستونوں پر کھڑی ہوتی ہے۔

●●●

محبت — ایک جھوٹا خواب

انٹرنیٹ، فیس بک، واٹس ایپ پر پیار و محبت سب دقیانوسی باتیں ہیں، نوجوانوں کی خام خیالی ہے، حقیقت اس سے بہت مختلف ہوتی ہے، فلمیں، ٹی وی، سیریل، موبائل فون اور مخلوط تعلیم نظام مرد اور عورت کا آزادانہ میل جول، بے پردگی بے حیائی یہ وہ اسباب ہیں جس سے گرل فرینڈ اور بوائے کا کلچر ہمارے اوپر مسلط کیا جا رہا ہے اور یہ کلچر روز بروز بڑھتا جا رہا ہے، اُمت کی بیٹیاں غیر مسلموں سے عشق و محبت کے جال میں پھنس کر اپنے خاندان کی عزت کو ملیا میٹ کر رہی ہیں، افسوس کی بات ہے کہ مسلم طبقہ سے بعض افراد اس کلچر کو فخریہ طور پر اپنائے ہوئے ہیں۔

باعزت گھرانے کی لڑکیاں بھی عشق و محبت کے راستے پر چل کر لومیرج تک پہنچ رہی ہیں، سوشل میڈیا پر قائم ہونے والی محبت اور دوستیاں خطرناک نتائج مرتب کر رہی ہیں، لڑکیوں کو اس طرح کی دوستی کرتے وقت اس کے انجام کا علم نہیں ہوتا، کورٹ میرج کے بعد پتہ چلتا ہے کہ یہ لڑکا تو آوارہ ہے، بے کار چال وچلن اچھی نہیں ہے۔

فیس بک، واٹس ایپ پر ہونے والی دوستی کا انجام شادی پر ہی ختم نہیں ہوتا؛ بلکہ جینے مرنے کی قسم کھانے والوں کا انجام خلع یا طلاق و خودکشی پر ختم ہوتا ہے، یعنی جس تیزی کے ساتھ نوجوان شادی کرتے ہیں اسی تیزی کے ساتھ رشتوں کو توڑ بھی دیتے ہیں۔

نوجوان لڑکے اور لڑکیاں فلموں کی دنیا سے متاثر ہو کر خود ہی اپنے خوابوں کا شہزادہ یا سپنوں کی رانی کی تلاش کرتے ہیں، اور دل میں کسی ہیرو کی تصویر رکھ لی کہ میرا ہونے والا شوہر شاہ رخ خان یا سلمان خان ہو اور انجانے میں ہوس پرستوں کا شکار ہو جاتے ہیں؛ حالاں کہ حقیقی دنیا اور فلمی دنیا کے ذریعہ پیش کردہ زندگی بہت مختلف ہوتی ہے۔

لڑکیاں اور لڑکے سمجھتے ہیں کہ شادی کے بعد بھی ہماری زندگی ویسے ہی گذرے گی، جیسے فلموں یا ٹی وی سیریلیوں میں دیکھاتے ہیں؛ لیکن فلموں میں کبھی بھی شادی کے بعد کی کہانی نہیں دیکھائی جاتی، اس سے فلم فلاپ ہونے کا ڈر رہتا ہے۔

سوشل میڈیا اور موبائل فون نے گاؤں گاؤں، کچی بستیوں میں رہنے والی لڑکیوں کے تک دل میں شاہ رخ خان جیسا آئیڈیل پیدا کر دیا ہے، نوجوان نسل کو چاہئے کہ وہ شادی بیاہ میں جذباتیت کا مظاہرہ نہ کریں، یہ دو چار منٹ کا رشتہ نہیں کہ بدل لیں گے، یہ زندگی بھر کا معاملہ ہے، اس میں بزرگوں کی سیانوں کی اور حکمت والے لوگوں کی رائے لیں، سمجھیں پرکھیں، پھر نکاح کا فیصلہ کریں تو بہتر ہے؛ کیوں کہ لڑکیاں بھولی بھالی ہوتی ہیں، یہ چند ڈیٹ کچھ فلموں اور تھوڑے بہت تحائف سے متاثر ہوکر اپنا جسم درندوں کے حوالے کر دیتی ہیں، جس کی نیت ایک بھوکے کتے کی طرح صرف گوشت پر ہی ہوتی ہے، لڑکیوں! کان کھول کر سن لو اگر کوئی سچی محبت کرتا ہے تو شادی سے پہلے وہ باپ اور بھائی ہے، اگر شادی شدہ ہو تو شوہر اور بیٹا اس کے علاوہ محبت کے جتنے دعوے ہیں سب جھوٹے ہیں، پسند کی شادی کے نام پر عشق و معاشقہ کرنا اور اجنبی لڑکوں کے ساتھ میل جول رکھنا اسلام اس کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔

شادیاں اپنے والدین کی مرضی سے کیجئے، اگر اس میں کچھ اونچ نیچ ہو تو آپ کے ساتھ آپ کے والدین کھڑے ہوتے ہیں، یہ عام طور پر رشتہ توڑتے نہیں ہیں، شادی محفوظ تب ہوتی ہے جب دونوں خاندان کے خیالات یکساں ہوں، مچھلی ہمیشہ ان پانیوں میں جیتی ہے جو اس کا ہوتا ہے، اور جب جب مچھلیوں کو ان کے پانی سے نکال کے اپنے گھر کے پانی ڈالتے ہیں تو اس سے فرق ہوتا ہے، ایکوریم کی مچھلیاں آپ کے گھر میں آکر زندہ نہیں رہ سکتی مر جاتی ہیں، اسی طریقے پر بچیاں ہوں یا بچے اپنے خاندان سے ہٹ کر دوسری جگہ پر بیاہے جاتے ہیں تو یہ شادی محفوظ شادی نہیں ہوتی۔

● ● ●

بغیر نکاح محبت — موت کا کھیل ہے

محبت نام کی جو بیماری ہے بظاہر تو بڑی خوبصورت ہے ؛ لیکن اس کے پھل بہت کڑوے ہوتے ہیں، یہ شعروشاعری اور افسانوں میں اچھی لگتی ہے، موبائل فون اور کمپیوٹر کی بدولت غیر محرم سے چیاٹنگ کرنے کی بیماری عام ہوتی جارہی ہے، چند گھنٹوں کی چیاٹنگ کے بعد اس سے محبت ہوجاتی ہے اور محبت ایک اندھی دنیا کا ڈیزائن کرتی ہے۔

محبت ایک جھوٹا خواب ہے، فیس بک، واٹس ایپ کے ذریعہ اجنبی شخص سے دوستی کرکے اس کے ساتھ گھومتے پھرنا، زیادہ تر لڑکیوں کا بنا سوچے سمجھے خود فیصلہ لے لینا، شادی کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ وہ غصہ والا ہے بات بار پر گالی نکالتا ہے، تم نہ اس کے خاندان کو جانتے اور نہ نسل کو جانتے تھے۔

گھر سے بھاگ کر شادی کررہے ہو، شادی کے کچھ دنوں بعد لڑائی جھگڑے شروع ہوجاتے ہیں، شوہر کے ساتھ اس کے گھر والوں کا ظالمانہ رویہ سے لڑکی کا چین وسکون ختم ہوجاتا ہے، تہمت لگا کر بدنام کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، لڑکی سسرال سے مائیکہ واپس چلی آتی ہے، نوبت پولیس اسٹیشن تک پہنچ جاتی ہے، برائے مہربانی محبت صرف ان کی شکلیں دیکھ کر نہ کریں، بہتر یہ ہے کہ یہ کام آپ کے ماں باپ کو کرنے دیں، جب شادی باپ کرتا ہے تو کہیں نہ کہیں اُمید باقی رہ جاتی ہے، اگر آپ صرف دونوں ہی ہوتے ہیں تو مشکلیں اور بڑھ جاتی ہے تب اس عذاب سے بچنے اور بچانے والا کوئی نہیں ہوتا۔

محبت ایک جھوٹا خواب ہے، شادی سے پہلے جنت کی سیر کراتی ہے، شادی کے بعد اس کا بھرم کھل جاتا ہے، خدارا نیٹ پر بیٹھ کر کسی بے وقوف کے جملوں سے یا اس کی شکل سے پسند نہ کریں نہ اس کے بلانے پر ہوٹل جائیں، بغیر نکاح محبت کا ایک بڑا سبب مخلوط تعلیم نظام

اور ٹی وی پر فلمیں دیکھنا موبائل پر فحش اور گندی ویب سائٹ دیکھنا لڑکیوں ،نوجوانوں سے نیٹ یا موبائل پر چیاٹنگ کرنا وغیرہ۔

آج مدارس و یونیورسٹیوں میں لڑکیوں کی تعلیم کے لئے ایک بڑی تعداد مرد اساتذہ کی ہوتی ہے، بالغ لڑکیاں ان غیر محرم اساتذہ کے سامنے بے پردہ پروفیسروں اور ہم جماعت لڑکوں سے بے حجاب گفتگو کرتے نظر آتی ہیں، یہیں سے نگاہوں سے دلوں تک فاصلہ طئے ہوتے ہیں، رفتہ رفتہ دل و نگاہ کی سرگرمیاں عروج پاتی ہیں، لڑکیاں بن سنور کر اپنے حسن و جمال کی نمائش کرتے اپنے آپ کو سجا کر پیش کرتی ہیں اور لڑکے ان لڑکیوں پر ڈورے ڈالنے میں مصروف رہتے ہیں :

بجلیاں دیکھنے والوں پر گراتے آئے
تم جدھر آئے آگ لگاتے آئے

حضرت مولانا پیر ذوالفقار صاحب مدظلہ العالی اپنے تقریر میں فرمایا کہ کالج اور یونیورسٹی کے ہاسٹل میں رہتے ہوئے لڑکے اور لڑکیاں باہمی رضامندی کے ساتھ جنسی ملاپ کرتے رہتے ہیں، تحصیل علم کا کوئی مخالف نہیں، مگر مخلوط تعلیم کے نام پر زنا جیسے مہلک گناہ کو فروغ دیا جارہا ہے۔

ایک لڑکی کا کہنا ہے کہ جب ہم ہوٹل پہنچے تو وہ پہلے پانی پلایا، پھر تھوڑی دیر بعد وہ بے لباس ہوگیا، اس نے کہا کہ تم بھی میرا ساتھ دو میں نے بھی اپنا لباس اُتار دیا، ایک ایسے آدمی کے کہنے پر نہ اس کا خاندان جانتے ہیں نہ اس کی نسل کا پتہ ہے نہ اس کی پسند اور ناپسند جانتے ہو، اپنی زندگی کی قیمتی متاع بغیر کچھ ادا کئے وہ ایک مسکراہٹ کی قیمت لے رہا ہوتا ہے۔

چند دنوں بعد جب اس کا جوش ٹھنڈا ہوجاتا ہے، دونوں میں غلط فہمیاں اور تلخیاں شروع ہوجاتی ہیں، پھر وہ آپ کو ہوٹل بلاتا ہے، آپ کے انکار کرنے پر تمہاری برہنہ تصاویر سوشل میڈیا پر اپ لوڈ کرنے کی دھمکی دیتا ہے، پھر آپ ہوٹل چلے جاتے ہو، ایسی غلطی کرنے کے بعد اگر شادی بھی ہوجائے تو آپ کی زندگی کا کوئی پل سکون سے نہیں گذرتا، پھر آپ خودکشی کی سوچتے ہو، اللہ حفاظت فرمائے۔

نکاح کے بغیر آزاد شہوت رانی

عریانیت، بے حیائی، بے پردگی اس دور کا فتنہ ہے، جس نے انسان کو شہوت اور ہوس کا دیوانہ بنا دیا ہے، کچھ لوگ اوپن مائنڈ اور براڈ مائنڈ ہونے کا سہارا لے کر بے شرم اور بے حیا ہوتے جا رہے ہیں اور خود کو غیر مردوں کے لئے نمائش کا ذریعہ بن گئی ہیں، لڑکا ہو یا لڑکی نکاح کے بغیر آزاد شہوت رانی کو فروغ دے رہے ہیں اور گرل فرینڈ اور بوائے فرینڈ کا مطلب یہی ہے کہ آزاد شہوت رانی، جب چاہے جہاں چاہے ہوس کو پوری کرنے میں کوئی قباحت نہیں آزادی ہے۔

حکومتیں اور عدالتیں ایسے جوڑوں کی پشت پناہی کر رہے ہیں اور میڈیا بھی اس کو دِکھا رہا ہے، جو شادی کے بندھن میں بندھے بغیر اپنی مرضی سے لڑکا اور لڑکی ایک چھت کے نیچے زندگی گزار رہے ہیں، گویا یہ عمل زنا کی تعریف میں نہیں آتا۔

اس سے ایک قدم آگے بڑھ کر عدالت ہم جنس پرستی کو بھی سند جواز عطا کر دی ہے، میڈیا اس کی ہمنوائی کرنے میں پیش پیش ہے، اگر یہی حال رہا تو ہمارا ملک بھی یورپ اور امریکہ کے شانہ بشانہ کھڑا نظر آئے گا۔

اسلام جنسی جذبات کو دبانے کا قائل نہیں ہے، وہ جنسی جذبہ کو نکاح کے ذریعہ صحیح سمت عطا کرتا ہے، جنسی جذبات کی تکمیل ایک اہم انسانی ضرورت ہے، اس ضرورت کو نکاح کے بغیر پورا نہیں کیا جا سکتا۔

دنیا کے بیشتر ملکوں میں اسے قابل سزا جرم تصور نہیں کیا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ یورپ اور امریکہ میں ان گنت غیر شادی شدہ جوڑے ایک ساتھ زندگی گزار رہے ہیں، ان سے بچے بھی پیدا ہو رہے ہیں، سیریلوں، فلموں اور ڈراموں میں مرد وعورت کے تعلقات کو آزادی بخشی گئی، باہمی رضامندی سے کوئی بھی مرد وعورت کسی بھی طرح کا تعلق قائم کر سکتے ہیں، حتیٰ کہ سپریم کورٹ نے بھی اس بات کی اجازت دے دی ہے کہ بنا شادی کے مرد وزن ایک ساتھ ایک چھت کے نیچے زندگی بسر کر سکتے ہیں اور چاہیں تو اولاد بھی پیدا کر سکتے ہیں؛ لہٰذا ایک شخص

کے لئے بوائے فرینڈ اور گرل فرینڈ کا ہونا فخر کی بات بتائی گئی ، اور میڈیا نے شادی جیسے اہم رشتہ کو ایک بوجھ اور بچھڑی ہوئی سوچ کے طور پر پیش کر رہا ہے، افسوس کہ ہم جنس پرستی کو قانونی شکل حاصل ہوگئی ہے، اب مردوں کی آپس یں اور عورتوں کی آپس میں شادیاں عام بات بن چکی ہے، میاں بیوی اپنی رضا اور خوشی سے اس بات پر متفق ہوکر زندگی گزاریں گے کہ وہ صرف ایک دوسرے کے لئے نہیں ہوں گے؛ بلکہ اِدھر اُدھر منھ مارنے میں بھی آزاد رہیں گے، یہ بات انسان کو انسانیت کے درجہ سے گرا کر گلیوں میں پھرنے والے ان آوارہ کتوں کی سطح پر لا کھڑا کرتی ہے جو کہ جنسی تعلق قائم کرتے وقت کسی قانون اور اخلاقی ضابطہ کے پابند ہو، مغربی معاشرہ میں یہ کوئی عیب نہیں؛ لیکن مشرقی معاشرہ میں اس کا تصور تک نہیں کیا جا سکتا۔

سویڈن کی عورتوں نے ایک ایسے مظاہرہ میں شرکت کی جس میں سویڈن کی اطراف کی عورتیں شامل تھیں، وہاں کے مختلف علاقوں میں مظاہرہ کر کے انھوں نے یہ مطالبہ کیا کہ کھلی جنسی آزادی پر پابندی لگائی جائے، اس مظاہرہ میں ایک لاکھ عورتوں نے شرکت کی :

شہوت کا زور ہے تو عبادت پہ زور دے
دل بے سکون ہے تو تلاوت پہ زور دے

جمہوری تقاضوں کو نبھانے کی ضد نہ کر
سرکار دو جہاں کی اطاعت پہ زور دے

بازار میں خاتون کو تکنے کے بجائے
اے چشم خشک اشک ندامت پہ زور دے

ہُد ہُد نے کہا مجھ کو وظائف بتائیے
مُرشد نے کہا ترک معصیت پہ زور دے

• • •

رات کی تنہائی میں فحش اور ننگی فلمیں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''وَ ذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَ بَاطِنَهٗ'' (الانعام: ۱۲۰) ''وہ گناہ بھی چھوڑ دو جو علانیہ کرتے ہو اور وہ بھی گناہ چھوڑ دو جو چھپ کر کرتے ہو'' گناہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی، محرومی و ناکامی کا پیش خیمہ ہے، سوء خاتمہ اور بُرے انجام کا، اور آخرت کی سدا بہار زندگی کو تباہ و برباد ہونے کا ذریعہ ہے، انسان گناہ کھلم کھلا کرتا ہے اور لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل بند کمرے میں بے حیائی میں ملوث ہوتا ہے، اللہ کو سب خبر ہے۔

یہ خلوت کے گناہ انسان کے تباہی اور بربادی کا ذریعہ ہیں، اور کبھی اللہ تعالیٰ خلوت کے گناہوں کو لوگوں کے سامنے بھی ظاہر کر دیتے ہیں یا پھر خلوت میں گناہ کرنے والے کو ایسی آفت میں مبتلا کر دیتے ہیں، جن کی وجہ سے پورے مخلوق میں ذلیل و رسوا ہوتا ہے۔

تنہائی میں گناہ کا سب سے بڑا محرک انٹرنیٹ ہے، حیا سوز گندے خیالات مخرب اخلاق کلپ، بدنگاہی بدنظری اور تنہائی، موبائل میں فلم اور ٹی وی سیریل پر نیم برہنہ عورتیں ہوش ربا رقص ہر وقت فلمی گانے اور موسیقی اخبارات میں ترقی پسندی کے نام پر نیم برہنہ تصاویر کی اشاعت آج کی نوجوان نسل کو یہی کچھ ماحول مل رہا ہے، تنہائیوں میں بیٹھا نوجوان موبائل میں کیا کیا مناظر دیکھ رہا ہے اور وہ یہ سوچتا ہے کہ مجھے کوئی دیکھنے والا نہیں، اس کے ہاتھ میں اسمارٹ فون ہوتا ہے، اس کی نگاہیں موبائل کے اسکرین پر جمی ہوتی ہیں۔

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ العالی اپنی تقریر میں فرماتے ہیں کہ جب ہم اسکرین دیکھ رہے ہوتے ہیں تو اس وقت اللہ تعالیٰ بھی ہمیں دیکھ رہا ہوتا ہے: ''**یستحفون من الناس**'' ''لوگوں سے تو ہم اپنے گناہ چھپا لیتے ہیں: ''**ولا یستخفون من اللہ وھو معکم**'' مگر اللہ سے نہیں چھپا سکتے۔

اگر کوئی چھوٹا بچہ بھی دیکھ رہا ہوتا ہے تو ہم گناہ نہیں کرتے، اس لئے کہ بے عزتی اور رُسوائی کا ڈر لگا رہتا ہے، مگر اللہ سے نہیں ڈرتے، قیامت کے دن کیا ہوگا؟ جب ہماری بیوی بچے اور والدین کے سامنے ہماری رِیل چلائی جائے گی، اس وقت کتنی شرمندگی ہوگی؟

اللہ تعالیٰ نے بار بار قرآن مجید میں فرمایا کہ: ''اِتَّقِ اللّٰهَ'' (اللہ سے ڈرو)، یعنی اللہ کی نافرمانی سے ڈرو اور تاریکی میں ہوں یا روشنی میں گھر میں ہوں یا جنگل میں صرف اللہ سے ڈرو، خوفِ خدا ہی انسان کو گناہ سے روک سکتا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ،
فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۔ (النازعات: ۴۰-۴۱)

جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اور اس خوف کے نتیجہ میں اس نے اپنے نفس کو ناجائز خواہشات پر عمل کرنے سے روک لیا تو ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جنت ہے۔

آج کے نوجوان کی سوچ گندی، خیالات گندے، تلاش گندی، صرف جنسی فاتح بننے کی کوشش میں لگا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ نے گندگی کے وہ راستے بند کردیئے: ''وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَ بَاطِنَهٗ'' (الانعام: ۱۲۰) جو گناہ علانیہ کرتے ہو اور وہ گناہ جو چھپ کر کرتے ہو ان سب سے بچو۔

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ العالی اپنے بیان میں فرماتے ہیں کہ انٹرنیٹ دیکھنے والوں میں 35 فیصد عورتیں ہوتی ہیں، ہر روز جو ای میل لکھے جاتے ہیں ان میں 2.5 ملین میل سیکس سے متعلق ہوتی ہیں، باہر ممالک میں 66 فیصد طلاقیں ہو رہی ہیں، اس کی بنیادی وجہ میاں بیوی یا ان میں سے کوئی ایک ننگی فلمیں دیکھتا ہے، اس لئے وہ اپنے ساتھی سے مطمئن نہیں ہوتا، جیسے شراب کا نشہ ہوتا ہے، ننگی فلموں کا اسی طرح نشہ ہوتا ہے۔

• • •

میوزک، رقص وسرود، گانے اور بجانے کا طوفان بلاخیز

آج سے تقریباً چالیس پچاس سال پہلے کی بات ہے کہ غیر مسلم سے مسجد کے سامنے گانے بجانے کی غلطی ہوجاتی تو مسلمان مسجد کے تقدس پر حملہ قرار دے کر ان سے برسر پیکار ہوجاتے؛ لیکن آج وہی مسلمان مسجد کے سامنے فحش فلمی گانے بجاتے ہیں اور کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔

موجودہ دور میں گانا بجانا تفریح کا لازمی جزبن گیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جو قوم گانے بجانے اور موسیقی میں لگ جاتی ہے وہ کسی کام کی نہیں رہتی، موسیقی شہوانیت کو ہوا دیتی ہے اور زنا کا داعیہ بنتی ہے۔

آج مسلمانوں میں جو بے دینی پائی جاتی ہے، اس کی ایک اہم وجہ رقص وسرود اور موسیقی ہے، اس موضوع پر حضرت مولانا مفتی شفیع صاحبؒ نے ایک رسالہ عربی زبان میں لکھا تھا جو کہ اُردو زبان میں احکام القرآن کے نام سے چھپ چکا ہے، گانے اور موسیقی کا سب سے بڑا نقصان یہ کہ وہ انسان کو عارضی لذت میں گم کردیتا ہے۔

انسانی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جو قوم بھی موسیقی اور سرود اپنایا ہے وہ قوم تباہ اور برباد ہوگئی، یونان جیسی عظیم سلطنت کے زوال کا سبب رقص وسرود سے پیدا ہونے والی فحاشی اور بے حیائی ہے، مسلم بادشاہوں نے جب رقص وسرود کا دربار سجایا تو ان کی سلطنتیں پلٹ کر رکھ دی گئیں، محمد شاہ رنگیلے ایک بادشاہ تھا وہ فن موسیقی کا امام سمجھا جاتا تھا۔

اس مضمون کے سلسلہ میں حضرت مولانا محمد سجاد نعمانی دامت برکاتہم کی تقریر کا خلاصہ ملاحظہ فرمائیں، نوجوانو! میوزک معمولی چیز نہیں ہے، میوزک میں ایک خاموش پیغام چھپا رہتا ہے، یہاں تک کہ موبائل کا جو رنگ ٹون ہے وہ بھی اسی پروگرام کے تحت ہے، رِنگ ٹون کی

آواز میں وہ تمام قسم کے گندے میسیج ڈال دیئے گئے ہیں، اس میوزک کے خاموش پیغام کی وجہ سے کتنوں نے اپنے ماں باپ کو مارا اور کتنوں نے خودکشی کی۔

رسول اللہ ﷺ نے پندرہ سو سال پہلے یہ کہہ دیا کہ موسیقی کے قریب مت جانا یہ قتل وغارت گری کے ساتھ زنا تک پہنچائے گی اور فرمایا کہ سب سے پہلے اپنے کانوں کی حفاظت کرو اور جس اُمت کے پاس قرآن جیسا نغمہ ہو اس کو میوزک کی کیا ضرورت ہے۔

بڑے بڑے ہوٹلوں میں بیک گراؤنڈ میوزک بجتی ہے، ایک ریسرچ کے مطابق بیک گراؤنڈ میوزک اس بات کو مجبور کرتی ہے، آپ ہوٹل میں دیر تک بیٹھے رہیں اور کھانا آرڈر کرتے رہیں، یعنی یہ صرف ایک میوزک نہیں ہوتی؛ بلکہ اس میوزک کے اندر ایک تحریک ہے، ایک میسیج ہے کہ نوجوان گمراہ ہوں، فضول خرچ ہوں، وہ اپنے ماں باپ سے بدتمیزی کریں، ماں باپ پر ہاتھ اُٹھائیں، فلمیں ہوں کہ ڈرامے، ناچ ہو یا گانے، شراب خانہ ہو کہ نائٹ کلب، کوئی جگہ موسیقی سے خالی رہی۔ (اقتباس از: حضرت مولانا محمد سجاد نعمانی دامت برکاتہم)

سورہ لقمان میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۔ (لقمان:۶)

حضور ﷺ نے فرمایا عنقریب میری اُمت میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو ریشم، شراب اور باجوں کو حلال سمجھیں گے، اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو زمین میں دھنسا دے گا اور ان میں سے بعض کو خنزیر اور بندر بنا دے گا۔ (ابن ماجہ)

حضرت مولانا مفتی شفیع صاحبؒ فرماتے ہیں :

مسلمانوں کا زوال اور موجودہ حالت زار میں سب سے زیادہ رقص وسرود لہو ولعب تفریحات اور تعیّشات کا ہے اور ان میں وہ روحانی کیفیت نظر نہیں آتی جو قرونِ اولیٰ میں پائی جاتی تھی۔ (معارف القرآن)

قرآن حکیم واحادیث نبوی صحابہ اور تابعین کے آثار، علماء اور صلحاء کے عمل اور اُمتِ مسلمہ

کے مجموعی طرزِ عمل سے یہی ثابت ہوتا ہے، گانا بجانا اور موسیقی شریعت اسلامیہ میں قطعاً حرام ہیں۔ (از: اسلام اور موسیقی)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دونوں جہاں کے لئے رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ بانسریوں، گانے اور بجانے کے آلات، شراب، ان تینوں کو ختم کر ڈالو، جن کی زمانہ جاہلیت میں پوجا ہوا کرتی تھی۔ (مسند احمد)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گانا دل میں اس طرح نفاق پیدا کرتا ہے، جس طرح پانی کھیت کو اُگاتا ہے، (مشکوٰۃ) اور ایک حدیث میں ہے کہ موسیقی دل میں زنا کے خیال کو اس طرح پیدا کرتا ہے جس طرح پانی سبزہ کو اُگاتا ہے :

زبان پر تمہاری اب نہیں ایمان کا نغمہ
خوش الحان سے گاتے ہو انگلستان کا نغمہ

ایک زمانہ تھا طوائفیں خاص خاص جگہوں پر ناچ گانے کی بزم سجاتی تھیں، پھر سینما ایجاد ہوا تو ناچ گانا بھی عام ہو گیا، پھر ایجاد کرنے والوں نے ہاتھ میں ریڈیو تھما دیا جب چاہو گانا سنو، اس کے بعد ٹی وی، اس کے بعد موبائل اور انٹرنیٹ نے باقی کسر پوری کر دی، نئی نسل میں بیشتر خراب عادتیں سوشل میڈیا اور موبائل فون کی وجہ سے ہو رہے ہیں۔

ناچنا گانا بجانا، شراب و کباب کی لت مار دھاڑ قتل و خون ریزی، چوری و غارت گری، نئی نسل کا پسندیدہ مشغلہ بن رہا ہے، افسوس کہ آج بہت سے دین دار کہلانے والے نمازوں اور روزوں کے پابند حج پر حج کرنے والے، عمرہ پر عمرہ کرنے والے لوگ اور ان کے بیوی بچے اپنے گھروں میں گانے بجانے کے آلات رکھے ہوئے ہیں اور یہ بات پوشیدہ نہیں، فحش گانے سننا، شہوت اور حیوانی لذتوں کے سمندر میں ڈھکیل دینا ہے۔

سوشل میڈیا، موبائل فون اور ٹی وی انتہائی فحش قسم کے گانے، عریاں ڈانس، شہوانی اور شیطانی خیالات کو اُبھارنے کا ذریعہ ہیں، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''لَا يَشْهَدُونَ الزُّوْرَ'' (الفرقان:۷۲) ''ایمان والے بیہودہ باتوں میں شامل نہیں ہوتے''۔

احادیث میں ہے کہ میوزک، گانے میں مشغول لوگوں کو بندر اور خنزیر بنا دیا جائے گا، (شعب الایمان، حدیث نمبر: ۵۱۱۴) میوزک سے لطف اندوز ہونا کفر ہے، (نیل الاوطار: ۱۰۷) میوزک سننے والا ملعون ہوتا ہے، (روح المعانی: ۱/ ۹۳) میوزک سننے والا حیاء سے محروم ہوتا ہے۔ (روح المعانی)

آج کی قوالیاں، میوزک، طبلہ اور ہامونیم کے ساز پر قوال اشعار پڑھتے ہیں، خواہ یہ اشعار صحیح اور حقیقت پر مبنی ہی کیوں نہ ہو، آلات موسیقی کی وجہ سے اس کی حرمت اور ممانعت میں کوئی تخفیف نہیں ہوسکتی، جب سے الیکٹرانک آلات عام ہوگئی ہیں، عام گانوں کے مقابلہ میں مذہبی اشعار کی قوالیاں اور زیادہ خطرناک ہیں، اس لئے کہ ان میں اللہ و رسول کا نام میوزک کے ساتھ لیا جاتا ہے، یہ اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کے ساتھ بھونڈا مذاق ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں آیا ہی ہوں لہو ولعب کے آلات کو ختم کرنے لئے، (ترمذی)

قرآن کریم نے چار مقامات پر گانے سے منع فرمایا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّشۡتَرِىۡ لَهۡوَ الۡحَدِيۡثِ لِيُضِلَّ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ ‌ۖ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا ‌ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ ۔ (لقمان:٦)

اور ایک وہ لوگ ہیں جو خریدار ہیں، کھیل کی باتوں کے؛ تاکہ گمراہ کریں اللہ کی راہ سے بغیر سمجھے اور ٹھہرائیں ہنسی مذاق ان کو ذلت کا عذاب ہے۔

ریڈیو ہو یا ٹی وی، انٹرنیٹ ہو یا موبائل فون ہو غور کریں اس کے استعمال میں شر کا پہلو اور عنصر کتنا ہے اور خیر کا کتنا ہے، جن کے نزدیک گانا بجانا عورتوں کے نغمے سننا، ناچ گانوں والی عورتوں سے دلچسپی لینا، عریانیت، فحاشی میں گھسے رہنا، فحش اور ننگی تصویروں کو دیکھنا اگر کوئی عیب نہیں تو وہ ہمارے اس مضمون کے مخاطب نہیں ہیں، بات ان لڑکوں کی ہے جو اسلام کی حرام کردہ چیزوں کو حرام مانتے ہیں۔

● ● ●

شادی شدہ زندگی بھی محفوظ نہیں

اسمارٹ فون اور سوشل میڈیا کی بدولت نئی نسل میں بے راہ روی اور شادی شدہ زندگیوں میں تلخیاں ، خلع اور طلاق کی بہتات ، گھریلو تشدد ، لڑکیوں کو زندہ جلائے جانے اور خودکشی کے واقعات آئے دن اخبار کی زینت بن رہے ہیں اور شادی شدہ زندگیاں بھی غیرمحفوظ ہوتی جارہی ہیں، ایسا کیوں، شوہر کو کیوں اپنی بیوی سے دوسروں کی بیوی اچھی لگتی ہے اور بیویوں کو غیر مرد پسند آتے ہیں باعث تشویش ہے۔

آزادی کے نام پر بے پردگی، نیم برہنہ لباس، ٹی وی اور موبائل میں فحش میموری، ترقی پسندی کے نام پر ایسے سیریل بنائے گئے ہیں کہ کسی کی بیوی کا کسی اور کے ساتھ ناجائز تعلقات ہیں، شادی شدہ ایک خاتون نے اپنے بوائے فرینڈ کو ہی اپنے گھر میں ڈرائیور رکھ لیا، کچھ سال پہلے جب کوئی ایسی باتیں پیش آتی تھیں تو آنکھیں شرم سے جھک جاتی تھیں، یہ یورپ و امریکہ میں ہوتا سننے میں آیا تھا، مگر آج ہندوستان میں بھی ایسے واقعات پیش آ رہے ہیں۔

کسی بھی شادی شدہ مرد یا کسی شادی شدہ عورت کو یہ زیب نہیں دیتا کہ غیر محرم سے ہنس ہنس کر باتیں کرے یا پھر موبائل یا واٹس ایپ پر چیاٹنگ کرے؛ کیوں کہ بات شروع میں ہائے ہیلو سے ہوتی ہے اور بعد میں زنا تک پہنچ جاتی ہے، شادی شدہ بھی اپنے من پسند محبوب کو لے کر بھاگ جانا یا پھر آشنا سے مل کر اپنے شریک حیات کو راستہ سے ہٹانے کے واقعات روز اخبار کی زینت بنتے جارہے ہیں، ہائے افسوس، اگر شوہر کسی عورت کو معشوقہ بنالے یا بیوی کسی کو اپنا عاشق بنالے تو بلا شک وشبہ خاندان تباہ و برباد ہوجائے گا، وہ شوہر اپنی معشوقہ کے چکر میں بیوی بچوں کے حقوق میں کوتاہی کرے گا اور بیوی اپنے عاشق کے چکر میں شوہر اور بچوں کی ذمہ داریوں سے بچے گی۔

ہم سفر کے ساتھ دھوکہ

(آئی اے این ایس) کے ایک نئے سروے میں انکشاف ہوا کہ 53 فیصد مردوں میں بہ نسبت 43 فیصد ہندوستانی شادی شدہ خواتین ناجائز تعلقات رکھتی ہیں، اس سروے سے ہندوستانی شادی شدہ خواتین کی قدیم ''پوتر تا'' (پاکدامنی) کی شبیہ چکنا چور ہورہی ہے، ایک سروے کے مطابق 26 فیصد مردوں نے 40 فیصد سے زائد شادی شدہ ہندوستانی خواتین اپنے شوہر کے علاوہ دوسرے مردوں کے ساتھ پابندی سے جنسی تعلقات قائم کرنے اعتراف کیا ہے کہ ہندوستانی خواتین بے وفائی کے تعلق سے خاصا کھلا ذہن رکھتی ہیں۔

تاہم رپورٹ میں یہ نہیں کہا گیا کہ شادی کے بعد ''عاشق'' کی تلاش، خوشگوار ازدواجی زندگی کی کمی یا تناؤ کا سبب ہوسکتی ہے، یہ سروے دہلی، ممبئی، چینائی، بنگلور، حیدرآباد، کلکتہ، پونے اور احمد آباد جیسے بڑے شہروں کے 1500 / افراد پر کیا گیا، سروے میں حصہ لینے والے شادی شدہ افراد کی عمر 25 اور 50 کے درمیان تھی، نتائج بتائے ہیں کہ 40 فیصد ہندوستانی بالخصوص خواتین اپنے ہم سفر کو دھوکہ دے رہی ہیں۔ (ماخوذ: روزنامہ منصف: 27/ فروری 2020ء)

معراج میں حضور ﷺ نے دیکھا کہ کچھ عورتیں چھاتیوں کے بل لٹکی ہوئی ہیں، اس کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ عورتیں ہیں جو شادی شدہ ہونے کے باوجود دوسرے مردوں سے ناجائز تعلق رکھتی تھیں۔

تمہارا اور یوسف کا خدا ایک ہے

ملٹی میڈیا کے اس پُرفتن ماحول میں نوجوان نسل کی بے راہ روی، عریانیت وفحاشی کے طوفان نے نوجوانوں کو تعلیم اور مقصدیت سے ہٹا کر بدکاری کی لعنت میں گرفتار کر دیا ہے۔

عریانیت اور فحاشی کے ماحول میں تربیت پانے والے عاشقی کے رنگ میں رنگے ہوئے نوجوانوں کے لئے قرآن کریم نے حضرت یوسف علیہ السلام کا کردار پیش کرکے یہ پیغام دیا ہے کہ ہر نوجوان کو اپنا دامن پاکیزہ رکھنا اور اپنی عصمت کا تحفظ کرنا فرض ہے، قرآن کریم میں

صراحت ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام پر عزیز مصر کی بیوی ناجائز تعلقات قائم کرنے پر مصر تھی،مگر حضرت یوسف علیہ السلام کا تقویٰ عصمت وعفت مکمل تھا،وہ اس گناہ سے دُور رہے۔

واقعہ یہ ہے کہ انسان کے لئے سب سے بڑی آزمائش جذبات کی آزمائش ہوتی ہے، نفس کی معمولی ترغیب اور جذبات کی ادنی سی کشش انسان کو بے بس کر دیتی ہے،مگر حضرت یوسف علیہ السلام کی سیرت کی چٹان کسی بھی ترغیب نسوانی وشہوانی سے متزلزل نہیں ہوئی۔

حضرت یوسف علیہ السلام جانتے تھے کہ سارے دروازے بند ہیں ، پھر بھی بند دروازہ کی طرف دوڑ پڑے اوراللہ نے ایک ایک کر کے سارے دروازے کھول دیئے،جان لو تمہارااور یوسف کا خدا ہے۔

اسلام میں اجنبی مرد وعورت کے درمیان دوستی کا کوئی تصور نہیں ہے،تعلیم کے نام پر، ملازمت کے نام پر، بے روزگاری کے نام پر اپنے پیروں پہ آپ کھڑے ہونے کے نام پر، مردوزن کا اختلاط فیشن زدہ روشن خیال اور مہذب ہونے کی علامت بن چکا ہے،جس کے نتیجہ میں آبرو کی بربادی ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں،آئے دن نئے افسانے جنم لے رہے ہیں،لڑکیوں کا کسی رشتہ کے بغیر تنہائی میں لڑکوں سے ملنا اور جب دو اکیلے ہوں تو تیسرا شیطان ہمیشہ بیچ رہتا ہے۔

لہٰذا فیس بک اور نیٹ کا استعمال سوچ سمجھ کر کریں،نیٹ پر ملنے والا ہر شخص شریف نہیں ہوتا،تنہائی میں بھی کسی مرد سے نہ ملیں،خود کو برباد ہونے سے بچائیں،انٹرنیٹ پر پیار ومحبت سب دقیانوسی باتیں ہیں،یہ سب خیالی دنیا ہے۔

● ● ●

ٹی وی کے مہلک اثرات

تقریباً پچاس سال قبل لہب ولعب کی دنیا میں ٹی وی نے قدم رکھا اور رفتہ رفتہ عورتیں، مرد، بوڑھے، جوان بچے سب ہی کو اپنا گرویدہ بنالیا، مجھے یاد ہے کہ اس وقت ٹی وی پر صبح اور شام شاید دو دو گھنٹے پروگرام آیا کرتے تھے، اور چھوٹے بڑے بچے سب مل کر ٹی وی کے سامنے بیٹھ جاتے تھے، زمانہ گذرتا گیا، ٹی وی کی گندگی پر علماء کرام نے کافی تقریریں کی، کتابیں شائع ہوئیں مگر کیا ٹی وی کی مقبولیت میں کمی آئی نہیں، بعد میں لوگوں کے دلوں سے ٹی وی سے جو کراہت تھی وہ ختم ہوگئی، آج ہر گھر میں ٹی وی ہے، عشق ومحبت کے سیریل دیکھنے پر کوئی پابندی نہیں ہے، نند، بھاوج، جٹھانی، دیورانی، ساس، بہو اور بھائیوں کے درمیان رچی جانے والی سازشوں اور ایکدوسرے کو نیچا دیکھانے والی کوششیں، شادی سے پہلے یا شادی کے بعد کے مناظر، ناجائز رشتے، دیکھ دیکھ کر نئی نسل پر اس کے لازماً بُرے اثرات مرتب ہوں گے، یہ سراسر اسلامی مزاج کے منافی اور غیر آہنگ ہے، اسلام ان چیزوں کو پسند نہیں کرتا، جن سے فحاشی کے راستے کھلتے ہوں، مگر آج ٹی وی پر فحش مناظر کی بھرمار ہے، العیاذ باللہ۔

یہودیوں کا ہمیشہ یہ مقصد رہا ہے کہ مسلم معاشرہ کے اخلاقی اقدار کو ختم کیا جائے، نوجوان لڑکیوں اور لڑکوں کے دلوں سے دین ومذہب کی عظمت کو ختم کیا جائے، ان سب کے لئے انھوں نے عورت کو سب سے زیادہ کارآمد اسلحہ سمجھا ہے، ایک مرتبہ پوپ نے کہا تھا کہ شراب کے جام اور حسین وجمیل دوشیزائیں اُمت محمدیہ کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے میں ہزار توپوں سے زیادہ اثر رکھتی ہیں۔

ٹی وی پر زیادہ تر فحاشی، عریانیت اور مخرب اخلاق پروگراموں کا غلبہ ہے، چوبیں گھنٹے

رقص وسرود جس میں حد درجہ شرمناک مناظر دیکھائے جاتے ہیں، لندن میں ٹی وی پر ایک ایسی فلم دکھائی گئی جس میں ایک بچے کی پیدائش کا پورا منظر دکھایا گیا، اسٹاک ہوم 17/دسمبر 1995ء میں ٹی وی پر ایک امریکی جوڑے کو برہنہ رقص کرتے ہوئے دکھایا گیا تھا۔

ایک سروے کے مطابق اونچے گھرانوں کے لوگ 45 فیصد اور نچلے گھرانے کے 55 فیصد لوگ تین گھنٹے سے چار گھنٹے ٹی وی دیکھتے ہیں، 55 فیصد بچوں کو ٹی وی کے اصل پروگرام کے علاوہ کارٹون اور اشتہارات دیکھنے کا شوق ہے، اس اشتہارات میں مانع حمل کنڈوم، حمل معلوم کرنے کی کٹ پوشیدہ اعضاء کے غیر ضروری بالوں کے صاف کرنے کا کریم دیکھایا جاتا ہے، یہ محض اتفاقی نہیں؛ بلکہ سوچی سمجھی سازش ہے، اس کے منفی اثرات کو بچے اور نوجوان جلد قبول کر لیتے ہیں، خاص طور پر خواتین وطالبات ان اداکاروں کی طرح میک اپ پر خصوصی توجہ دیتے ہیں، ٹی وی دیکھتے وقت بچوں پر سخت نگاہ رکھنی چاہئے، عشق ومحبت کے سریل دیکھنے پر پابندی عائد کئے جائیں، اس کے بجائے سیریل دیکھنا ہی ہے تو اسلامی سیریل دیکھیں۔

ٹی وی سیریل — ایک سازش

موجودہ دور فتنوں کی طغیانی کا دور ہے، ذرائع ابلاغ کی وسعت، ٹکنالوجی کی بہتات پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ پھیلائے جانے والے بے حیائی، فحش لٹریچر نے نئی نسل کو اخلاقی تباہی کے دہانے پر کھڑا کر دیا ہے، لوگ کہتے ہیں کہ پہلے ٹی وی سیریل ڈرامے معاشرہ کی عکاسی کرتے ہوئے سماج اور عوام کے لئے سبق آموز تھے، اور اب سیریلوں میں بڑی بڑی شادیاں دیکھائی جاتی ہیں، یعنی شادی کو اتنا مشکل بنا کر دیکھایا جارہا ہے کہ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں سوچنے پر مجبور ہوجاتے ہیں کہ شادی سے تو بوائے فرینڈ اور گرل فرینڈ کا کلچر ہی بہتر ہے، اس طریقے سے اپنی خواہشات پوری کی جاسکتی ہیں۔

اس کے علاوہ اور بہت سے خرافات سوشل میڈیا اور ٹی وی سیریل کے ذریعہ عوام میں

منتقل ہو رہے ہیں، سیریل دیکھنے والوں کی تعداد زیادہ تر خواتین کی ہوتی ہے، بگ باس سیریل بھی اسی کی ایک کڑی ہے، بگ باس کے گھر میں رہنے والے جس طرح جھگڑا کرتے ہیں اسی طرح آج گھروں میں بیوی بچوں کے مسائل کو لے کر جھگڑے ہو رہے ہیں۔

اس کے علاوہ ٹی وی سیریلوں میں ازدواجی زندگی کے پوشیدہ باتوں پر آپس میں کھلے عام تبادلہ خیال کئے جا رہے ہیں، یہی وجہ ہے کہ آج فیملی کے ساتھ بیٹھ کر ٹی وی دیکھا نہیں جا سکتا، کئی بار ایسے مناظر سامنے آجاتے ہیں کہ چینل کو فوراً بدلنا پڑتا ہے، مغربی تہذیب، مغربی لباس، ہم جنس پرستی، نامحرم کے ساتھ ناجائز تعلقات، شادی کے بعد بھی ناجائز تعلقات جیسے مناظر میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

نوجوان نسل ان سیریلوں کو دیکھ دیکھ کر اخلاقی اور تہذیبی پستی کا شکار ہو رہے ہیں، اس طرح سریلوں اور سوشل میڈیا کے ذریعہ سازشوں کی جنگ مسلط کی جارہی ہے کہ اس جنگ میں تلوار اور تیر کے بجائے سوشل میڈیا اور پرنٹ میڈیا ہی کا استعمال ہو رہا ہے، دین اسلام سے گمراہ کرنے کی سازشیں اور اسلام کی شبیہ کو بگاڑ کر نوجوان کو ذہنی اور اخلاقی طور پر برباد کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔

یہاں تک کہ آج ٹی وی میں پیش کئے جانے والے اشتہارات بھی اس قدر گندے ہوتے ہیں کہ اس کو دیکھ دیکھ کر نوجوان نسل میں جنسی خیالات جنم لے رہے ہیں، جیسے، ٹی وی پر ماہواری میں استعمال کئے جانے والا پیاڈ دیکھایا جاتا ہے، جس کو اکیلے بیٹھ کر بھی دیکھنے میں شرم آتی ہے۔

● ● ●

باہمی ربط وضبط اور اجتماعی زندگی میں کمی

ایک وقت تھا شام ہوتے ہی بچے گھر کی نانی یا دادی کے ارد گرد جمع ہوجاتے تھے اوران سے کہانیاں سنا کرتے تھے، ایسی کہانیاں جن میں سبق ہوتا تھا ایسی کہانیاں جن سے بچوں کے اخلاق وکردار سنورتے تھے؛ لیکن آج نہ وہ بچے رہے اور نہ وہ دادی اور نانی، آج دادی نانی بھی ٹی وی اور موبائل کی دیوانی ہوگئی ہیں۔

سیل فون سے ہم نے دنیا کو مٹھی میں کرلی؛ لیکن اس مٹھی سے رشتے ریت کی مانند پھلستے جارہے ہیں، اب ماضی کی وہ روایتیں ختم ہوچکی ہیں، شادی بیاہ کی تقریب میں رشتے دار دوست احباب، شادی خانہ آنے اور وہیں سے گھر لوٹ جانے کو ہی پسند کررہے ہیں؛ کیوں کہ ہمارے پاس وقت ہی نہیں ہے، نماز جنازہ اور تدفین میں شریک ہوکر سمجھتے ہیں کہ ہم نے دوستی اور رشتہ داری کا حق ادا کریا، آج قریبی رشتہ داروں کے ساتھ ہمارے روابط منقطع ہیں، ہم سالہا سال ان کی خبر گیری نہیں کرتے، صرف شادی یا غمی میں رسمی ملاقاتیں باقی رہ گئیں ہیں، صلہ رحمی ہم سے کوسوں دُور ہے :

زندگی کیا اسی کو کہتے ہیں
جسم تنہا ہے اور جہان تنہا

دوست واحباب ورشتہ داروں میں بالمشافہ ملاقات کی کمی آرہی ہے، عموماً لوگ اپنے متعلقین سے بوقت ضرورت فون پر بات کرلینا ہی کافی سمجھتے ہیں، اب تو واٹس ایپ نے چند الفاظ میں میسیج کرنے تک ہی محدود کردیا ہے، کسی بھی موقع پر اپنے رشتہ داروں اور متعلقین کے یہاں حاضر ہونے کے متبادل انتظام گھر بیٹھے فون کرلیجئے یا میسیج کرنے کو ہی کافی سمجھنے لگے ہیں، پاس بیٹھ کر بھی بعض دفعہ اپنوں سے دُور ہوتے جارہے ہیں، فیس بک پر سینکڑوں دوست ہیں، مگر خاندان والوں سے بات چیت بند ہے، لائک، کمنٹ پروفائل، فیس بک، واٹس ایپ،

ڈی پی اسٹیشن کی بوچھار نے رشتوں کی دیوار میں دراڑ ڈال دی ہے، سب اسکرین ٹچ میں مصروف ہیں، مگر کوئی کسی کے ٹچ میں نہیں ہے، موبائل نے ہمیں دنیا سے تو جوڑ دیا ہے، مگر اپنوں سے علاحدہ کر دیا ہے :

غم باٹنے کی چیز نہیں مگر پھر بھی دوستو
ایک دوسرے کے حال سے واقف رہا کرو

جب سے انڈرائیڈ موبائل فون انٹرنیٹ سے مزین ہوئے ہیں اس نے ہم کو ایک دوسرے کے ساتھ بیگانہ کر کے رکھ دیا ہے؛ کیوں کہ اب یہی سب کا سگا ہے، باقی سب سوتیلے لگنے لگتے ہیں، اس سے سب سے زیادہ نقصان بزرگوں کو ہو رہا ہے اب تو ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کرنے والا کوئی نہیں، سبھی کے ہاتھوں میں موبائل فون ہے۔

جب دروازہ پر گھنٹی بجتی ہے تو وہی شخص دروازہ کھولتا ہے جن کے پاس موبائل فون نہیں ہے یا پھر اسے اسمارٹ فون چلانا نہیں آتا، اس جدید اور مزید فیچر کے ساتھ مزین موبائل کی بدولت ہماری نوجوان نسل بیکار ہوتی جارہی ہے، نوجوان گھر کے کونوں یا گھنڈروں میں بیٹھ کر موبائل فون کے ساتھ لگے رہتے ہیں، ننھے منے بچے بھی اس قدر شیدائی ہیں کہ ذرا سی سمجھ بوجھ والا بچہ اپنے والد یا والدہ کے جیب یا پرس سے موبائل نکال لیتا ہے۔

بچے بوڑھے جوان سبھی اس میں اُلجھے ہوئے ہیں، اگر موبائل فون اور کمپیوٹر اسی طرح اپنی لپیٹ میں لیتا رہا تو وہ دن دُور نہیں جب حالات بے حد تشویش ناک ہو جائیں گے، لت چاہے کسی بھی قسم کی ہو زندگی میں خوشحالی نہیں لاتی، ایسے ہی موبائل فون کی لت بھی ہماری زندگی میں سکون اور خوشحالی نہیں لائے گی۔

موبائل کا غیر ضروری استعمال، ایک فیشن

موبائل فون کا غیر ضروری استعمال ایک فیشن بن گیا ہے، جہاں نظر ڈالئے بچہ، بوڑھا یا جوان، مرد وخواتین موبائل فون کے سامنے سر جھکا کر بیٹھے نظر آئیں گے، جن کو اسمارٹ فون کی

ضرورت نہیں وہ بھی اپنے ہاتھوں میں اسمارٹ فون لئے گھوم رہے ہیں اور جن کے پاس فون نہیں ہے ان کو مفلس یا غیر تعلیم یافتہ سمجھ رہے ہیں۔

عام طور پر موبائل فون کا غیر ضروری استعمال کا رجحان بڑھا جا رہا ہے، یہاں تک کہ واش روم میں بھی وہ ساتھ رہتا ہے، بیوی کو یہ شکایت ہے کہ میاں گھر آتے ہی لیپ ٹوپ کمپیوٹر موبائل میں مصروف ہوجاتے ہیں اور مردوں کو یہ شکایت کے ہم گھر آتے ہیں تو بیوی موبائل فون یا ٹی وی پر سیریل دیکھنے میں مصروف رہتی ہے، افسوس ہے کہ ایک بستر ہیں پر میاں اُدھر منھ کر کے واٹس ایپ پر لگا ہوا ہے اور بیوی ادھر منھ کر کے فیس بک پر لگی ہوئی ہے، گھر مہمان آیا ہوا ہے وہ سامنے بیٹھا ہے میزبان اس کی طرف توجہ دینے کے بجائے موبائل فون میں مصروف ہے، نئی نسل کو اس وقت سے بچانا ہم سب کی ذمہ داری ہے، ماں سامنے بیٹھی ہے، باپ سامنے بیٹھا ہے، بچہ موبائل فون میں اونچی آواز سے گیم کھیلنے میں مصروف ہے، ہمارے نوجوان ہمارا معاشرہ، ہمارا رہن سہن طور طریقے سب تباہ ہو رہے ہیں، محبتیں ختم ہو رہی ہیں، نئی نسل میں سکون نہیں ہے، میں مانتا ہوں کہ موبائل فون میں بہت کشش ہے؛ لیکن اس کا منفی استعمال وبال جان ہے۔

نئی نسل کو قرآن پاک پڑھنے کی فرصت نہیں، اللہ کا نام لینے کی فرصت نہیں، رات کو دیر تک موبائل فون ہاتھ میں لئے جاگتے ہیں، فجر کی نماز پڑھنے کی توفیق نہیں ہوتی، ہائے افسوس کس طرح موبائل فون ہمیں اللہ سے دُور کیا ہے، وہ ہم نہیں سمجھ سکتے :

لٹ گیا دل کا قرار اور راتوں کا سکون
جب سے آیا ہے میرے ہاتھ میں یہ موبائل فون

جب کسی چیز کا استعمال غیر ضروری حد سے تجاوز کر جائے تو وہ تباہ کن ہوتا ہے، جب گھروں میں ٹی وی آیا تو لوگ کہتے تھے اس سے ایمان جاتا ہے، کوئی فلم دیکھے یا کلب میں جائے یا شراب خانے میں جائے تو ایمان جانا کہتے تھے، اب ایمان چھیننے والا ہماری جیب اور ہمارے گھر میں ہے۔

● ● ●

ڈیجیٹل کیمرہ اور فوٹو گرافی

یہ بات کسی سے چھپی نہیں کہ موجودہ دور میں موبائل کیمرہ کے ذریعہ تصاویر کھینچنے کا رواج ایک وبا کی صورت اختیار کر گیا ہے اور جب سے واٹس ایپ آیا تصویر کشی بھی عام ہوئی، ہر خاص و عام چھوٹا بڑا موبائل سے تصویر کھینچنے پر لگا ہوا ہے اور پھر بعض علماء دین دار طبقہ کا اپنی تصویر کھچوانا واٹس ایپ اور فیس بک پر اپ لوڈ کرنے سے عوام الناس میں مزید جرأت کا اضافہ ہوا ہے۔

حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ فرماتے ہیں کہ فوٹو کا رواج وبائی مرض کی طرح عام ہو چکا ہے، اگرچہ علماء حق نے اس کی حرمت وممانعت پر فتاویٰ بھی جاری کئے ہیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ عام کیمروں کے مقابلہ میں موبائل سے تصویر لینے کی حرمت آہستہ آہستہ دلوں سے نکلتی جارہی ہے، حضرت مولانا سعید احمد صاحبؒ نے اپنے بیانات اور تحریروں میں تصویر کو ناجائز کہا ہے، خواہ وہ تصویر موبائل کے ذریعہ ہو یا پھر ویڈیو گرافی کی شکل میں ہو، پاسپورٹ اور آئی ڈی کارڈ کے لئے فوٹو بنوانا صرف مجبوری کے تحت درست ہے۔

آج مولوی صاحب کی پوری تقریر کا ویڈیو بن جاتا ہے، جلسوں کانفرنسوں اور عام اجتماعات میں گروپ فوٹو اور ویڈیو اس قدر عام ہو گیا کہ لوگ گناہ کو گناہ نہیں سمجھ رہے ہیں، جب سے واٹس ایپ آیا بہت ہی بے باکی سے موبائل کے ذریعہ تصویر لے رہے ہیں، بعض لوگوں کو تو خود کی تصویر لینے کا اتنا شوق ہوتا ہے کہ دن بھر نہ جانے کتنی تصویریں واٹس ایپ پر اپ لوڈ کرتے ہیں، پروفائل فوٹو میں بہت ساری تصویریں ایسی بھی ہیں کرتا ٹوپی چہرہ پر، داڑھی پروفائل فوٹو میں اپ لوڈ کئے ہوئے ہیں۔

کیمرہ والا موبائل ویڈیو کال سے اور بھی خطرناک ہو گیا، نئی نسل کی تباہی کے لئے یہ

انتہائی خطرناک ہے، موبائل کیمرہ کا استعمال اللہ کی نافرمانی کے لئے ہرگز نہ کریں، فواحش اور منکرات کی اشاعت میں مصوری کا بڑا دخل ہے، بہرحال تصویر اور ویڈیو گرافی کا فتنہ اتنا عالمگیر ہوگیا ہے کہ اللہ کی پناہ، جب کہ دین اسلام میں بغیر کسی مجبوری کے تصویر سازی حرام اور موجب لعنت ہے اور تصویر سازوں کو معلون اور بدترین خلق قرار دے کر اس راستے کو ہی بند کیا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب تصویر بنانے والے کو ہوگا، (بخاری) الغرض تصویر لینا تصویر بنانا اور اس کو باقی رہنا اللہ اور اس کے رسول کی ناراضگی کا سبب ہے۔

موبائل کے کیمرہ سے تصویر اور ویڈیو سازی کا سلسلہ اتنا عام ہوگیا ہے کہ حرمین شریفین بھی محفوظ نہیں رہے، الحمد للہ ناچیز کو 2017ء میں حج بیت اللہ کی سعادت حاصل ہوئی، وہاں تصویر اور ویڈیو سازی کی جو کثرت دیکھنے کو ملی، مطاف، مقامِ ابراہیم، حطیم کعبہ، ملتزم، صفا مروہ، روضۂ پاک پر لوگ تصویر لیتے اور ویڈیو بناتے دیکھائی دیئے، اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

شرم وحیا پر کس نے جھاڑو پھیر دیا

شادی کی پوری تقریب کی ویڈیو بنائی جاتی ہے، مردوں کے ساتھ عورتوں کی بھی تصویریں اور فوٹو کھنچوائے جاتے ہیں اور بے شرمی اور بے غیرتی کی انتہا یہ ہے کہ جو بیٹی باپ اور بھائی کو دیکھتی تو اپنی نظریں نیچے کرلیا کرتی تھیں، آج جب وہ دُلھن بنی ہوتی ہے، نہایت ہی زرق و برق دیدہ زیب لباس میں ملبوس اور زیورات سے مرصع چہرہ پر گھونگھٹ ہے، اس کے پاس فوٹو گرافر پہنچتا ہے اس سے کہتا ہے کہ ذرا نظریں میری طرف اُٹھاؤ، ابھی تمہارا چہرہ صاف نہیں آرہا ہے، دُلھن غایت شرم وحیا کی وجہ سے چہرہ اس کے سامنے نہیں کرپارہی ہے تو نوجوان خود اس کے پاس جاکر چہرہ اور رُخساروں کو پکڑ کر اس کے رُخ کو کمرہ کی طرف کرتا ہے، باپ بھائی اور سبھی اقرباء اس منظر کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں، اللہ اکبر، کیا ہم میں دین داری فنا ہوگئی، کیا ایمانی حرارت مردہ ہوگئی، ویڈیو گرافی شریعت اسلامیہ کی نظر میں گناہ ہے۔

مسلمانو! اپنی تقریبات کوفلم سازی، ویڈیو سے پاک رکھو؛ تاکہ رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہو، شادی کارڈ پر بیٹی کے نام پردے میں رکھتے ہوئے دختر نیک اختر لکھواتے ہیں، پھر غیر مردوں سے شادی کی ویڈیو بناتے ہیں، کیا بیٹی کا پردہ بھول گئے، تصاویر سے شریعت نے جونفرت پیدا کی تھی وہ کہاں گئی، تصویر بنانا پہلے بھی گناہ تھا اور آج بھی گناہ ہے، شرم وحیا پر کس نے جھاڑو پھیر دیا کہ دین کے شعبہ بھی بے روح اور بے جان ہوتے جارہے ہیں۔

ایک عجیب رسم

شادی اور ولیمہ میں ویڈیوفلم بنائی جارہی ہے، جب دُلھن سج دھج کر آرہی ہوتی ہے تو دُلھے سے پہلے دو اجنبی نامحرم ویڈیو سازی کے بہانے دُلھن کے خدوخال کو بڑی باریکی سے متن سے حاشیہ تک جائزہ لے لیتے ہیں، بے شرمی اور بے حیائی کی انتہاء ہے، آپ کی بیوی، آپ کی امانت، آپ سے پہلے دو مرد دیکھ کر چلے گئے، کیا ویڈیو بنانے والا اللہ سے ڈرتا ہے؟ کس کے دل میں کیا پک رہا ہوتا ہے کسی کو پتہ نہیں۔

یہ بے حیائی کا مظاہرہ ہم مسلمان کہلانے والے اپنی جیب سے پیسہ خرچ کرکے کرتے ہیں، اس پر کوئی شرمندگی بھی محسوس نہیں کرتے، کیا اللہ کو غصہ نہیں آئے گا، کیا اللہ ان کو اپنے گھروں سے دفع نہیں کرے گا، اللہ کی طرف سے کیا یہ حکم نہیں آئے گا کہ جاؤ تم اتنے ناپاک ہوگئے ہو کہ ہمارے گھر (مسجد) میں آنے کے قابل نہیں رہے۔

اللہ کا غضب اور قہر نازل نہیں ہوگا تو کیا ہوگا، جان لو یہ 'کورونا' کی شکل میں جو بیماری وبا کی صورت اختیار کرلی ہے، مسجدوں پر تالے پڑ گئے، یعنی ہمارے گناہ اس قدر ہوگئے کہ اللہ رب العزت نے اپنے گھر کو آنے سے روک دیا اور ہمارے چہرہ ماسک کی شکل میں کپڑا بندھوا کر یہ بتایا کہ اے بندو! تم منھ دیکھانے کے قابل بھی نہیں رہے۔

● ● ●

دیوث — جو اپنی بیوی بچوں میں بے حیائی برداشت کرتا ہے

اس وقت دنیا عملی طور پر غیر اخلاقی عریانی، فحاشی کے طوفان کے زیر اثر زندگی گزارنے پر مجبور ہے، کندھوں تک کھلے بازو اور سینوں تک کھلے گلے اب معیوب نہیں رہے، بے پردگی عریانی نامحرموں کا آپس میں بے تکلفی، مرد وزن کا بے محابہ آزادی، بیوی بچوں کے ساتھ ٹی وی پر گندے سیریل دیکھنا، موبائل میں نیم عریاں تصویریں ناجائز پیار ومحبت زنا قتل اور معصوم بچیوں کی عصمت دری کے واقعات، موبائل اسکرین پر خوبصورت لڑکیوں کو گھنٹوں دیکھنا، عورتوں کے جسموں کو دیکھ کر لطف اندوز ہونا اور اپنے بچوں سے بے حیائی کو دیکھ کر خاموش رہنے والا دیوث ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

تم ایسے عذاب سے بچو جو صرف گناہ کرنے والوں پر ہی نہیں آئے گا؛
بلکہ وہ دیکھ کر خاموش رہنے والوں کو بھی اپنی پکڑ میں لے لے گا،
خوب جان لو اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔(الانفال:۳۵)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین قسم کے آدمی ایسے ہیں جن پر جنت حرام کردی گئی، ایک ہمیشہ شراب پینے والا دوسرا والدین کا نافرمان اور تیسرا دیوث جو اپنی بیوی بچوں میں بے حیائی اور عریانیت کو برداشت کرتا ہے، (ابن ماجہ) آج دیوثیت پورے معاشرہ میں بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے۔

دیوثیت کی تعریف

ایسے بھائی باپ اور شوہر شامل ہیں جو اپنی بہن بیٹی اور بیوی کو نیم عریاں فیشن زدہ لباس پہنا کر مارکٹ و بازار میں اور تقاریب کی زینت بننے کی اجازت دیتے ہیں اور ایک

حدیث میں ہے کہ دیوث کواس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ اس کے گھر کے لوگوں سے کون مل رہاہےاورکس طرح کے ماحول میں ان کا آنا جانا ہے۔(شعب الایمان)

حضرت مولانا ڈاکٹر اسجد قاسمی مدظلہ العالی اپنی کتاب اصلاح معاشرہ میں فرماتے ہیں کہ سب سے بڑا نقصان ٹی وی اور ڈش کا یہ ہے کہ وہ مردوں کی غیرت کو ختم کر دیتا ہے، اس کی جگہ دیوثیت آجاتی ہے، احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بے غیرت اور دیوث آدمی جنت میں داخل نہ ہوگا، ٹی وی اور ڈش کے فحش وعریاں تصاویر ومناظر دیکھ کر غیرت وحمیت کا دامن تار تار ہوجاتا ہے، (اصلاح معاشرہ) —— افسوس کہ آج ہمارا معاشرہ بے حیائی اور بے راہ روی میں مغرب کو پیچھے چھوڑ دیا ہے، خاص طور پر عریانیت، صنف نازک کا بے باکانہ انداز فحش فلمیں گندے مناظر سماج میں بدامنی پیدا کر رہے ہیں :

بقائے قوم ہے کردار کے ساتھ
اگر کردار ڈوبا ، قوم بھی ڈوبی

اسلام دشمن قوتوں کا سب سے بڑا ایجنڈا ہے کہ اگر مسلمانوں کو تباہ کرنا ہے تو ان کو ان کے دین سے ہٹادیا جائے اور انھیں بے حیائی کی طرف مائل کیا جائے، جب ان میں بے شرمی اور بے غیرتی پھیلے گی تو وہ خود بخود دین سے دُور ہوجائیں گے۔

بے پردگی—عورت کی سب سے بڑی دشمن ہے

عورت کو ترقی کے نام پر بے حجاب کرنا شیطانی قوتوں کا ہمیشہ سے ہدف رہا ہے، ایک پردہ ایسی چیز ہے جو عورتوں کو بے حیائی سے دُور رکھتا ہے، انھیں زیب نہیں دیتا کہ بغیر پردہ کئے بازاروں میں نکلیں، اپنی نسوانیت کی نمائش کرتے پھریں، بن سنور کر بے حجاب گھروں سے باہر نکلنا کوئی فخر کی بات نہیں سراسر بیہودگی اور بے راہ روی ہے جو طرح طرح کے فساد پھیلانے کا سبب بن رہی ہیں، مسلمان عورت پر لازم ہے کہ سر کا ایک بال بھی نظر نہ آئے۔

عورت کے کفن میں پانچ کپڑے

مرد کے کفن میں تین کپڑے ہوتے ہیں، جب کہ عورت کے کفن میں پانچ کپڑے

ہوتے ہیں دو زائد کپڑوں میں ایک اسکاف اور دوسرا سینہ بند ہوتا ہے، افسوس ہے اس مسلمان عورت پر جو پوری زندگی اپنا سر اور سینہ کھلے چھوڑے؛ لیکن مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ ان اعضاء کو ڈھانک کر ہی بلاتے ہیں، اللہ مسلمان عورت سے کتنی حیا کرتے ہیں۔

بے ڈھنگے لباس کی ممانعت

ایک حدیث میں آتا ہے کہ بہت سی عورتیں ایسی ہوں گی جو لباس پہن کر بھی ننگی ہوں گی، مطلب یہ ہوا کہ ظاہر میں تو وہ کپڑوں میں ملبوس ہوں گی، مگر کپڑوں کے اندر سے جسم جھلکتا ہوگا، (مسلم) یعنی اپنے اپنے لباس کو اس طرح رکھنا کہ قابل شرم حصے نظر نہ آئیں اور اتنا تنگ نہ ہو کہ جسم کا ایک ایک حصہ نظر آنے لگے۔

دوسرا مطلب یہ ہے کہ بدن کا کچھ حصہ چھپائیں گی اور کچھ حصہ زیب و زینت ظاہر کرنے کے لئے کھلا رکھیں گی، یعنی کچھ ملبوس اور کچھ ننگا ہوگا، تیسرا مطلب یہ ہے کہ وہ کپڑوں کا ظاہری لباس تو پہن لے گی، مگر تقویٰ کے لباس سے ننگی ہوں گی، سوشل میڈیا، ٹی وی اور موبائل فون میں خواتین کا لباس دیکھ کر ویسا ہی لباس لینے کا رواج ہوگیا ہے، بدن پر صرف تھوڑا سا کپڑا ہو اور بدن کے وہ اعضاء کھلے رہیں جن کو باحیا عورت غیر مردوں سے چھپاتی ہیں، فراک کے آستین غائب ہو چکے ہیں، نیچے اسکرٹ اور پینٹ جس میں نصف پنڈلیاں اور نصف پیٹ اور نصف سینہ نظر آتا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا یہ عورتیں غیر مردوں کو اپنی طرف مائل کریں گی اور خود بھی ان کی طرف مائل ہوں گی، یعنی ننگا ہونے کا رواج مفلس کی وجہ سے نہ ہوگا؛ بلکہ مردوں کو اپنا بدن دکھانا اور ان کا دل لبھانا مقصود ہوگا، کم لباس چھوٹا لباس اور چست تنگ لباس، دنیا میں برائی بہت بڑی وجہ ہے:

حیا نہیں ہے زمانے کے آنکھ میں باقی
خدا کرے کہ جوانی تری رہے بے داغ

• • •

فیشن نہیں سنت سے محبت کیجئے!

لباس و پوشاک ہو یا خورد و نوش، لین دین یا معاملات ہوں یا آپسی برتاؤ وطرز معاشرت، انداز گفتگو ہو یا آداب واخلاق ہر چیز میں آج فیشن کا رواج عام ہوتا جارہا ہے۔

فیشن پرستی کے اس دور میں سب ایک دوسرے کو پیچھے کرنے پر تلے ہوئے ہیں، اسلامی کلچر وتہذیب قصے پارینہ ہوتے جارہے ہیں، احکام شریعت ونبوی ہدایات کی پیروی کے بجائے نقالی شروع ہوگئی ہے، مردوں نے نکر پہننا شروع کردیا۔

نوجوان کے ڈاڑھی بالوں کی جدید تراش وخراش جانوروں کے بالوں اور اس کے چہروں کی مشابہت اختیار کرنے میں بھی شرم محسوس نہیں ہوتی، ہندوانہ لباس پہننے کو فخر واعزاز سمجھا جارہا ہے، ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ ہم حضرت محمد ﷺ کی اُمت ہیں اور ہمارے لئے حیاۃ طیبہ واُسوۂ رسول کو آئیڈیل بنایا گیا ہے۔

ایک امتی ہونے کی حیثیت سے ہمیں اپنے نبی کی سنت پر عمل کرنا چاہئے، فیشن کے بجائے سنت سے محبت کیجئے، فیشن پرستی کا انجام فیشن پرستوں کے ساتھ ہوگا؛ لیکن سنت پر عمل سے دنیا میں وقار اور آخرت میں عزت نصیب ہوگی، سنت میں کامیابی اور عزت ہے، جب کہ فیشن میں ذلت اور رُسوائی ہے، رسول اللہ ﷺ کی سنتوں سے محبت اسلام کی روح ہے اور یہ روح جب تک قائم ہے اس وقت تک اسلام کا وجود بھی سلامت ہے اور جس دن یہ روح ختم ہوجائے گی اس دن ہم میں اور یہودیوں، عیسائیوں میں کوئی فرق نہیں رہے گا۔

فیشن پرستی کے دوڑ میں عورتیں، مغربی اور فلمی کمپنیوں میں کام کرنے والی اداکاراؤں سے بھی آگے بڑھنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں، نوخیز لڑکیاں جدید تہذیب کی دیوانی، بے شرم اور بے حیا عورتوں کا لباس پہن کر فخر محسوس کررہی ہیں۔

حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسی عورتیں جنت میں داخل نہ ہوگی اور نہ اس کی خوشبو پاسکیں گی، (ترمذی) فیشن کی تقلید میں ایک مسلمان عورت اپنے دین وایمان کا سودا کرے اور دنیا کی معمولی لذت کے لئے آخرت کی لذت سے محروم ہوجائے یہ اس کے لئے بڑی بدبختی کی بات ہے :

پہلے شرم کی وجہ سے پردہ کیا جاتا تھا
اور اب پردہ کرتے ہوئے شرم آتی ہے

علامہ زین الدین بن رجبؒ نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ ان کے پاس ایک شخص آیا جو کفن چور تھا اور توبہ کرکے نیکی کی زندگی گزار رہا تھا، علامہ زین الدینؒ نے اس سے پوچھا، تم مسلمانوں کے کفن چراتے رہے ہو اور تم نے مرنے کے بعد ان کی حالت دیکھی ہے، یہ بتاؤ کہ جب تم نے ان کے چہرے کھولے تو اس کا رُخ کس طرف تھا، اس نے جواب دیا کہ اکثر چہرے قبلہ کے رُخ سے پھرے ہوئے تھے، حضرت زین الدینؒ کو بڑا تعجب ہوا کیوں کہ دفن کرتے ہوئے مسلمان کا چہرہ قبلہ رُخ کیا جاتا ہے، انھوں نے امام اوزاعیؒ سے اس بارے میں پوچھا، تو امام اوزاعیؒ نے پہلے تو تین بار ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' پڑھا، پھر فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنی زندگی میں سنتوں سے منھ پھرنے والے تھے۔ (احوال الغیور:٦٦)

یاد رکھئے! فیشن سے عزت نہیں ملتی، اللہ عزت دیتا ہے یہ زندگی ایک امتحان ہے، آزمائش ہے کہ کون اپنے رب کی رضا اور خوشی کو اہمیت دیتا ہے اور کون اپنی نفسانی خواہشات کے پیچھے اندھادھند بھاگتا ہے۔

فیشن کی دوڑ میں سب سے آگے نکل بھی گئے تو کیا پایا موت کے ساتھ ہر چیز کا خاتمہ ہوجاتا ہے، دنیا کی ناموری عزت وشہرت سب کچھ یہیں رہ جاتی ہے، آخرکار انسان اکیلا ہی اپنی قبر میں جائے گا، اپنے اعمال کا بوجھ لے کر۔

● ● ●

بے حیائی — ایمان سے محروم ہونے کا سبب ہے

انسان اشرف المخلوقات ہے، عقل وحیاء اس کے امتیازی صفات سے مزین ہے، نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہر دین کی ایک امتیازی خوبی ہوتی ہے اور اسلام کی امتیازی خوبی حیا ہے، (شعب الایمان: ۱۳۶۶) بے پردگی اور بے حیائی اس دور کا عظیم فتنہ ہے، نوجوان لڑکیوں اورلڑکوں کو بے حیائی کا سبق پڑھایا جارہا ہے؛ بلکہ انسان کو شہوت پرست بنایا جارہا ہے، عورت کو سرِ بازار عریاں کر کے عفت اور عصمت کے نظام کو تارتار کیا جارہا ہے، ایمان کے بعد انسان پر عائد ہونے والا بڑا فرض ستر عورت ہے، باحیا عورت کا معاشرہ میں وجود عزت ہی عزت ہے، والدین کے لئے باعث فخر بھائیوں کے لئے باعث عزت شوہر کے لئے قیمتی سرمایہ اولاد کے لئے عمدہ نمونہ ہے۔

بعض لڑکیوں کے نزدیک شرم وحیاء صرف کتابی باتیں ہیں، ان کے نزدیک عورت کی آزادی ہی سب سے بڑی اور اہم ہے اور یہ پردہ کو جہالت سمجھتی ہیں، پردہ والی لڑکیوں کو غریب اور حقارت بھری نظروں سے دیکھتی ہیں، یہ اسلامی احکامات کا مذاق اُڑاتی ہیں، یہ بوائے فرینڈ اور گرل فرینڈ کے کلچر کو درست مانتی ہیں کالج، کینٹین، رسٹورنٹ اور پارک وغیرہ ان کی پسندیدہ جگہ ہیں، تو ممکن ہے شادی کے بجائے بیٹیوں کے لئے دوستی کے پیام آیا کریں گے، پھر بیٹیاں پھولوں سے سجی گاڑی میں حجلہ عروسی کی بجائے، تاریک شیشوں والی کار میں ڈیٹ پر جایا کریں گی بیٹے شادیوں کے بجائے افیئرز کریں گے اور بیویوں کے بجائے گرل فرینڈ رکھا کریں گے، شادی شدہ لوگ اپنے دفتروں میں معاشقے چلاتے رہیں گے۔

اور نیو ایئر نائٹ، ویلن ٹائن ڈے جنسی تسکین کی علامات بنے رہیں گے اور یہ آگ

ہر اس گھر میں پہنچے گی جو دین فطرت کے اٹل قانون سے منہ موڑے گا، بے حیائی اور خواہشات نفس کی وجہ تباہ کن امراض و پریشانیوں میں مبتلا ہیں، سوشل میڈیا کے آئے دن نت نئے فحش مناظر کو دیکھ دیکھ کر ہماری نوجوان نسل فحاشی اور عریانی کی دنیا میں ایسی کھوگئی ہے کہ پہلے لیلیٰ مجنوں جیسے کرداروں کے اِکا دُکا واقعات ہوتے تھے، مگر آج جس لڑکے کو اندر سے ٹٹولو وہ مجنون نظر آتا ہے اور جس لڑکی کو اندر سے ٹٹولیں، لیلیٰ نکلتی ہے۔

ہر شخص کو اپنے ایمان کے بارے ڈرنا چاہئے

امام بخاریؒ نے باقاعدہ ایک باب قائم فرمایا ہے: ''**باب خوف المومن ان یحبط عمله وهو لا یشعر**'' (بخاری) یعنی ایمان والے کو اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ کہیں اس کے اعمال برباد نہ ہوجائیں اور اس کو پتہ بھی نہ چلے، اس باب کا مقصد بیان کرتے ہوئے علامہ انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک اس باب کا خلاصہ یہ ہے کہ آدمی کو گناہوں پر جری ہونے سے بچنا چاہئے اور سوء خاتمہ (بُری موت) سے ہمیشہ ڈرنا چاہئے، گناہوں کی وجہ سے اگرچہ کافر نہیں بنتا؛ لیکن بہت سارے گناہ ایسے بھی ہیں جو آدمی کے ایمان سلب اور ختم ہونے کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ (بخاری، کتاب الایمان)

جب تک دل میں بُرائی کی لذت وحلاوت موجود رہتی ہے، تب تک ایمان اور نیک اعمال کی شرینی اس میں داخل نہیں ہوسکتی اور گناہوں پر اصرار ایمان کی مٹھاس اور عبادت کی لذت محسوس نہیں ہوتی، یاد رہے کہ نیکیوں اور نیک لوگوں سے محبت ایمان کی علامت ہے، بُروں اور بُرائیوں سے محبت ایمان کی کمزوری کی علامت ہے؛ لہٰذا ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اپنی ایمانی قوت کو اپنے دل کے میلان سے معلوم کرے؛ کیوں کہ جن کے دلوں میں فلموں ڈراموں، بے حیائیوں اور گانوں کی محبت ہو، ان دلوں میں نماز، ذکر، درود اور تلاوت قرآن کی محبت نہیں سما سکتی۔

● ● ●

جیسی موت ویسی عاقبت

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر انسان کو (قیامت کے دن) ایسی حالت میں اُٹھایا جائے گا، جس حالت میں اس کی موت آئی تھی، (مسلم، باب الامر بحسن الظن باللہ: ۷۲۴۱۳) ایک نوجوان لڑکی ایک سوپر مارکٹ میں اپنے جسم کی نمائش کرتے ہوئے فتنہ انگیز انداز میں جا رہی تھی، اس کے اندازِ گفتگو میں تکبر خودنمائی خوستائی جھلک رہی تھی۔

وہاں سے ایک صالح نوجوان کا گذر ہوا اس نے از راہ ہمدردی کہا: میری بہن! اپنی اس روش سے باز آجاؤ، اگر اس حالت میں ملک الموت تمہارے پاس آپہنچا تو اللہ کو کیا جواب دوگی۔

جواب میں وہ مغرور لڑکی کہنے لگی اگر تم میں جرأت ہو تو ابھی اپنا موبائل نکالو اور اپنے رب سے کال ملاؤ کہ وہ ملک الموت کو بھیجے، وہ نوجوان کہتا ہے کہ اس نے ایسی ہولناک بات کہی تھی کہ مجھے ڈر ہوا کہ کہیں اس بازار کو میں ہم پر اُلٹا دیا جائے، میں ڈرتا ہوا وہاں سے نکلا جب میں بازار کے کنارے پہنچا تو میں نے چیخ و پکار، آہ و بکا کی آوازیں سنی میں واپس مڑا تو دیکھا کہ ایک جگہ لوگ اکٹھا ہیں اور ایک لڑکی مردہ حالت میں پڑی ہوئی ہے، یہ وہی لڑکی تھی جس نے ملک الموت کو بلانے کا چیلنج کیا تھا، وہ جگہ بھی وہی تھی:

عدل و انصاف فقط حشر پہ موقوف نہیں
زندگی خود بھی گناہوں کی سزا دیتی

اللہ کی پکڑ سے بے خوف نہ رہیں

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۔ (ق: ۱۸)

وہ کوئی بھی بات نہیں بولتا مگر اس کے پاس ایک ایک نگراں ہوتا ہے۔

اللہ کی اچانک پکڑ سے وہی قوم بےخوف ہوتی ہے جو تباہ ہونے والی ہو، (اعراف:۹۹)

نوجوانو! اپنا موبائل، لیپ ٹوپ، کمپیوٹر کھولیں، اللہ کی ناراضگی والی تمام چیزیں ڈیلیٹ کر دیں اور پھر اللہ کی طرف متوجہ ہو کر یوں دُعا مانگیں، اے اللہ میں نے تیری رضا کی خاطر ان کاموں کو چھوڑ دیا ہے تو مجھے اپنی آغوش رحمت میں لے کر ہر قسم کی معصیت سے بچا لے۔

اکثر لوگ گناہوں کے دلدل میں ایسے پڑ رہے رہتے ہیں کہ ابھی عمر عزیز کا بہت حصہ باقی ہے توبہ کر لیں گے، مگر انھیں اس بات کا اندازہ نہیں کہ موت انسان کو اچانک اُچک لیتی ہے توبہ کرنے کی تک مہلت نہیں ملتی۔

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر انسان کے سامنے اس کا نامۂ اعمال کھول کر رکھ دے گا اور بندہ کو مرنے کے بعد سمجھ جائے گا کہ اس کے رب کی پابندیاں ٹھیک تھیں، دنیا کی زندگی میں زبان سے نکالا گیا ایک ایک لفظ اپنے نامۂ اعمال میں درج دیکھے گا، وہ کفِ افسوس ملے گا کہ کاش میں اجنبی عورتوں یا مردوں کے ساتھ شہوت پرستانہ گفتگو کے بجائے خاموشی اختیار کئے ہوئے ہوتا۔

اللہ کی نافرمانی پر عذاب

جب کوئی قوم اللہ کی سرزمین پر اللہ کی کھلی نافرمانی کرتی ہے اور جب کوئی قوم فحاشی اور سرکشی میں حد سے تجاوز کرنے لگتی ہے تو اللہ تعالیٰ کا عذاب اس طرح آتا ہے کہ بیک وقت سب کو ہلاک کر دیا جاتا ہے یا کچھ مہلت دی جاتی ہے۔

اللہ نے سابقہ قوموں کو کسی کو آسمانی آگ سے جلا کر کسی پر انگاروں کی بارش برسا کر کسی کو آسمان و زمین سے چشمے اُبال کر اور کسی کو بندر و خنزیر بنا کر نیست و نابود کر دیا کرتے تھے، مگر اس اُمت کے حق میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ کچھ مختلف ہے کہ وہ اپنے بندوں کو مہلت دیتا ہے کہ وہ رُجوع الی اللہ ہوں اور توبہ کر لیں، یا پھر اچانک انتقام لینا ہے شروع کر دیتا ہے، دنیا نے دیکھا کہ رب ذوالجلال نے کہیں زلزلے اور طاعون کے ذریعہ انتقام لیا تو کہیں چیچک کی وبا پھیلا کر

نافرمانوں کو مبتلائے عذاب کر دیا تو کہیں کورونا کے نام سے وائرس پھیلا کر عذاب کی ایک جھلک دکھائی، آفت اور عذاب اللہ کی نافرمانی ہونے کی وجہ سے آتے ہیں۔

موت کے بعد انسان کی آرزو

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''یٰوَیۡلَتٰی لَیۡتَنِیۡ لَمۡ اَتَّخِذۡ فُلَانًا خَلِیۡلًا'' (الفرقان:۲۸) ''اے کاش میں فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا'' آخرت کا عذاب سامنے دیکھیں گے تو اس وقت ندامت اور افسوس سے اپنے ہاتھ کاٹنے لگیں گے، کہیں گے کاش میں نے فلاں یعنی ابی ابن خلف کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ (تفسیر مظہری وقرطبی)

یہ آیت ایک خاص واقعہ میں نازل ہوئی، مگر حکم عام ہے، قیامت کے روز اس گہرے دوست کی دوستی پر روئیں گے، جو بے دین تھا، حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا ہر انسان عادۃً اپنے دوست کے دین اور طریقے پر چلا کرتا ہے، اس لئے دوست بنانے سے پہلے خوب غور کرلیا کرو کہ کس کو دوست بنا رہے ہو۔ (تفسیر قرطبی)

اور یہ بات یقینی ہے کہ جو شخص گنہگاروں، فاسقوں فاجروں کے ساتھ اُٹھتا بیٹھتا ہے تو اس کو لازمی طور پر گمراہی کی طرف لے جائیں گے، جہاں نئی نسل کے بگاڑ کا سبب سوشل میڈیا، انٹرنیٹ، موبائل ہیں، وہیں پر بُری صحبت اور بدکردار ساتھی بھی ہیں، اس لئے اسلام نے تربیت کرنے والوں کی توجہ اس طرف مرکوز کردی کہ وہ اپنی اولاد کی مکمل نگرانی کریں اور اچھا ماحول فراہم کریں، بُرے دوستوں سے دُور رکھیں، اگر آپ کو روکنے ٹوکنے والا، ڈانٹ ڈپٹ کرنے والا اور اصلاح کرنے والا کوئی موجود ہے تو اللہ کا شکر ادا کریں؛ کیوں کہ جس باغ کا مالی نہ ہو وہ بہت جلد اُجڑ جاتا ہے۔

آن لائن سے آف لائن تک

ایک دوست کی سرگذشت: ایک دن ایسا آئے گا کہ آپ تمام دوست مجھے آف لائن (Off Line) پائیں گے، میرے دوست احباب میرے لئے میسج اور ریکویسٹ بھیجیں گے؛

لیکن ایکسیپٹ نہیں ہوگی، میسیج رِپلائی کا گھنٹوں انتظار کریں گے، مگر جواب نہیں ملے گا، وہ دن موت کا دن ہوگا کہ میری پوسٹ بھی بند ہو جائیں گی؛ کیوں کہ میں اس دنیا سے رُخصت ہو چکا ہوں گا، دیکھتے دیکھتے میرے ہاتھ پیر مٹی اور پتھر کی طرح شل ہو جائیں گے، دوستو جب ہم سب اس دنیا سے چلے جائیں گے، اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی اچھی یا بُری پوسٹ چھوڑ کر جائیں گے، ہماری لکھی ہوئی پوسٹ قبر میں ہمارے لئے صدقہ جاریہ بن جائے گی یا پھر عذاب بن جائے گی۔

اس وقت فوٹو لائک کمنٹ کرنے والے کام نہیں آئیں گے، صرف آپ کے نیک اعمال آپ کے کام آئیں گے، ہم مٹی اور دُھول بن جائیں گے، ہم مٹی سے تو بغیر گناہ کے نکلے تھے؛ لیکن کیا ہم مٹی میں گنہگار بن کر جا رہے ہیں :

ہر ایک کو فنا ہے بقا کسی کو نہیں
چراغ سب کے جلتے ہیں ہوا کسی کی نہیں

جن دوستوں کو اللہ نے فرصت دیا ہے اور جو خوف خدا رکھتے ہیں، وہ توبہ کریں اور اللہ سے استغفار کریں، اللہ سے رابطہ رکھیں، اس نکتہ کو موبائل فون نے آسانی سے سمجھا دیا جو دوست ایک دو دن رابطہ میں نہیں رہتا، واٹس ایپ میں اس کے نام اور میسیج بہت نیچے چلے جاتا ہے اور جو رابطہ میں رہتے ہیں وہ لسٹ میں سب سے اوپر رہتا ہے، اسی طرح جب ہم اپنے رب العالمین کے رابطہ میں رہتے ہیں اس کو یاد کرتے ہیں، اس سے مانگتے رہتے ہیں تو اس کے پاس (اللہ) موجودہ لسٹ میں ہمارا نام اوپر رہے گا اور جب ہم رب العالمین سے غافل ہو جاتے ہیں تو ہمارا نام نیچے چلا جائے گا، اگر اللہ تعالیٰ کے پاس اپنا نام لسٹ میں اوپر رکھنا ہے تو اللہ کو یاد کرتے رہیں۔

● ● ●

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری است

تو فرشتہ ہے تو تجھے تقدس مبارک ہو
ہم آدمی ہیں تو عیب و ہنر رکھتے ہیں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۔ (الزمر:۵۳)

(اے پیغمبر! اُن لوگوں سے) کہہ دو کہ: اے میرے بندو! جنھوں نے اپنے اوپر زیادتیاں کی ہیں، اللہ کی رحمت سے (نا اُمید ہوکر) آس مت توڑو؛ (کیوں کہ) بلا شبہ اللہ تمام گناہوں کو معاف فرماتا ہے، وہ بے شک بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

انسان خطا کا پتلا ہے اس سے نگاہ سرزد ہوتے ہیں، اگر ایسا نہ ہوتا تو سید الانبیاء کے دور میں حضرت معاذؓ زنا کے جرم میں خود کو سنگسار ہونے لئے پیش نہ کرتے، ایسی مثالیں اور بھی ہیں کہ کوئی رسالت مآب ﷺ کے دربار میں آیا اور اپنے گناہ کا اقرار کیا اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ اپنے اللہ سے معافی مانگو وہ غفور الرحیم ہے۔

جہاں بے حیائی کے طوفان ہوں، گناہوں کی مجالس اور عورتوں کی ہر طرف بھر مار ہو، گناہ آسان ہو، فحاشی عام ہو سنیما اور تصویروں کی نمائش بلا روک ٹوک ہو ایسے وقت میں اگر کوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرے تو یہ کرامت نہیں تو اور کیا ہے، اس طرح کے مواقع ہوں تو اللہ تعالیٰ کے خوف سے نظر جھکا لینا بہت بڑی کرامت ہے، پانی چلنے اور پاؤں گیلا نہ ہونے سے بھی

لاکھوں درجہ بڑھ کر ہے؛ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَ لَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ۔(صٓ:۲۶)

اے داؤد! ہم نے تم کو ملک میں (بادشاہ یعنی اپنا) نائب بنایا ہے؛ لہٰذا تم لوگوں (کے معاملات) میں انصاف کے ساتھ فیصلے کیا کرو اور (اپنی) نفسانی خواہش پر نہ چلنا، ورنہ وہ تم کو خدا کے راستہ سے بھٹکا دے گی، جو لوگ اللہ کے راستہ سے بھٹک جاتے ہیں، ان کے لئے سخت عذاب ہے؛ اس لیے کہ وہ روز حساب کو بھول گئے۔

جو نوجوان ابتدائے جوانی میں گناہوں سے بچتا رہا، جب کہ ایسی عمر میں گناہوں سے بچنا بہت مشکل ہوتا ہے؛ کیوں کہ نوجوانی میں نفسیانی خواہشات کا زیادہ غلبہ ہوتا ہے، ہر قسم کے گناہ کرنے کے مواقع میسر آتے ہیں، حتیٰ کہ اپنی عزت کا خیال بھی نہیں رہتا، ایسے وقت میں گناہوں سے بچنا کرامت سے خالی نہیں :

فرشتوں رحمت حق سے گناہ میرا بتا دینا
مگر یہ بھی بتا دینا یہ باتیں تھیں جوانی کی

گناہوں سے توبہ کیجئے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۔ (التحریم:۸)

گناہ کہتے ہیں اللہ رب العزت کے خلاف کوئی کام کرنا یا نبی کریم ﷺ کی مبارک سنت کے خلاف کرنا یا دین میں کوئی نئی بات پیدا کرنا گناہ کہلاتا ہے، وہ انسانی جسم کے ظاہری اعضاء سے کرے، یا باطن سے اللہ تعالیٰ کی ندامت پر ہی اس کے گناہ کو معاف فرما دیں گے:

''مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ'' (النساء: ۱۲۳) جس نے بھی برائی کی اس کی سزا ملے گی، دنیا میں ملے گی یا آخرت میں، ہاں اگر وہ بندہ خود توبہ تائب ہوجائے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمادیں گے :

گناہوں سے بھی ہم نے کنارہ نہ کیا
پر تونے بھی دل آزردہ ہمارا نہ کیا
ہم نے تو جہنم میں جانے کی بہت کی تدبیریں
پر تری رحمت نے مولیٰ گوارہ نہ کیا

کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ غلط پاس ورڈ سے موبائل نہیں کھلتا تو غلط اعمال سے جنت کا دروازہ کیسے کھلے گا ابھی توبہ کا دروازہ کھلا ہے، مگر ہم توبہ کرنا بھول جاتے ہیں، اس کائنات میں اللہ کی رحمت کی دکان ایسی ہے جہاں خریداری کے لئے اگر جیب میں کوئی نیکی نہیں تو آپ ہاتھوں پہ چند آنسو رکھ کر جو چاہے لے لیں۔

گناہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ، تعداد میں زیادہ ہوں یا کم سب زہر ہیں؛ اس لئے جیسے ہی گناہ ہوجائے سچے دل سے توبہ کی جائے کہ ہرآن رحمت الٰہی دوتوبہ کی طرف بلا رہی ہے۔

توبہ واستغفار

بچہ چاہے جتنا آہستہ روئے فوراً وہ آواز سوتی ہوئی ماں کو جگادیتی ہے، توبہ واستغفار یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ رب جسے نہ نیند آئی ہے نہ اونگھ اور جو اپنے بندوں سے ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرتا ہے۔

اپنے بندے کی آہ پر اس کی فریاد نہ سنے، اپنے بندے کی حاجت پوری نہ کرسکے، اللہ سے گڑگڑا کر توبہ واستغفار کیجئے پھر مانگئے، انشاء اللہ ہر مشکل آسان ہوجائے گی اور گناہ بھی بخشے جائیں گے۔

● ● ●